Krishn Balpan
By G. Ahmdi C.K.V.

1265

उर्दू संग्रह

पुस्तक का नाम कृष्ण बालपन

लेखक

प्रकाशन वर्ष 1874

आगत संख्या 1265

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

1265;U

65
66
67
68
69
70
71
72

8
पुस्तकें

1272;U

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

درین زمان خوش قران رساله مسمی

ترشح الیقین

در مطبع گلزار احمدی واقع مراد آباد طبع شد

1265

03/77

1661

पुस्तकालय
गुरुकुल कांगड़ी

Title printed at the Ripon Printing Press, Bull Road, Lahore

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

یارو سنو یہ دودھ کی لیتا کا بالپن موہن سروپ نرت کریا کا بالپن		اور بدہ پوری نگر کی بسیا کا بالپن بن بن کے گوال گوپن چریا کا بالپن
	ایسا تو بانسری کی بجیا کا بالپن کیا کیا کہوں میں کرشن کنہیا کا بالپن	
ظاہر میں ست پتر جسودھا کی آپ تھے پردے میں بالپن کی یہ انکی ملاپ تھے		ورنہ وہ آپ ہی مائی تھی اور آپ ہی ب جونی سروپ کہتی ہیں جنہیں سو وہ آپ ہو
	ایسا تو	
ادنا تو بالپن سی انہا کا مرتبہ دار مالک ہیں وہ تو آپ او نہیں بالپن سے کیا		سنسار کی جو ریت تھی اوسکو لیا ہے وہ بالپن جو انکی پورا ہوا سب ایک ہے
	ایسا تھا	
مالک جو ہووے اسکو سبھی ٹھاٹھ ہے یہاں سری سب روپ ہیں او نیکے جو جو چاہے سو کریں		چاہے وہ ننگے پاؤں پھریں مکٹ دہرے چاہے جوان ہو چاہے لڑکپن میں ہو

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سپلمنٹ نمبر ۲۷

۳

بالی ہو ہر خراج جو دنیا مین لگی اوس بالپن کے روپین کتنوں کو بہا گئی	لیلا کی لالہہ رنگ تماشے دکہا گئے ایک یہہ بہی لہر تہی جو سبکو دکہا گئی
ون بالپن تو ہوتا ہی ہر طفل کا بہلا اوس بہید کی بہلا جی کسیکو خبر ہی کیا	پر اوسکا بالپن مین تہکیہ اوہ بہید تہا کیا جانے اپنی کہیلتے آئی بہی کیا مکا۔
رادہا روپ بہار وہ عجب جا عور تہی آہی وہ پر جو ناتہ آہی وہ دور تہی	لڑکو نمین وہ کیا ہی جو اوچین لو رہے اوسکا تو بالپن مین تو کچہہ اور تہی
وہ بالپن مین بیلتے جدہر نظر اوٹہا اوس جوگیا کو بہی کوئی دیکہتا جو آ	پہر بہی اکیبار تو بن جاتا موم سا ڈنڈوت ہی وہ کرتا تہا ماتہا جہکا
پرواہ وہ بالپن کا نکرتا اگر ذرا جہاڑ اور پہاڑ سبہی اپنا جہکا	کیا تاب تہی کوئی جو نظر بہر کے دیکہتا پہر کون جانتا تہا جو تہا بہید تہا

E

Title printed at the Ripon Printing Press, Bull Road, Lahore

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

موہن مدن گوپال ہرے بنس من ہرن
گروہاری نند لعل ہرے ناتہہ گوردہن
پکہاری اونکی نام یہ ہی میرے بہہ ...
ناکہون کیسی بناد ہزارون کئی جتن

ایضاً

پیدا تو مدہ پور مین ہوی سام جی ہرا
نند اونکو دیکہہ ہوتی ہتی جی جانسے نثار
گوکل مین آکی گہر مین کیا کئی قرا ...
تاتا جو دہا یا نیکو بیٹھی تہین وار ...

ایضاً

جبتک وہ بیتی رہی گوال ہر شیر ابرج
نند جو ناریان تہین وہ کرتی تہین کام کاج
... نئے گلی کے یار ہی سبکی اسر کے تاج
رسیا کا ... ند نو مین عجب رس کا مزاج

ایضاً

بدشکل سی نور کی سدا دور ... تی تہی
بن ناریون سے اونکی غم دور بیٹی تہی
اور خوبرو کو دیکہہ کے ہنس جہپٹی تہی
ادنکی تو وورد دور گلی سبی لپٹی تہی

ایضاً

اب کہیتو نمین چلنی کا اونکی بیان کرون
یا بالکو نکیطرح منچلنا بیان کرون
... بیٹھی باتین منہہ سی نکلنا بیان کر ...
... گود مین اونکا اور چہلنا بیان کر ...

پانی پکڑنے چلنے لگی جب کہ گوپال
باسنگ چرن جیون کو چلی چھوڑ کر تمال
ہی سرتی تمام ہو گئی ایک آن میں بہال
آکاس پر بھی دہوم مچی دیکھہ انکی چال

ایضاً

تھی اونکی چال بی تو عجب و چاد ہال
چلتے ٹھمک کی جو وہ ڈگمگاتی چال
پاؤں میں گھنگرو پا سیر جھنجھولی بال
تہا میں کبھی جو دہا گہبی نند لین سنبھال

ایضاً

پہنے جہکا گلیمین جو وہ کبھی چیز کا
جاتا تہا ہوش دیکھہ اوسی شاہ وزیر کا
ہتی ہین پھر رہا ہی گوپالر کا امیر کا
مین کسطرح کہون اوسی چہوڑا ابیر کا

ایضاً

جب پاؤن چلنی لاگی بہاری دو لنگتور
منہہ ہاتہہ دودہ سی بہرگئی ہی بہور پور
ماکہن جما دجکی بہری ملائی ہی جور
ڈالا تمام سر چلی گلیون مین اپنا شور

ایضاً

کرنے لگی جو دہوم وہ گرد ہاری نندلال
ماکہن دہی چرانے لگی سبکی دیکہہ بہال
آپ اور دوسرے ساتھہ اونکی گوال بال
دہی اپنی دودہ چور لیکی گہر گہر مین دہوم ڈال

Title printed at the Ripon Printing Press, Bull Road, Lahore

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

تہی گہو جو ہوا تو بلی لگی پہرنے جا بجا نا کہیں ملا دودہ جو پایا سو کہا گیا		جس گہر کو خالی دیکہا اوسی میں جا دہمکا کچہہ کہا یا کچہہ خراب کیا کچہہ گرا دیا
	ایسا ہو	
تو بہی مین ہو وے تو اوسکی ڈہونڈہ ورنا اونچا ہو تو بہی گلہ ندہی چہپکر بچو رنا		وہمین ہو تو اسمین بہی جا منہ ہو رنا پہونچا نہ ہاتہہ تو اوسی طرف سے پہوڑنا
	ایسا ہو	
گر چوری کرتی اگر کوئی تو اونکو ہی مارتی تین میری چکی نکالون تہا کہیان		اور اوسی آنکر الیا تو اوسی کو دہا لیتی کہانا نہین ہین ایسے کر نکالون تہا چہپان
	ہر ایسا ہو	
گر مار بیٹہو ہاتہہ تو کہا پیرونکو مار چلاتی گالی دیتی مچلتی جا بجا		تو اوسکی نا یہاری گہونسی لگا لگا ہر طرح وہانسی وہانسی بہاگ نکلتی اور جہوڑ
	ایسا ہو	
غصہ مین کوئی ہاتہہ پکڑتی جو سر آتا جو آپہی لاکہی دہرتے وہ کہین کہو ری بہر		تو اوسکو وہ سیر تو دکہاتی تہی مر لیدیر غصہ وہ اونکا اسمین جتا دین اور

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اونکو تو دکہہ کو الین جی جان تک نہین ظاہر مین اونکی ہاتہ سی وہ غلمچی تہین	اتو	گہر مین ہی ہمارے سی اپنی بڑی تہین پر دیس مین سب کرشن کی بہاکے جاتی تہین
کہتی نہین ولین وہ جواب ہم چہپاوینگی اور جو ہماری گہر مین وہ ماکہن پاوینگی	ایسا	تو کرشن کس بہانہ سی آ منہ دکہاوینگی تو اونکو کیا غرض ہی یہ کہ آ کہاوینگی
سب مل جسودہا پاس گئین ہو کے ابر دیتا ہی ہمکو گالیان یہ پہاڑتا ہی چیر	ایسا	اتنو تمہارا کاتہہ ہوا ہی بڑا شریر چہوڑی نہی دودہ نہ ماکہن بہی نہ کہیر
ماتا جسودہا اونکی بہت کرتی منتان تب گوپیان جسودہا سی کرتی تہی یہ بیان	ایسا	اور کاتہہ کو ڈراتی او بہانیکی تنیان تم ہیچ نہ مانو ماتا یہ ساری ہین جہوٹہیان
ماتا یہ بہی ہمکو پکڑ کر لیجاتے ہین سب ناچتی ہین آپ ہمین بہی نچاتی ہین		لگاتی ہین اپنی ساتہ مجہی بہی گاتی ہین ایہی تمہارے پاس فریاد لاتی ہین

Title printed at the Ripon Printing Press, Bull Road, Lahore

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ماتا کبھی یہہ سیر کے چھنگلیا چھاتی ہین
آپہی مجھی او ٹھاتی ہین آپہی مناتی ہین

جاتا ہوں سیانا ہین تو مجھی چھیر جاتی ہین
مار و نہیں یہہ مجھکو سب ستاتے ہین

ایسا تو

ایکدن منہہ مین کاٹھ بھرنے ماٹی جھکا دیا
منہہ کھول تینون لوک کا عالم دکھا دیا

پوچھا جو دائی تو وہین منہہ دکھا دیا
اک آئینہ دکھادیا اور پہر بہلا دیا

ایسا تو

تھی کانجی تو نند جو دائی گہری ماہ
اونکو جو دیکھا تھا سو کہتا واہ واہ

سوہین نو لکشور کی بہی سبکی لگن چاہ
ایسا تو بالپن نہوا ہی کسیکا آہ

ایسا

سب ملکی یار و کرشن مراری بولو جے
درہ جو رلوپی تھہ پیاری بولو جے

گوبند چھیل گنج بہاری بولو جے
تم بہی نظیر کرشن مراری بولو جے

ایسا تہا بانسری کی بجیا کا بالپن
کیا کیا کہوں مین کرشن کنہیا کا بالپن

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

MAHABHARAT

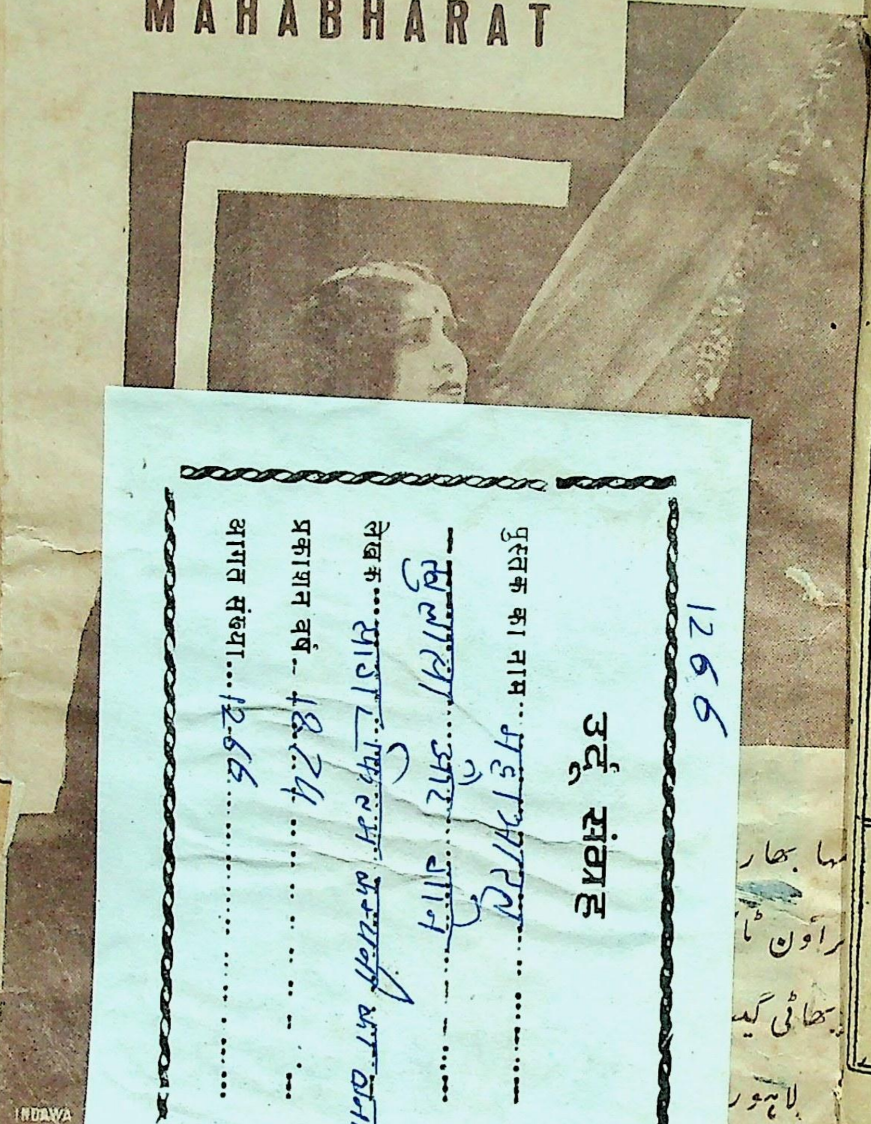

1266

उर्दू संग्रह

पुस्तक का नाम महाभारत

खुलासा और गाने

लेखक सागर फिल्म कम्पनी का बना हुआ

प्रकाशन वर्ष 1874

आगत संख्या 1266

Title printed at the Ripon Printing Press, Bull Road, Lahore

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

卐 卐

...कांगड़ी.

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ٹریکٹ نمبر ۲۷

1266

مہابھارت

पुस्तकालय
गुरुकुल कांगड़ी

قیمت

تعداد جلد ۵۰۰

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

९६५९
९१.१२.२०१९

ڈرامہ کی کہانی کا آغاز اسطرح ہوتا ہے۔ کہ دیو رشی نارد جی بھگوان شری کرشن جی کو۔ کوروؤں کے ظلم و ستم اور پانڈوؤں کی مصیبت کا حال بڑے پر زور الفاظ میں سناتے ہیں بھگوان کرشن نارد جی کو یقین دلا کر کہتے ہیں۔ کہ کورو اپنے ہاتھوں ہی اپنی موت کا سامان پیدا کر رہے ہیں۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ بھڑکتی آگ کی لپٹوں سے ایک عورت دروپدی نام کی پیدا ہوگی۔ اور اُس کی امداد سے کوروؤں کا خاتمہ ہو جائے گا۔

کچھ عرصہ کے بعد کوروؤں کے والی دریودھن کے دربار میں نارد جی تشریف لاتے ہیں۔ دریودھن اُن کو دروپدی کے سویمبر کی اطلاع دیتا ہے۔ اور ساتھ ہی اپنی تعریف کرتا ہے۔

بھگوان کرشن جی جنگلوں بھٹکتے ہوئے پانڈوؤں کی حفاظت کر رہے ہیں۔ اور رائے دیتے ہیں۔ کہ برہمن کماروں کا

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

بھیس بدلکر درو پدی سوئمبر میں داخل ہوں۔

سوئمبر کا دن ہے۔ منڈپ میں بہت سے شہزادے بیٹھے ہیں اور سب دروپدی کے حاصل کرنے کے لیئے بیقرار ہو رہے ہیں۔ دروپدی کے پتا مہاراج دروپد تمام شہزادوں کے آگے اپنی شرط سناتے ہیں۔ (یعنی مچھلی کو نشانہ تیر بنانے کے لیئے) شہزادوں میں سے شیشوپال۔ جراسندھ۔ دریودھن وغیرہ اٹھتے ہیں۔ لیکن مچھلی کو نشانہ کرسکنے پر اپنا سا منہ لیجا کر بیٹھ جاتے ہیں۔

مہاراجہ دروپد کھری کھوٹی سناتے ہیں۔ کرن کو یہ بات بری لگتی ہے۔ اور وہ اٹھ کھڑا ہوتا ہے۔ اسی وقت دروپدی کے منہ سے سخت وسست الفاظ نکلتے ہیں۔ کرن کو نشانہ لگانے کا اختیار حاصل نہیں ہے۔ کیونکہ وہ گمنام نام کے خاندان کا چشم چراغ ہے۔ کرن ناراض ہو کر بدلہ لینے کی ٹھان لیتا ہے۔

آخر کار ارجن مچھلی کو نشانہ تیر لگانے میں کامیاب ہو جاتا

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

دروپدی اس کے گلے میں جے مالا پہنا دیتی ہے ۔ پانڈو دروپدی جیسی مجسم طاقت کو حاصل کر لیتے ہیں

پانڈو اپنی جائے قیام پر آکر اپنی ماتا کنتی کو خوشخبری سناتے ہیں ۔ ماں حکم دیتی ہے کہ پانچوں بھائی ملکر بانٹ لیں ۔ یہ سنکر پانڈو حیران ہوتے ہیں ۔ جس کی بھگوان کرشن بھی تائید کرتے ہیں ۔ بعد ازاں پانچوں بھائی دروپدی سے شادی کر لیتے ہیں ۔

بھگوان کرشن جی دروپدی کو ہستناپور کے تخت کو حاصل کرنے میں پانڈوؤں کی لاپرواہی کا ذکر کرتے ہیں ۔ دروپدی بھگوان . . . . سے وعدہ کرتی ہے کہ اس بات میں اُن کی امداد کرے گی ۔

دریودھن اور شکنی پانڈوؤں کے محل کی تعریف کرتا ہے دروپدی بھی مذاقاً اندھے کا اندھا کہہ ڈالتی ہے ۔ اس بات سے دریودھن چڑھ جاتا ہے ۔ اور دروپدی سے بدلہ لینے کی قسم کھاتا ہے ۔

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ایکدن چاقو سے گنا کاٹتے وقت بھگوان کرشن کی اُنگلی کٹ جاتی ہے۔ بھگوان کی اُنگلی سے خون بہتے دیکھکر دروپدی اپنی ساڑھی پھاڑ کر زخم پر پٹی باندھ دیتی ہے۔ کرشن جی دروپدی کی اِس نمایاں خدمت سے خوش ہوتے ہیں۔ اور ساڑھی کی ایک دھجی کے بدلے بوقت ضرورت ہزار ہا سلاڑھیاں دینے کا وعدہ کرتے ہیں۔

دہرم راج اور یدھشٹر بھگوان کی تاجپوشی جشن منانا چاہتے ہیں۔ اور یہ خواہش راجاؤں سے ظاہر کرتے ہیں۔ مگر شیشوپال بھگوان کرشن کو ایک معمولی گوالہ تسلیم کرتا ہے۔ اُسی وقت سدرشن چکر نمودار ہو کر بھگوان کرشن کے ہاتھ میں آجاتا ہے۔ اور پھر شیشوپال کیطرف جاکر اُس کا سر تن سے جدا کر دیتا ہے۔ سب بھگوان کرشن کی طاقت پر قائل ہو جاتے ہیں۔

دریودھن دروپدی سے بدلہ لینے کے لئے مغموم ہے شکنی جو پالسہ پھینکنے میں مکار ہے دلاسا دیتا ہے۔ دونوں

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پانڈوؤں کو جوا کھیلنے کے لئے بلاتے ہیں۔

کورو اور پانڈو جوا کھیلتے ہیں۔ پانڈو اس بات سے بے خبر ہیں۔ کہ اِن کی تباہی کا سامان پیشتر سے ہی مہیا کر دیا گیا ہے۔ مگر کوروں کو اچھی طرح معلوم ہے کہ آخر میں جیت اُن کی ہی ہوگی۔ متواتر ہارنے پر بھی دہرم راج برابر داؤ لگائے جاتے ہیں یہاں تک کہ دروپدی کو بھی ہار جاتے ہیں۔ بھیم مارے غصہ کے لال ہو جاتا ہے مگر بڑے بھائی کے ادب سے چُپ ہو جاتا ہے۔

کورو مارے خوشی کے ناچنے لگتے ہیں دریودھن حکم دیتا ہے کہ دروپدی کو دربار میں حاضر کیا جائے چنانچہ دروپدی کو گھسیٹ کر لاتے ہیں۔ دروپدی بہت شرمندہ ہوتی ہے۔ اِس کی آنکھوں سے اشک کا دریا بہہ جاتا ہے۔ موقعہ پاکر دریودھن وناشن کو حکم دیتا ہے۔ کہ دروپدی برہنہ تن کرے۔

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ایسے کڑے وقت میں دروپدی بھگوان شری کرشن جی کی یاد کرتی ہے ۔ وہ نہ دل سے پرارتھنا کرتی ہے بھگوان کرشن اپنا وعدہ وفا کرتے ہیں ۔ اور دم میں ساڑھیوں کے ڈھیر لگ جاتے ہیں ۔

اِس طرح بھگوان اپنے بھگتوں کی رکھشا کرتے ہیں ۔ کِس طرح ظلم اور دردمندوں کی پکار سنتے ہیں اور اس طرح وہ اپنے جلوہ سے دنیا کو معمور کرتے ہیں

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ساگر فلم کمپنی کا تیار کردہ زبردست ڈرامہ

مہابھارت

کے

دلچسپ گانے

سب ملکر گانا نمبر ا

پرنت پال پیگی دھاو پرارتھنا کروں

سبھو نجات پات بھار

کشٹ سے اب توں اگار

سرشٹی کا سونز دھار پرارتھنا کروں

کرشن

گانا نمبر ۲

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

شنکھ دھار اوتار جگ ہیں
چھل بل کپٹ کا بن کر پتلا
جنم دھروں گا کرم کروں گا
ادھرم ہروں گا ڈرہنیں من

گائک نمبر ۳

پانی بھرے ہی کون البیلی کنارے جھما جھم
ہاتھ میں دریا کھاندے گگریاں
بانکی چتون مورے گھائل کرے ہی

گانا نمبر ۴

دروپدی

بھوشنیہ جیون سلجھ گہن — کون کہے پیارے
دھرم دھرم کرم دہن — ہوئے کیوں ہمارے
مدہوش کرول گھتی — کون سنے جیارے

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سب مل کر — گانا نمبر ۵

آج ہوئی سکھی تنیک رنگ رلیاں مناوے

پچکاری بھر لاوے سویاں پہ چلاوے۔

رنگ گلال اڑاوے۔

کرشن — گانا نمبر ۶

موہ کا پرسارا ہے کھوٹا۔ من کو سمجھاوے من کی چھایا

پر اس جگ میں کھری ہے سشر دہار۔

سکل پسارا ہے سب جھوٹا

دروپدی — گانا نمبر ۷

سکل سنسار میں دگتا پھیر اسکھ کا پرورتن ہے

گھڑی ہے راج سوکھ کی میشوی اور منگل پر یہ

سبھی کا کاریہ کرتا وہ دھراجن نے سدرشن ہے

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کرشن — گانا نمبر ۸

متر بھاوے سیکھے او بھیت
جیون دھنیہ کرے اپنا
ایک متر دوسرا پر ہرک
بل مل کاریہ کرے اپنا
ایک پران لٹ کام بھاؤ نا
دھیہ پنت دھرے اپنا

دروپدی — گانا نمبر (۹)

پریم دھام کلیانی کامنی
سورگ سرشٹی کرتے ناری
روشن پورن جب ہوں آنکھیں تو
جلے آگ کی چنگاری
جاگ اٹھے جو آگ بیر کی
بھسم کرے دنیا ہی ساری

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کرشن
گانا نمبر ۱۰

بول دو بول دل کھول سکھی
مدھور مسند مہا ستی
پرنے موری تو می بھاشنی

رکمنی
گانا نمبر ۱۱

جاؤ بہلاؤ کسی اور کو رجھاؤ
مانوں نہیں اک بات لاکھ سر کھپاؤ

ستیہ بھاما
گانا نمبر ۱۲

چلو ہٹو نہ بناؤ ـــــ پیار نے ایسی بات
چھل کپٹ موہی ـــــ نہیں یہ سہات
کارو ہی برن ہیاں ـــــ ایتی کارو ـــــ چلو۔

دروپدی
گانا نمبر ۱۳

آج آئے مندر میں گھنشیام

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سادھن ہیں ہر نہ ہی سادھنا
کیسے کروں سنکار تمہارا ــــ آج آئے ۔ ۔ ۔

دروپدی گانا نمبر ۱۴

بھگت کا جے کیجے پراشن
بھاو بکیت میرے بھوشن
کچھ ہیں سار کے سادھن اسارے
بھگتی سنگھ ار پوں میں

کرشن گانا نمبر ۱۵

داس ہوں میں بن دام
کیسے بنا کروں تیرا سو تم کام
ایک پکار کرے پانچالی
دوڑ آؤ ۔ ۔ ۔ چھوڑوں میرا سرو کام

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

گانا نمبر ۲۶

کرشن

بھیڑ پڑے پکارنا ــــــ حاضر کرشن ہوگا

کسی سے نہ آکو لانا ــــــ حاضر کرشن ہوگا

ست کے تات سے بندھا ــــــ بھگتی پریم کا مسا

پیسے پر جگانا ــــــ حاضر کرشن ہوگا

گانا نمبر ۱۷

دروپدی

بھگت جن سکھا دھاؤ ہے

پرنے مال دین دیال

تم بن کاہیں کوئی ہمارا

ناتھ اناتھ ہوں پھر بھی اناتھینی

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

گانا نمبر ۱۸

کرشن

دھیرج دھرنا سدا دروپدی
سمجھ کرشن ہے تیرا سہودر
نہ ہے دوا کا دھیش نہ جگ پتی
تو رت ہوں طیار۔

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مہابھات

خلاصہ اور
گانے

पुस्तकालय
गुरुकुल कांगड़ी

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

تعداد جلد ۵۰۰

قیمت فی جلد

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سپلیمنٹ نمبر ۲۷

1267 ۱

دوسری کتاب موسومہ تعلیم سری گورونانک دیوجی کا

انتظار کیجے

راج کریگا خالصہ آکی رہے نہ کوئے

ऋते ज्ञानान्न मुक्तिः

पुस्तक सं०

आगत सं० 9469

दि० [illegible]

1267

उर्दू संग्रह

पुस्तक का नाम [illegible]

लेखक [illegible]

प्रकाशन वर्ष

आगत संख्या 1267

قیمت ار

تعداد جلد ۵۰۰

قیمت فی جلد

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ایک انکار ست گرُ پرشاد

سکھ پنتھ کا آغاز

آج سے تقریباً ۵۰۰ برس پیشتر خاندان لودی کے عہد حکومت میں سکھون کے مذہب
کے بانی سری گورو نانک دیوجی مہاراج کا ظہور پنجاب کی سرسبز زمین ہوا۔
یہ وقت ہندوستان کی تاریخ مین ایک خاصی نوٹ رکھتا ہے۔ جبکہ مظلوموں
کو ظالمون کے خلاف انصاف نہین ملتا تھا؟ باڑ خود کھیت کو کھا رہی تھی جو
رکھشک بنایا گیا تھا۔ وہ بھکشک کا فرض ادا کرتے تھے۔ یہانتک کہ دھرم
اپنی دال گلتی نہ دیکھکر پنکھ لگا کر اُڑ گیا ہوا تھا اس اندھیرے میں جوکہ چاروں
طرف چھایا ہوا تھا ایک سورج کی ضرورت تھی جوکہ اپنی روشنی کی طاقت سے
صدیون کے اُمنڈے ہوئے اندھیرے کو دور کرتا ٹھیک وہی سورج سری
گورو نانک دیوجی مہاراج کے روپ مین پرگٹ ہوا۔ سری گورو نانک
دیوجی مہاراج کے کارنامے اور پر اُپکارون کو سیکھنے کیلئے ایک تعلیمی
کتاب کی ضرورت ہے جو اسکے بعد شایع ہوگی۔ تاہم صرف چند ایک
طور پر جنکا کہ یہان پر ظاہر کرنا ضروری ہے۔ تمہید کی شکل مین پیش کئے جا

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

لکھاہے کہ جب سری گورونانک دیوجی مہاراج کی عمر آٹھ یا دس کی تھی -

تو برہمن گروجی کو (جنیو) یگیوپوت پہنانے کی رسم ادا کرنے لگا - اور جب سوت کے بٹے ہوئے دہاگے مہاراج کے گلے مین ڈالنے لگا - تو صاحب فرمانے لگے گورونانک دیوجی - پنڈت جی ان چند سوت کے دہاگون سے دیش کا سدہارا ور جاتی کا کیا بھلا ہوگا -

پنڈت جی - ،، صرف یہ رسم پتا پتا مرسے چلی آتی ہے -

گورونانک دیوجی - ،، اگر صرف یہی ہے - تو ہم کو ان چند سوت کے دہاگون کی اسوقت ضرورت نہین - اور نہ ہی ہم ایسا جینو پہن سکتے ہین -

پنڈت جی - ،، تو آپ کونسا جینو پہنوگے ،،

گورونانک دیوجی وہ سنئے پنڈت جی ہم ایسا جنیو پہنینگے ،

سلوک محلہ پہلا

،، دیا کپاہ - سنتوکھ سوت جت گنڈی ست وٹ ،،
یہ جنیو جیان کا ہے - تان پانڈے گہت ،،
،، نہ یہ تٹے - نہ مل لیگے - نہ یہ جلے - نہ جائے -
دھن سو مانس نانکا - جو گل چلے پائے - ،،

(یعنی) گورونانک صاحب جی فرماتے ہیں - کہ پنڈت جی اسوقت دیش اور جاتی کا بھلا ان چند سوت کے دہاگون مین نہین ہے

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ان دہاگون اور آپکی پوپ لیلون (تماشون) نے دیش کو غلامی کی زنجیر
مین خوب جکڑا دیاہے ۔ بلکہ ہندو جاتی کا نام یہانتک ڈبو دیا ہے ۔ کہ آج
اپنے آپ کو راجپوت اور آریہ کہلانے والے غزنی کی مارکیٹ مین غلامون
کی شکل مین اور آریہ دیویان کہلانے والی لونڈیون کی صورت مین ایک ایک
ٹکے کو نیلام دفروخت ہو رہی ہین بلکہ پنڈت جی آپ، لوگون کی کرپا سے چھ
کروڑ ہندو مسلمان کی شکل مین دکھائی دے رہے ہین ۔
ہم کو یہ سوت کے چند دہاگون کا جنیؤ نہین ہونا ۔ بلکہ دیا (رحم) کی کپاس
سنتوکہ (صبر) کا سوت ہو ۔ اور جت (برہم چریج) برہم چریج کی گانٹھ
ہون ۔ اور ست (سچ) کا باٹ چڑہا ہو اگر ایسا جینو ہو ۔ تو ہم پہن سکتے ہین
کیونکہ نہ تو یہ لوٹیگا ۔ اور نہ ہی اسکو میل لگے گی ۔ بلکہ یہ آگ مین بھی نہین جب
جل سکتا ۔ اور اسکو پہننے والے ہی دیش کا سدہار اور جاتی کا بہلا کر سکتے
ہین ۔"

پنڈت جی "تو ایسا جنیؤ کونسا ہے"

گورو نانک صاحب "پنڈت جی لو ۔ دیکھو ۔ یہ جنیو کرپان "
(تلوار ہے) اور یہی ہم پہن کر دیش اور جاتی کا بہلا کرینگے ۔ اسی کرپان سے
سری رامچندر جی مہاراج کو راون جیسے ہیبت ناک راکھشسون کے مقابلہ
پر فتح دلائی تھی ۔ اور ملک کا سدہار کرا دیا تھا ۔ سری کرشن چندر جی
مہاراج نے بھی اسی کرپان کی مدد سے ظالم کنس کو مار کر بھگتون اور جاتی
کو بچایا تھا ۔ پانڈون نے کورون پر اسی کرپان کی بدولت ہی فتح حاصل کی
یہی جنیؤ ہم پہنینگے ۔

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پنڈت جی "وہ تو ضرور آپ دیش کا سدھار کروگے۔

ناظرین شری گورو نانک دیوجی مہاراج نے برہمن کو یہ روشن کرادیا۔ کہ وقت مجبور کرتا ہے کہ ہم پیشتر کی جہالت بھری رسوم کو ترک کردیں۔ اور اپنے اُدھار کیلئے زمانہ کے مطابق قدم رکھیں۔ یہ ایک گورونانک صاحب کے پرچار کی جھلک ہے۔ مفصل حالات دوسری کتاب موسومہ "گورونانک صاحب کی تعلیم میں دیکھکر آپ صاحبوں کی روشن ہو جائیگا۔ کہ گورونانک صاحب جہان دنیا کے پیچھے دہر وادر گورو تھے۔ اور سبکو انکا مشن اختیار کرنا حق کی طرف جانا ہے

ایک دفعہ سری گورونانک دیوجی کو مولوی کے پاس لیگئے۔ اور مکتب میں تعلیم فارسی جو کہ اسوقت کی راج بھاشا تھی۔ پڑھنے کیلئے بٹھلایا اور جب مولوی صاحب نے۔ الف۔ بے پے پڑھنے کو کہا۔ تو گورو جی نے کہا کہ مولوی صاحب ایسے پڑھنے سے گناہ میں شامل ہونا ہوگا۔ ہمکو خدا کے راستے کا سبق پڑھاؤ۔

مولویصاحب "کیا تم خدا کی بابت کچھ جانتے ہو؟ اگر کچھ جانتے ہو تو فرماؤ۔

مولویصاحب کی یہ گفتگو سنکر گورونانک صاحب جنکی عمر اس وقت مشکل سے ۱۰یا گیارہ برس کی ہوگی۔ بولے

تلنگ محلہ (پہلا) "کلام گورونانک صاحب"

"یک عرض گفتم پیش تو۔ درگوش کن کرتار۔

حقا۔ کبیر کریم تو۔ بے عیب پروردگار۔

دنیا مقام فانی۔ تحقیق دل دانی۔ مم سر موئے عزرائیل گرفتہ دل ہیچ ندانے

زن پسر پدر برادران۔ کس نیست دستگیر۔

قیمت ۱ر

تعداد جلد ۵۰۰

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آخر بے آفتم کس نہ دارد چون شود تنبیہ۔
شب روز گشتم درواں۔ کردیم بدی خیال
گاہے نہ نیکی کار کردم ممیٔ چنین احوال
بدبخت ہمچو بخیل غافل بے نظر بیباق
نانک بگوید جن ترا ترے چاکران پا خاک،،

مولوی صاحب۔ نانک تو ذہین ہے۔ اور لوگون نانک کوئی نہین بلکہ پیشوا اور سچا پیغمبر ہے

ادہر مولوی صاحب کو یہ اپدیش سُناکر۔ گورو نانک صاحب اب مکہ معظمہ کی طرف جاتے ہیں۔ کیونکہ اہل اسلام کا قول ہے کہ مغرب کیطرف پاؤں کرکے نہین سوتے۔ کیونکہ اسطرف مکہ معظمہ کی عمارت استادہ ہے۔ اور اُسکو خدا (بھگوان) کا گھر مانتے ہین۔

گورونانک صاحب خاص مکہ شریف مین گئے اور محراب کی طرف پاؤن کرکر کے سونا شروع کیا۔ لکھا ہے۔ کہ جب مجاور جیون نام کارات کے وقت جھاڑو دینے آیا۔ تو اُسنے آگے مسافر حاجیون مین سے ایک (گورو نانک) کو محراب کی طرف پاؤن کئے سوتا دیکھا۔ غصہ سے بھر کر جھنجلا کر بولا؟ کون ہے۔ جو خدا کی گھر کی طرف پاؤں کئے پڑا ہے گورو نانک صاحب۔ جناب ہم بڑی دور سے آئے ہین تھکاوٹ کیوجہ سے مجبور ہو کر یہان ہی پڑ گئے۔ مگر یہ معلوم نہ تھا کہ خدا کا گھر اس طرف ہے۔ ہم تو یہ جانتے ہین۔ کہ خدا ہر ایک جگہ ہے۔ جناب اگر آپکے قول بموجب خدا کا گھر ادہر ہے۔ تو ہمارے پاؤن دوسری جانب کر دیجئے۔

(جیون) نے فوراً پاؤن پکڑ کر شمال کیطرف کئے۔

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مکہ شریف بھی شمال کیجانب ہوگیا۔ جیون جیران ہوکر پاؤن مشرق کی طرف
کرتا ہے۔ مگر مکہ شریف مشرق کو جاتا ہے۔
حاصل کلام چارون جانب پاؤن کئے۔ چاروں طرف مکہ شریف کی عمارت گھومی
اس عجیب وغریب واقعہ کو دیکھکر عوام۔ عناس مین بات چیت شروع
ہوگئی کہ یہ کون شخص ہے جنکے حکم سے مکہ شریف چارون طرف گھوما ہے۔ لوگون
کی اس حیرانی کو دیکھکر اس خیال کو دور کرنے کیلئے کہ خدا صرف مکہ کی ہی چار دیواری
مین بند نہین بلکہ ہر جگہ عیان ہے۔
سری گورو نانک دیوجی مہاراج بولے۔
"سنئے حضرات، خدا کی ذات پاک ہے۔ وہ صاحب کمال صدیق اور عین مسرت ہے
اُسکی ذات بے مثل اور غیر فانی ہے وہ واحد حقیقی ہے۔ نہ زبان کو بیان کی طاقت ہے
نہ عقل کو اسکے ادراک کی ضرورت ہے۔ وہ سب مین اور ہر طرف عیان ہے
اور سب پر غالب ہے۔ اپنے علم بے حد اور حکمت غیر متناہی سے مسرور ہے۔ زبان
اور مکان سے منزہ ہے اسکے پاؤن نہین مگر بہت تیزی سے چلتا ہے۔ اسکے ہاتھ
نہین لیکن کل عالم کو اُٹھائے ہوئے ہے۔ اسکی آنکھین نہین۔ پر سب چیزون
کو دیکھتا ہے۔ اسکے کان نہین۔ مگر ہر آواز کو سُنتا ہے سب چیزون کو سمجھتا ہے
اور کسی سمجھانے والے کا محتاج نہین کل اسباب کا سبب اُعلیٰ ہے اور اسکا کوئی
سبب نہین۔ وہ سب پر حاکم اور سب پر غالب ہے۔ پیدا کرنے والا۔ اور
بچانے والا۔ اور کل اشیاء کی صورت پلٹنے والا ہے۔ مکہ معظمہ مین واحد
لاشریک کی تعلیم دیکر و نیز یہ سمجھا کر کہ خدا (واہگورو) ایک جگہ پر حاضر ہے۔ گورو
نانک صاحب مدینہ شریف بغداد و قسطنطنیہ اور جگن ناتھ کی طرف گئے۔ گورو

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

نانک صاحب کی تعلیم جوکہ صرف واحد کی صفت سے ہی لبریز تھی - دنیا کے ہر ایک کونے مین گھر کر گئی - مگر خاصکر پنجاب مین اسکا اسواسطے زیادہ زور رہا ہے کہ باقی گورو صاحب گورو نانک صاحب ہی کے پیچھے یہان ہی مقیم رہے صرف نوین گورو صاحب گورو تیغ بہادر جی نے کل ہندوستان کا دورہ کیا ہے سکھی کا بیج بو یا ہے - ہمارا مطلب یہان پر صرف پنجاب کے باہر آباد سکھون کی بابت ہے - جو کہ مغل بادشاہون کے وقت سے ظلم و ستم سے تنگ آکر پنجاب کو دھرم کے نام پر خیرباد کہہ آئے ہوئے ہین - چونکہ اسوقت سڑک ریل اور تار برقی نہ تھی - اسلئے جہان جہان پر کوئی گیا پیدل جنگلون کی راہ ہی سے گیا - جو جو جگہ محفوظ دیکھی وہان پر ہی رہائش ٹہائی - ذیل مین ہم یہ بتائینگے کہ ضلع بجنور مین سکھ لوگ کیسے اور کب سے آکر آباد ہوئے - انکا اور پنجاب کے سکھون کا باہمین فرق ہے - یا نہین ناظرین غور سے مطالعہ فرمادین -

ضلع بجنور اور سکھ

فرخ سیر کا زمانہ تواریخ ہند مین سکھ قوم کے لئے قہر و غضب نیز ظلم کا زمانہ لکھا ہے - یون تو سکھون پر اورنگ زیب بادشاہ نے بھی بہت ناقابل برداشت ظلم ڈھائے ہین مگر فرخ سیر نے ظلم و ستم برپا کرنے مین اورنگ زیب کے بھی کان کترے ہین اٹھاروین صدی کے اخیر مین ہندوستان کی حالت ٹھیک پولینڈ جیسی حالت رہی ہے - خودمختار مغل بادشاہون نے ہندو قوم کا نشان مٹادینے مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ چھوڑا - سوامن دھرم کا جنیو

ہر روز اتارا جاتا تھا - مندرون مین آرتی - پوجا اور سنکھ بجانے کی سخت قانوناً مناہی تھی - تیرتھ جاترا - لیگ وہون ہندوستان مین حکماً بند ہوگئے ہوئے تھے تاریخ ہندوستان کے ایلین صاحب لکھتے ہین - کہ ہندو اپنی ٹٹی (پاخانہ) کا منہ پچھم کی طرف نہین رکھ سکتے تھے - دیوی دیوتا کی مورتی پجاریون کے سامنے توڑی جاتی تھین - بلکہ متھرا مین جہان سری کرشن چندر جی مہاراج کی پرکاش اُتسو کی جگہ تھی - وہان پر مسجد بنائی گئی - جو اب تک موجود ہے کاشی (بنارس) مین جو جاتری لوگ جاتے ہین آنکھو کوئین کے اندر بذریعہ روشنی شیو جی مہاراج کی مورتی کا درشن پجاری لوگ کراتے ہین - جب پجاریون سے یہ دریافت کیا جاتا ہے کہ شیوجی مہاراج کوئین مین کیونکر کود پڑے ہین - تو جواب ملتا ہے کہ جب بادشاہ اورنگ زیب کاشی (بنارس) مین آیا تو بے ادبی کے خوف سے شیوجی مہاراج کوئین مین کود پڑے - افسوس - افسوس صد افسوس - ناظرین اندازہ لگاؤ - کہ ایسی حالت ہندوستان کی ہو - جب کہ دیوی دیوتا ہی بھاگے پھرتے ہون اسوقت اگر کوئی ہندوستان کی مدد کرے تو وہ مہان دیوتون کا دیوتا ہونے کا قدرتی حق رکھ سکتا ہے -

کبت

دیوی دیو دیول کے نام نہ نشان رہتے رُوپ مٹ جاتے سب وید و پُران کے - یگ ہوم ہو وناکوئی ہند مین نہ مُول پاتا چھوتے - نشان نہین آج ہندوان کے - مندر گرائے کے مسیت بنوائے دینی ناک جان ہندکری ہندیون کی آن کے - کہت ہرنام سنگھ اس مین نہ جھوٹ مالو - گر نہ پتر

قیمت ۱/

تعداد جلد ۵۰۰

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

چھوٹے گوبند سنگھ جوان کے ۔

آہا ۔ یہ وہ زمانہ ہے کہ ہندو قوم بستر مرگ پر پڑی دن بدن نازک حالت اختیار کر رہی ہے ۔ کوئی حکیم یا ڈاکٹر نبض پکڑ کر علاج کرنے کا حوصلہ نہین رکھتا علاج کجا ۔ مشورہ تک نہین دے سکتا ،

آؤ ۔ ویدک دھرم کے نام پر لات بازی اور ڈینگین مارنے والون اور بات بات مین مبالغہ سے کام لینے والو کہان پر تھی ۔ تمہاری ویدک دھرمی آنکھین کھول کر تاریخ ہند کا مطالعہ کرو ۔ وہ دیوی ۔ دیوتا جو آج سب مرادین پوری کرتے ہین ۔ کونسی تہ مین جا کر چھپے ہوئے تھے ۔ آریہ مذہب جو کہ اپنے آپکو ہندوستان کا پرانا مذہب بتاتا ہے ۔ کونسے گوروکل مین تعلیم پا رہا تھا ۔

اورنگ زیب کی تلوار نے شیوجی مہاراج کو تو کوئین مین گرا دیا تھا اور وید پران اُسکے آگے کیا حقیقت رکھ سکتے تھے ۔ اسے ہندو قوم یاد کر ۔ کہ اس مصیبت مین تیرا پکا اور سچا دوست خالصہ دھرم ہی نکلا ۔ سب راجپوت راجے ہندو قوم کا ساتھ اعلانیہ طور پر چھوڑ بیٹھے تھے ۔ اور اپنی بیٹیان مسلمانون کو شادی کے واسطے دیتے تھے ۔ افسوس یہ حالت ہندو قوم کی ہو گئی ہوئی تھی ۔

احسان فراموش ۔ ہندیون کی مدد خالصہ جی نے اپنی جان و مال سے کی ۔ اور ہندو جاتی کی سوکھتی ہوئی جڑون کو اپنے خون سے سینچا ۔

ناظرین خود اندازہ لگا سکتے ہین ۔ کہ جب وقت کی گورنمنٹ ہندو قوم کے خلاف تھی ۔ تو جو اُن کے مددگار ہونگے یہ اُنکے خلاف قدرتی طور پر کارروائی کی جاتی کوئی مبالغہ آمیز بات نہین ۔ ایلسن صاحب تاریخ ہندوستان مین لکھتے ہین

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کہ فرخ سیر بادشاہ نے سکھوں پر اس ارادہ کے باز رکھنے کے لئے نا ناقابل گفت۔ ظلم وستم ڈہائے اور سکھوں کی ہستی مٹانے کی غرض سے اسی بادشاہ نے اعلان کیا کہ جو سکھ کا سر کاٹ کر بادشاہ کے سامنے حاضر کرے اسکو ۸۰ روپئے انعام اور جو شخص پکڑوا دے۔ انعام للعہ روپئے اجر دے کہ سکھ فلان جگہ پر آباد ہے۔ یا چھپا ہے تو ۲۰ روپئے انعام۔

اس اعلان شاہی کے مشتہر ہوتے ہی سکھوں کا بچا بچا اور ریزہ ریزہ دشمن ہو گیا۔ یہان تک کہ لفظ سکھ ایک باغی کلمہ قرار دیا گیا۔ اس مصیبت اور دکھ کے زمانے مین سکھی صدیق کی گھوٹی پر لگ رہی تھی صادق دل گورو کے دلارے اور پیارے جنگلوں اور پہاڑون مین جا پناہ گذرین ہوئے۔ خوشنما شہرون کی پر رونق آبادی کو زینت پا محلون کی آرام بھری عمارتون کو گوردجی کے نام پر الوداع کہا مگر شہری (Cruel Man) خالصہ جی کے واسطے یہ وقت بہت خراب پر خطرہ وہیبت ناک ثابت ہوا۔ معصوم بچون و عال وعیال کو ساتھ لے گھر سے بے گھر ہونا۔ گرہستی لوگون کے لئے موت سے بدتر ہے۔ عین ٹھیک یہی حال سکھوں کے ایک گروہ کا ہوا۔ جو دوآبہ بست وجالندھر پنجاب سے چل کر بال بچہ سمیت گھرون کو چھوڑ جنگلوں کی راہ پڑا۔

یہ گروہ چونکہ ایک ہی برادری سے منتعلق تھا لہذا۔ ایک ہی سمت کو اکٹھا چلا اور چلتا چلتا کجلی بن کی طرف بڑھا۔ اور کجلی بن کے اس حصہ مین آکر پناہ گذین ہوا۔ جسکو آج کل تحصیل دہام پور۔ ضلع بجنور کے نام سے پکارتے ہین جنگل ہونے کی وجہ سے یہ گروہ اس جگہ پر اترا۔ یہان کے باشندہ لوگون نے جب اس اجنبی ٹولا کو دیکھا تو پوچھا کہ تم کون ہو اور بال بچہ کے

سمیت کیسے جنگلون مین گھومتے پھرتے ہو۔ جواب مین اس گروہ نے کہا کہ ہم لوگ رہنے والا یعنی "رمہیئر" ہین سوال اٹھتا ہے کہ کیون نہ ان لوگون نے اپنے آپ کو سکھ بتلایا۔ جواب مین عرض ہے کہ یہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے کہ لفظ سکھ،، تعزیری گناہ مشتہر ہو چکا ہوا تھا لہذا۔ اس گروہ نے راج نیتی کو مدنظر رکھکے لفظ سکھ،، کو لفظ رمیہ،، سے کچھ دیر تک بدلنے کا باہم مشورہ کیا۔

اور چونکہ لفظ رمیہ،، کے لغاتی معنے رام یا۔ رہنے والے کے ہین اور خالصہ بھی واہگورو رام کا ہے۔ لہذا۔ رمیہ،، اور سکھ کوئی دو چیزین نہین ہین۔ اگر وے اپنے آپکو سکھ بتلاتے۔ تو فوراً گرفتار ہو جاتے اور اپنے سب منصوبے خاک مین ملا ڈالتے جنکی وجہ سے اُنہون نے ایک روز آزاد ہونا تھا۔

آہستہ آہستہ اس گروہ کی بود و باش اس جگہ کے قریب و جوار مین بڑھتی گئی۔ اور جون جون زمانہ بدلنے لگا۔ تون تون یہ گروہ بھی بدلنے لگا جب تک باپ دادا رہے گورسکھی کا پرچار بڑے زور شور سے ہوتا رہا۔ مگر اُنکے بعد چونکہ پنجاب بہت دُور چھوڑ دیا ہوا تھا اور وہ بھی بڑی دیر سے لہذا جیسا دیش ویسا بھیس والا مقولہ ان پر عائد ہوا۔ کوئی سکھی پرچار کئی سال تک ہی نہ ہوا۔ زبان بدل گئی لباس بدل گیا۔ وضع قطع بدل گئی۔ صرف سر پر کیس ضرور رہے۔ مگر وہ بھی بیسوین صدی کے شروع مین کٹنے لگے حاصل کلام۔ یہ گورو گوبند سنگھ جی مہاراج کے بچے اور سچے نام لیوون کا گروہ آہستہ آہستہ پتت ہونے لگا۔

مگر واہ۔ واہ۔ تری قدرت ستگورو نانک دیو جی مہاراج کے مشنری اُوداسی سادھو سری نقی داس جی مہاراج اور اُنکے چیلے سری لچھمنداس جی مہاراج اس

طرف چلتے چلتے آنکلے اور انگریز ایک او نکار ست نام،، کی تعلیم دینی شروع کی اور سنکیڑون برس کے چھپے ہوئے پرچار کو روشن کیا۔ ان کے پرچار سے موضع نقیب پور مین ایک دھرم سالہ قائم ہوگئی۔ جسکی کے اصل تاریخ کو معلوم نہین ہوئی رفتہ رفتہ گورمکھی زبان کا استعمال ہونے لگا۔ ادھر سرکار انگلشیہ نے ریل گاڑی چلادی۔ لوگ باہر اندر۔ اور ہزار کوس تک بغیر کسی رکاوٹ اور خطرہ کے آنے جانے لگے۔ یہ لوگ جنکا کہ ہم ذکر کرتے ہین۔ اپنی تجارت کو ترقی دینے کی خاطر باہر ملکون مین سفر کرنے لگے پنجاب مین آنے سے اُن لوگون کو اچھی طرح روشن ہوگیا۔ کہ آوُ۔ ہم اصل اور پرانے سکھ ہین۔ مگر ہمارے اعمال سکھون جیسے نہین۔ اسکی وجہ صرف یہ ہے۔ کہ گوردوارہ خاص کوئی نہین، اور خالص سکھی پرچار نہین۔

یہ پہلے بیان ہوچکا ہے۔ کہ موضع نقیب پور مین ایک دھرم سالہ قایم ہوگئی تھی اسی موضع کے کچھ سردارون نے جن مین سے سردار پریتم سنگھ سکریٹری۔ گوردوارہ کمیٹی اور سردار بھرت سنگھ جی جتھےدار خاص شیوادارون مین سے ہین۔ خود سری امرتسر جی جاکر پرچار دل اور رنگی سکھون، اور لکچرارون کا بندوبست کرکے آئے اور ستمبر ۱۹۱۶ء مین ایک بڑا بھاری خالصہ دیوان موضع نقیب پور مین ہوا جس مین ایک بھار تک پرچار کو بڑے زور شور سے ہوا اور کئی سکھون نے امرت چھکا۔ اور چار مواضعات کے اندر گوردوار پرکاش ہوگئے۔ موضع نقیب پور۔ نور پور باڈلی اور خواص پورہ۔ اور رفتہ رفتہ سکھ پرچار ترقی پر ہونے لگا۔

اس دیوان کے بعد دو دیوان اور منعقد ہوئے۔ اور ایک جنرل سری گورو سنگھ

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سبھا قایم ہوگئی ۔ اس جنرل سنگھ سبھانے بہت عمدہ سے عمدہ اور رشوار سے رشوار کام اس برادری مین سرانجام دئے ہین ۔ اور خاصکر سردار سمپورن سنگھ جی ڈاکٹر تاج پور والے بہت لایق فایق شخص ہین اور اس جنرل سنگھ سبھا کے سکریٹری ہین چودہری موہن سنگھ و کرم سنگھ لونر پور والے اور سردار شام سنگھ موضع بٹوارہ والے ۔ سردار ملہو سنگھ پاڈلی والے و سردار پریم سنگھ خواص پورہ والے اور سردار بکرم سنگھ کھجوری والے خاص رکن ہین اور سردار دہلراج سنگھ

اور ان سردارون نے ضلع بجنور مین سکھی پرچار مین کافی سے زیادہ حصہ لیا ہے ۔ اور خاص مبارکبادی کے مستحق ہین ۔

لفظ رمیہ کیا چیز ہے

یہ پہلے بیان ہو چکا ہے کہ ڈکشنری مین رمیہ ،، کے معنے رام یا رمنے والے کے ہین اور یہ لفظ زیادتر سری گورو گرنتھ صاحب جی مین پایا جاتا ہے اور چونکہ یہ ایک سرفراز کلمہ ہے ۔ لہذا ۔ ہر ایک کو فخر سے لفظ رمیہ استعمال کرنا چاہیے ۔

بانی سری گورو گرنتھ صاحب جی

رمئے کے گن چیت پرانی

(سکھمنی صاحب)

رمیہ گن گا دیئے ۔ یا تے جائے پرم ندان ،،

(گوڑی کبیر جی)

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

(سری راگ کبیر جی)

"ساٹول سندر رمیہ میرا سن لاگا تو ئے"

(سری راگ ترچن کا)

اُنکے علاوہ اور بھی بہت سے سند ہین جن مین لفظ رمیہ - پایا جاتا ہے ۔ لہذا یہ ثابت ہوا - کہ رمیہ اور سکھ مین کوئی فرق نہین - اور چونکہ زمانہ آزادی کا ہے رمیہ کی بجائے سکھ پکارنا چاہیے ۔

کتاب موسومہ گورو نانک صاحب کی تعلیم تیار ہوگئی ہے اور گورو کے پیارون نے حوصلہ بڑھایا - تو عنقریب چھپ کر ناظرین کے ہاتھون مین آجاویگی ۔

نیازمند

رنبیر سنگھ گیانی

نقیب پور بجنور

سکھ بھائیوں کو پرشاد

امراؤ عرق قاتل بخار ایک درجن صرف ۱۲ روپیہ میں بجائے ۱۵ روپیہ کے محصول الگ منگا کر

اور اشتہار مفت منگا کر اس بیوپار کا تجربہ کریں اور پورا فائدہ اٹھائیں

پتہ جی کنہیا لال اینڈ کمپنی رجسٹرڈ - پوسٹ بکس ۲۷ چاندنی چوک دہلی

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

خالصہ گورمت کے چند ایک اصول

ہر ایک خالصہ جی جن کے ماننے اور عمل کرنیکا پابند ہے

(۱) گورمت آنند بیاہ بنگالی، جنم سنسکار، مترتک سنسکار۔ یہ سب کام گورو کا سکھ پورن گورو ریتی سے کرے۔ برہمن ریتی سے کرنیوالا گورو کا سکھوں میں شمار نہیں ہو سکتا۔

(۲) گورو کا سکھ کبھی برہمنوں سے نہ پوچھے کہ آج کون گرہ ہم پر ہے۔ اور نہ ہی برہمن کو اپنے گھر میں گھسنے دے۔ برہمنوں نے ہمارے گوروؤں کیساتھ اور خالصہ راج کیساتھ مکر و دغا فریب کیا ہے۔ ست گرو کا حکم ہے کہ میرا سکھ برہمن کو کبھی نہ مانے۔ اکال پرکھ (واہگورو) ہر گورو کا سکھ کسی دیوی دیوتا، قبر مندر کو نہ مانے۔ اور نہ کسی کے آگے سر جھکائے۔

گورو صاحب کا حکم ہے

رہنی رہے جو سکھ میرا ❊ وہ صاحب میں اس کا چیرا ❊ مہاراج فرماتے ہیں کہ جو میرا سکھ صرف مجھ پر ہی بھروسہ رکھے اور میرے حکموں کی تعمیل کرے وہ میرا مالک ہے۔ اور میں اس کا غلام ہوں۔ اس کے سب کام میں خود کروں گا۔ اور ہر ایک دکھ کشٹ میں سہارا کروں گا مگر جب یہ گئے برہمن کی ریت ❊ میں نہ کروں ان کی پرتیت ❊ فرماتے ہیں اگر یہ میرے حکم کے الٹ برہمن کی انیت رسم میں جاوینگے تب میں ایسے سکھوں کا بھروسہ نہ کروں گا۔ اسلئے گورو کے سکھ کہلانیوالو! صرف گورمت سے ہی سب کام کرو تاکہ گورو واہگورو صاحب خوش ہوں اور آپ ان کے بندہ ہیں +

पुस्तकालय गुरुकुल कांगड़ी

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ریاست نمبر ۲۷

1268

کارنامہ بھائی مہتاب سنگھ

ऋते ज्ञानान्न मुक्तिः
पुस्तक सं० ....
आगत सं० 96489 .....
ति० ... 7-8-2019
गुरुकुल ग्रन्थालय कांगड़ी

उर्दू संग्रह
1268
पुस्तक का नाम कारनामा भाई महताब सिंह
लेखक सरदार अमरसिंह
प्रकाशन वर्ष 1920
आगत संख्या 1268

سکھ ...

پبلشر ...

۱۹۲۰ء

قیمت ۱ر

تعداد جلد ۵۰۰

قیمت فی جلد

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کارنامہ بھائی مہتاب سنگھ جی

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

(۱)

ہمیں دُنیا کی کسی چیز سے الفت ہی نہیں
اہل دُنیا کو ہوس خاک کی پتلی ہے

آفرین ہے اُس قوم کے حوصلہ پر جس کے پیچھے شاہانِ ماضیہ ہاتھ دھو کر پڑے ہوں اور جس قوم کے نیست نابود کرنے کے لئے شہنشاہ ہند و دیگر طاقتوں نے منصوبہ باندھا ہو اور پھر بھی وہ ہمت نہ ہارے بلکہ اپنی ہستی کے قائم رکھنے میں کامیاب ہو۔ اکال پورکھ کی منظورِ نظر خالصہ قوم کو تباہ کرنے کیلئے شاہانِ زمن نے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ فرخ سیر نے تخت پر بیٹھتے ہی سکھوں کے خون سے ہاتھ رنگے۔ چن چن کر سکھ مروائے۔ بندہ بہادر کا بہت موت سے یہ خون کا پیاسا تھا۔ یہ بہادر آخیر دم تک ظالموں کے ساتھ مقابلہ کرتا رہا۔ آخر گرفتار ہو کر بمعہ سات سو سکھوں کے فرخ سیر کے سامنے پیش ہوا۔ شاہ دہلی اس نظارے کو ہیبتناک بنانا چاہتا تھا تاکہ اُن کا عزابوں سے انجام ہوتا دیکھکر کسی کو سکھوں کی مدد کا حوصلہ نہ پڑے اور صفحہ ہستی سے یہ حق پرست قوم غائب ہو جائے۔ حکم دیا گیا کہ ان سات سو کو سات یوم میں ایک ایک کر کے مارا جائے۔ لیکن قربان جائے عُشاق صادق کے۔ ایک دوسرے سے ہر روز صبح کے وقت جھگڑتے تھے کہ کون دوسروں سے پہلے جام شہادت پیئے۔ سو کی ضرورت ہوتی تھی تو کئی سو ہر روز سر دینے کیلئے تیار ہو جاتے تھے۔

... Singh Collection, Haridwar ... Gyaan Kosha

کیا قربان اپنا آپ حق پر حق پرستوں نے
شکل مشکلکشا کی دیکھنے کی آس کرتے ہیں

ان سات سو میں ایک بارہ سال کا بچہ تھا۔ اُس ماں ماستا کی ماری روتی پیٹتی شاہی دربار میں حاضر ہوئی اور عرض کی کہ جہاں پناہ! میرا بچہ نادان ہے۔ سکھوں نے ورغلا کر اس کو اپنے ساتھ ملا لیا ہے۔ معصوم بچے کو مذہب وغیرہ کا کچھ پتہ نہیں۔ مجھ بوڑھی پر رحم کریں اور میرے اکلوتے لختِ جگر کو آزاد کریں۔ سکھوں نے اُسے کسی طرح سے قابو کیا ہوا ہے۔ اور اب بیچارہ اُن کے ساتھ ہی عذاب کا شکار بننے لگا ہے"۔ بادشاہ نے حکم دیا کہ بچے کو چھوڑ دیا جائے۔ لیکن اکالی مذہب کے دل دادہ اس کشیر بچے نے تعجب کی نگاہ سے اپنی رہائی کو دیکھا۔ اور سنتریوں سے دریافت کرنے پر جب اُسے پتہ لگا کہ اُس کی ماں نے اُسے غیر سکھ بتا کر اس کی رہائی کرائی ہے تو بپھرہ ہوگیا۔ گورو گوبند سنگھ کے دُلارے کی غیرت نے جوش مارا۔ دربار میں پہنچا اور گرج بولا۔ فرخ سیر۔ ماں اب میری ماں نہیں رہی میری ماتا صاحب کوجی نے اپنی گود میری خاطر کردی ہے۔ مجھ سے بھی کم عمر لختِ جگر میری میری خاک بلی کر دیئے۔ میں اُس ماں کا سپوت ہوں جس نے چاروں صاجزادے دھرم پر قربان کر دیئے۔ اب جان ست گورو کے حوالے ہو چکی ہے۔ آج کے سوالی فہرست میں میرا نام بھی درج کرو۔ دل ست گورو کے چرنوں میں ہے۔ سر آپ بیشک تن سے جدا کردیں۔ جان بوجھ کر اُس فرقہ میں داخل ہوا ہوں میں پاگل نہیں۔ نادان نہیں۔ ست گرو نے مجھے دانائی بخشی ہے۔ ہاں اس مبارک

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

قوم میں شامل ہونے سے پہلے ضروری عقل کو قفل لگا ہوا تھا ÷

ماں نے بہت سمجھانے کی کوشش کی - بادشاہ نے بھی بازی کے کلمات کہے لیکن :-

ماں کیا جان بھی جاتی ہے تو جائے حق پر
یہ تو اس قوم میں اک رسم چلی آتی ہے

آزاد بچہ کی روح قفسِ عنصری سے اُسی دن پرواز کر کے اکال پرکھ کی جوت میں سما گئی ÷

یہ تو صرف ایک مثال ہے - اس بے مثل قوم کے سینکڑوں جانباز شہید کر دیئے گئے - کئی معصوم جانیں شہید ہوئیں - مقابلہ بھی صرف مغلوں سے نہیں تھا بلکہ ہندو بھائی بھی خون کے پیاسے بنے ہوئے تھے - تاریخ والوں کو پتہ ہے کہ مرہٹوں نے بھی سکھوں کی مدد کرنے کے بجائے اُلٹا اُن سے کئی جنگ کیئے - راجپوتوں کا راجپوتی خون تیغ اورنگ زیب کے سامنے خشک ہو چکا تھا - خالصہ سورماؤں کے چھوٹے چھوٹے گروہ میدان کارزار میں شاہی لشکروں کا مقابلہ کرتے اور اپنی جانیں ہتھیلی پر رکھکر ہزاروں کو تلوار کے گھاٹ پار اتارتے ہوئے جام شہادت پیتے رہے - لیکن شہیدوں کے خون میں خالق عجب طاقت بھر دی ہے جہاں پر ان کا ایک قطرہ خون گرے وہاں ہزاروں جانیں قربان ہونے کے لیئے تیار ہو جاتی ہیں - سنہ ۱۷ء سے لیکر اٹھارہویں صدی کے اخیر تک برا بر سال سکھوں کو چین نہیں آیا - ہر وقت پنجاب دربار کی فوجیں اور دربار دہلی کے لشکر اُن کے تعاقب میں لگے رہتے تھے - جہاں کہیں خبر ملی کہ ایک سکھ زندہ پھرتا ہے سینکڑوں سپاہی اُس کے گرد ہو جاتے اور شیرِ نر گرج کر جام شہادت پینے کو تیار ہوتے

جیسا کہ کبیر جی نے کہا ہے -

جس مرنے تے جگ ڈرے میرے من آنند ۔ مرنے ہی تے پائیے پورن پرمانند

(۲)

دُنیا کی تاریخ شاہد ہے کہ دھرم کبھی تلوار سے نشٹ نہیں ہو سکتا یہ ایسا پودا ہے کہ اُس کی ایک شاخ کاٹو تو سو شاخیں اُسی وقت پھوٹ اُٹھتی ہیں یہی خالصہ دھرم کا ہوا۔ جس پودے کو ست گورو نانک دیو جی نے بویا اور جس کی پرورش گورو گوبند سنگھ صاحب اکال پورکھ کے دس فرزندوں نے کی اُس پودے کو ظلم کی تلوار نہ کاٹ سکی ۔ جہاں ایک سکھ گرفتار ہو کر سخت عذابوں سے مروایا جاتا وہاں سینکڑوں اور نکل پڑتے ۔ آخر اُس وقت کی گورنمنٹ سکھوں کو ڈھونڈتے ڈھونڈتے تنگ آ گئی اور اعلان کر دیا کہ جو شخص کسی سکھ کا سر لائیگا اسّی روپے انعام پائیگا۔ اُس وقت کے اسّی روپے آج کے آٹھ ہزار کے برابر تھے غداروں کے منہ میں پانی بھر آیا۔ ہندو بھائی سکھ بھائی کا دشمن ہو گیا مسلمان پدر سکھ فرزند کو پکڑوانے کیلئے آمادہ ہو گیا اور یہ چال خوب چلی ۔ عزت اور دولت کے بھوکھوں کی چاندی ہو گئی ۔ خوب مالا مال ہوئے ۔ اور خالق کی مخلوق میں نفرت اتنی بڑھی کہ مشہور ہے کئی نام نہاد ہندو مسلمانوں نے اپنی عورتوں اور لڑکیوں کے سر بھی کاٹ کر نذرِ تسلیم پُر کرنے کی غرض پیش کئے کہ شاید سکھوں میں یہ بھی غلطی سے شمار کئے جاویں ۔ یہ اُن قوموں کی غیرت و حمیت کا حال تھا جو خالصہ قوم کو غارت کرنے پر تلی ہوئی تھیں ۔

شہروں میں خالصہ بھائیوں کی رہائش دشوار ہو گئی ۔ عزیز و اقربا کو چھوڑ جنگلوں اور صحراؤں کی راہ لی ۔ دنیاوی رشتہ داروں سے قطع تعلق کر

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

حقیقی رشتہ مذہب کے بھائیوں میں جا ملے۔ گروہ بن گئے اور یہ گروہ جہاں ان کو سر چھپانے کو جگہ ملتی وہیں جا گذارہ کرتے۔ اس عرصہ میں ظلم کمال پر پہنچ چکا تھا۔ قانون قدرت کا اثر ظاہر ہوا۔ ع

کوئی شے جو پہنچے بحد کمال
تو ہوتا ہے پھر اس میں اکثر زوال

اب دربار دہلی کی طاقت گھٹنے لگی۔ صوبے خود مختار ہونے لگے اور پنجاب میں بھی اس آتش النفاق کا اثر پہنچا۔ نادر شاہ نے ہندوستان کی دولت پر دندان طمع تیز کئے اور دہلی کے مال و متاع سے اونٹ خچر لاد لیے گھر لیے اغزنی کو لوٹا۔ نادر شاہ کے بعد احمد شاہ ابدالی نے ہندوستان کا رخ کیا۔ پہلے حملہ میں تو تیغ ہندی نے اُس کا منہ پھیر دیا لیکن دوسری دفعہ یہ کامیاب ہوا اور پنجاب اپنا صوبہ دار مقرر کر کے افغانستان کو واپس گیا لیکن پنجاب سے اس کے صوبہ دار کو نکال دیا گیا۔ اور اس علاقہ میں اتنی بدنظمی مچی کہ کبھی احمد شاہ کا والئے حکمران آتا اور کبھی تخت دہلی کا ناظم۔ اس عرصہ میں سکھوں کو کبھی کبھی شہروں میں آنے کا موقع ملتا۔

ان ہی دنوں کا ذکر ہے کہ سکھوں کا ایک گروہ بیکا نیر کے لق و دق میں پھرتا تھا۔ یہ حق کے پیار ظلم سے تنگ آ کر اس صحرا میں پناہ گزین ہوئے تھے۔ جہاں کھانے کو کچھ ملتا کھا لیتے اور جہاں کوئی ندی آ جاتی وہاں اپنی پیاس بجھا لیتے۔ گھر بار چھوڑے ہوئے عرصہ ہو گیا تھا۔ کبھی کبھی وطن کی یاد ستاتی تھی۔ لیکن مجبور تھے یاد بن رہتا تھا یا دنیا اور یہ جام وصل اکال پورکھ پی چکے تھے۔ ایک دن شام کے وقت چلتے

چلتے چلتے تھک گئے تو دور سے ایک گھنا بن دیکھ کر اس طرف رُخ کیا وہاں پانی کا بھی ذخیرہ تھا - اُتر کر گھوڑوں کو آرام دیا اور ہاتھ منہ دھو ست گورو کے یاد میں انتر دھیان ہو گئے - دہر اس کا دیوان لگا - اور سب نے ست گورو کے چرنوں میں اپنے دلوں کو جوڑ کر پاٹھ سُنا - پاٹھ کی سماپتی پر ارداس ہوئی - تارک الوطن خالصہ جی نے اکال پورکھ سے خالصہ جی کی اُچھیا " حفاظت " کی التجا کی گردوارہ کی حفاظت کے لئے بینتی کی اور آخیر سر سجدہ میں جھکا دیا ::

اور اس سے ابھی فارغ نہیں ہوئے تھے کہ دور سے ٹاپوں کی آواز سنائی دی - دل میں سینکڑوں شک گذرے کہ ممکن ہے دشمن ہو تو مقابلہ کے لئے تیار ہو جانا چاہئے - لیکن سواروں کے نزدیک آنے پر معلوم ہوا کہ دو سکھ گھوڑ چڑھے آ رہے ہیں - برادران - ملت کا درشن کر کے خوشی کی لہر سب کے دلوں میں پھیل گئی - فرط محبت نے جوش مارا سب نے اُٹھ کر ان کی آؤ بھگت کی واہ گورو جی کی فتح بلائی - اور ان سے وطن کا حال احوال پوچھنے لگے - پنجاب سے کوئی بھلی خبر تو کاہے کو آتی تھی - جو آتی تھی ایک دوسری سے زیادہ منحوس - لیکن اب کے جو برا نت سنا تو سناٹا چھا گیا - ان دو سکھوں نے ست گورو رامداس صاحب کے مقدس تیرتھ شری امرتسر جی کا حال جب سنایا تو لہو اُبلنے لگا - پتہ لگا کہ شری امرتسر جی اس وقت مسلمانوں کے قبضہ میں ہے اور مقدس ہرا تی شری ہر مندر صاحب میں سجائے گورو گرنتھ صاحب کے پرکاش اور گور بانی کے گائن ہونے کے ایک رنگھڑ افسر نے ڈیرہ جمایا ہوا ہے - اور رقص و سرود ہر وقت ہوتا رہتا ہے - وہاں ہر وقت یہی رونقیں بنی ہیں کہ سکھ

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اب بالکل تباہ ہو گئے۔ فقیر نانک کا لگایا ہوا درخت خشک ہو کر گر گیا!!
ان پر پوتوں سے رنگھڑ بہت خوش ہوتے ہیں اور بے فکری سے مقدس مقام
کی بے حرمتی کر رہے ہیں +

جب یہ خبر سنی تو اس چھوٹے سے گروہ کے چہرے مارے غصہ کے لال ہو گئے
آنکھوں کے سامنے وہ نظارہ آ گیا کہ جب خود گھوڑوں پر سوار نیم شب کو دربار
صاحب کے درشنوں کے لیئے سرکاری سنگینوں اور پہرے داروں کو چیر کر اشنان
کیئے تھے۔ ہاں اُس مقدس گوردوارہ کی بے حرمتی ہو جس کی تعمیر میں سچے
بادشاہ گورو ارجن دیو جی نے خود مٹی کی ٹوکریاں سر پر اٹھائی ہوں۔ جس میں
اُن کے مبارک سکھوں نے سیوا کی ہو۔ جس اکال بنگے میں شری گورو ہرگوبند صاحب
کے دیوان لگتے تھے اب وہاں تمباکو نوش غیر شخص خالصہ مذہب کو ٹھٹھے
مخول کر رہے تھے۔ اور پھر عین ہرمندر صاحب ناچ رنگ۔ برداشت کی
طاقت عنقا ہو گئی۔ گروہ کے لیڈر نے تلوار آبدار میان سے نکالی اور سونت کر
کھڑا ہو گیا۔ گرج کر کہنے لگا۔ بھائیو یہ بے عزتی سنکر ہمارا زندہ رہنا بے عزتی
کا جینا ہے۔ جب کہ ہمارے کعبہ کو ہین کی اس طرح بے حرمتی ہو رہی ہو اور کافر
اس مبارک استھان کو ناپاک کر رہے ہوں۔ آپ میں سے کوئی مرد میدان
ایسا نکلے جو مسے رنگھڑ کا سر کاٹ کر اس سنگت کے پیش کرے۔ ظالموں
کے ظلم سہتے سہتے اب لاچار ہو گئے ہیں کبھی کبھی انہیں اکالی تلوار کا شربت
بھی چکھانا چاہیئے +

جتھے دار کی اپیل پر بھائی متاب سنگھ جی اُٹھے۔ چہرہ سرخ تھا اور غصہ کے مارے
زیادہ بول نہیں سکتے تھے لیکن مستقل مزاجی سے اتنا کہا۔ خالصہ جی آپ اکال
پورکھ کے حضور ارداس کریں کہ مجھے اس سیوا کا مان پراپت ہو۔ ست گورو

CC-0. ... Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کی دیا اور سنگت کی بینتی کا بل دان حاصل ہو +
یہ سنکر سب نے ست سری اکال کا نعرہ مارا اور سب سکھوں نے کھڑے ہو کر بھائی مہتاب سنگھ جی کی اس مشن میں کامیابی کے لئے خلوص دل سے ارداس کی۔ بھائی مہتاب سنگھ جی کا دل چہار چند ہو گیا۔ ان کی حمائت کے لئے کئی اور سنگھ بھی تیار ہوئے۔ زیادہ کو بھیجنا نامناسب سمجھا گیا۔ اور بھائی مہتاب سنگھ جی ہمہ ایک اور سنگھ سورما کے شری امرت سر کو روانہ ہو پڑے۔ قافلہ نے ان کی واپسی کی انتظار میں وہیں قیام کیا۔

(۳)

شری امرت سر جی میں اس وقت رنگھڑوں کا راج تھا۔ سارے شہر کے گرد پہرے دار ہر وقت تاک لگائے پھرتے تھے کہ کہیں سے کوئی سکھوں کا گروہ آتا نظر آئے تو فوراً خبر کریں۔ شہر کے اندر بھی فوج کا ہی ڈیرا تھا۔ رنگھڑوں کے سردار مسّا نامی نے شہر کے عین درمیان سری ہرمندر صاحب میں دربار لگایا ہوا تھا۔ چاپلوسی خوشامدیں کرتے کرتے تھکنے میں نہیں آتے تھے۔ جی حضور! جی حضور! کی صدا ہو رہی تھی۔ شراب کا دور جاری تھا۔ مسّا خود پی پی کر بدمست ہوا بیٹھا تھا۔ اور خود غرض وزیر اپنا اپنا اُلو سیدھا کرنے کے لئے کان بھر رہے تھے۔ دور دور سے کنچنیاں منگوائی گئی تھیں۔ تاکہ رنگھڑ سردار کے عیش میں کوئی کمی نہ رہے۔ کوئی اس وقت مسے کے دل کی کیا کہے۔ خدا کا نام کبھی باپ دادا نے بھی نہیں سُنا تھا۔ ہاں شراب وکباب۔ رقص وسرود سے سروکار تھا۔ موت کا خیال کبھی خواب میں بھی نہیں آیا تھا۔ اگر کوئی اس وقت مسّے سے کہتا کہ حضور آپ نے بھی اس بستر راحت سے کوچ فرمانا ہے تو مسّا شاید آگ بگولا ہو کر کیا کچھ دبنا۔ بدست

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ہُوا ہُوا ہر قسم کے کُفر بک رہا تھا۔ دل میں خوشی کی لہر آئی کہنے لگا۔ ناچ اور
گانا شروع کرو۔ حکم کی دیر تھی۔ سارنگی طبلہ تیار پڑے تھے۔ طبلہ پر تھاپ
پڑی اور سارنگی والے نے جھوم جھوم کر اپنا فرض نباہا۔ خوش گلو کنچنیوں نے
الاپنا شروع کیا۔ تیر مژگان پھیر پھیر کر مسّے کی طرف جاتے تھے۔ اب مسّے
کی خوشی کا پیمانہ لبریز ہو گیا۔ اپنے آپ کو ہفت اقلیم کا شہنشاہ کہا۔ درباریوں
نے عرض کی دریں چہ شک۔ مسّا پھولا نہ سمایا +

اتنے میں دروازے پر کچھ شور سا سنائی دیا۔ چوبدار نے روکنے کی کوشش
کی لیکن شور بند نہ ہوا۔ مسّے نے غضبناک ہو کر پوچھا کیا شور ہے؟ دربان
نے عرض کی حضور ماجھے کے دو جاٹ خراج دینے آئے ہیں اور اپنی بیوقوفی
کی وجہ سے ہٹھ کرتے ہیں کہ خراج اور کسی کو نہیں دیں گے۔ حضور کے قدم مبارک
میں ہی دھریں گے۔ ان کو بہت روکا گیا مگر وہ کہتے ہیں کہ اپنے سردار کے
دیدار بنا اور خراج آپ کے چرنوں میں رکھے بنا ہم واپس نہیں جائینگے +
مسّے کی رعونت کا پارہ اب سو درجے تک پہنچ چکا تھا کہنے لگا کیا بات ہے
گنواروں کو آنے دو اُن کا تماشہ بھی دیکھا جائیگا۔ دونوں جاٹ اندر داخل
ہوئے اور اشٹانگ ڈنڈوت کی۔ لیکن مسّے کو نہیں۔ یہ سجدہ اُس طرف
تھا جہاں کسی زمانے میں گورو گرنتھ صاحب کا پرکاش ہوا کرتا تھا۔ درباری
جھنجھلائے لیکن مسّے نے اس کو جاٹوں کی بیوقوفی سمجھ کر قہقہہ مارا۔ خراج کے
بوجھ سے جھکے ہوئے اور آہستہ آہستہ درباریوں کنچنیوں کے درمیان سے
گذر کر جاٹ مسّے تک پہنچے۔ ٹھیکریوں کا ڈھیر آگے لگا دیا اور لمبی چادریں
جن کو اوپر اوڑھے تھے اتار کر پھینک دیں۔ معاملہ دگرگون ہو گیا۔ مسّے
کا رنگ فق۔ کنچنیاں چیخنے لگیں۔ سارنگی کے تار ٹوٹے۔ ایک ہی وار میں

CC-0. ... Singh Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

بھائی مہتاب سنگھ جی نے مسّے کا سر تن سے جدا کیا اور چادر میں لپیٹ دوسرے ساتھی کو اشارہ کر ست سری اکال کا نعرہ گجا کر مندر سے باہر سناٹے سے نکل گئے۔ درباری ڈر کے مارے اِدھر اُدھر دوڑتے رہے اور کئی ان شیروں کے ہاتھوں موت کا شکار بنے ؞

جوش عقیدت میں مست دونو سکھ سری ہر مندر صاحب کے باہر آئے اور جلدی سے گھوڑوں پر اسوار ہو لڑتے بھڑتے شہر سے باہر کو چلے جو سد راہ ہوا اُسے جام مرگ چکھایا ؞

تلوار کھینچ جب وہ نکلتے تھے جنگ کو — بلّی سمجھتے شیر کو بلّا پلنگ کو
آہن کو رانگ موم سمجھتے تھے سنگ کو — خنجر سے خاک و خون میں ملاتے ہنگ کو

میدان میں مارتے تھے عدو کو پکار کر
ہرگز نہ تھے وہ مارتے دشمن کو بے خبر

شہر میں کہرام مچ گیا۔ جب پتہ لگا کہ خود مسّے کو ہی لقمۂ اجل بنا گیا ہے۔ تو رنگھڑوں نے سر پیٹ لیا۔ گھوڑوں پر سوار ہو کر تعاقب کی ٹھانی سکھوں کے پکڑنے کو چند جاسوس رکھے تھے۔ اُنہیں بتایا اور حلیہ بتا کر پوچھنے لگے بتاؤ یہ کون شخص تھا۔ جاسوس آپس میں صلاح کر کے اسی نتیجہ پر پہنچے کہ ہو نہ ہو یہ بھائی مہتاب سنگھ میراں کوٹیے کی کارروائی ہے + فوج نے میراں کوٹ کو کوچ کیا۔ لشکر شاہی مدد کو آ گیا۔ یہ ٹڈی دل اس اکیلے شیر کے گاؤں کو روانہ ہوا ؞

گوش فلک بھی کر ہوا پاؤں کی چاپ سے
رستے غبار بن گئے گھوڑوں کی ٹاپ سے

دوسرے روز ماتے لشکر عظیم کو آتا دیکھ کر میراں کوٹیوں کے دل

ٹل گئے۔ کانپتے کانپتے شہر سے باہر آئے۔ افسر فوج نے حکم دیا کہ مہتاب سنگھ کو پیش کرو۔ سب نے ہاتھ جوڑ کر عرض کی کہ حضور مہتاب سنگھ کو یہاں آئے ہوئے کئی سال ہو گئے ہیں۔ افسر نے کہا تم سب جھوٹ بولتے ہو مہتاب سنگھ اس رات یہاں تھا۔ بتاؤ اب وہ کدھر گیا۔ نہیں تو سب کو مروا دیا جائیگا۔ بیچارے دیہاتیوں پر مصیبت آئی۔ خوب جستجو کی۔ پتہ لگا کہ سچ مچ بھائی مہتاب سنگھ رات کو گاؤں میں تھے لیکن سویرے ہی گھوڑے پر سوار کہیں روانہ ہو گئے۔ افسر نے وہیں ڈیرے ڈال دیئے۔ اور انتظام کے خیال سے پوچھنے لگا اور کوئی سکھ یہاں ہے تو حاضر کرو۔ ان دنوں آبادی میں سکھوں کا کیا کام۔ اس طرف سے بھی مایوس ہو کر اس نے کہا کہ اگر بھائی مہتاب سنگھ کا کوئی رشتہ دار ہے تو اسے حاضر کرو۔ پتہ لگا کہ بھائی جی کا ایک شیر خوار معصوم بچہ ہے۔ بچہ کی ماتا کچھ عرصہ ہوا گورو پوری کو رحلت کر گئی تھیں اور بچہ ایک مائی کے سپرد تھا۔ اس وقت وہ مائی بمعہ بچہ کے غائب تھی۔ تلاش کو چاروں طرف سپاہی بھیجے گئے گاؤں سے پانچ میل کے فاصلہ پر بد نصیب مائی کو سپاہیوں نے جا پکڑا اور معصوم بچہ کو تلوار مار کر انتظام کے جوش کو ٹھنڈا کیا۔

انہیں کچھ رحم بھی آتا ہے یا رب وقت خونریزی
چھری جب حلق عاجز پر رواں جلاد کرتے ہیں

بھائی مہتاب سنگھ کی تلاش میں جو دستہ بھیجا گیا تھا وہ ناکام واپس آیا لیکن اس معصوم بچے کے سر کو لیکر فتح کے شادیانے بجاتی ہوئی گکھڑوں کی غازی فوج نے امرت سر کی طرف کوچ کیا۔

(۴)

وہیں پر خون شہیدوں بہا دیتی ہے
آتشِ ظلم و ستم قہر جہاں پاتی ہے

اس طرح پر آتش ظلم کو بجھانے کے لئے اُس معصوم کا خون قدرت نے بجھایا۔ اب بھائی مہتاب سنگھ جی کی سُنئے۔

دن رات ایک کر کے لگاتار سفر کرنے کے بعد بھائی صاحب اپنے برادران ملت کے گروہ میں جا ملے۔ ان کو مل کر جو خوشی خالصہ جی کو ہوئی کہنے سے باہر ہے۔ ایک ایک نے فرطِ محبت سے اُنہیں بغل گیر کیا۔ خوشی کے آنسو بہائے پھر دیوان لگا کر شبدوں کی گھنگھور ہوئی۔ اُن کے جوشِ محبت کی انتہا نہیں تھی۔ رہراس کا پاٹھ ہوا۔ پاٹھی نے پڑھا۔

ہمرے دُشٹ سبھے تم گھاؤ ہو — آپ ہاتھ دے مجھے بچاؤ ہو
مو پہ چھیا نج کر دے کرلئے — سب بیرن کو آج سنگھر یئے
سیوک سِکھ ہمارے تاریہہ — چُن چُن شترو ہمارے ماریہہ

گورو گوبند سنگھ صاحب کے کلام میں عجب تاثیر ہے۔ نامرد کو مرد بنانے والی۔ بزدلوں کو شیروں سے مقابلہ کرانے والی۔ چڑیوں کو بازوں سے لڑانے والی اکالی بانی کا پاٹھ ختم ہوا۔ ارداس ہوئی اور ویروں نے پنتھ کے والی کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا۔

یہ صرف ایک واقعہ آپ کے پیش کیا گیا ہے۔ لاکھوں اور ایسے ہوئے جن میں سے چند کے کارنامے سکھ تواریخ کے صفحوں کی زینت ہیں۔ اور باقی کا نشان صفحۂ ہستی سے مٹ گیا ہے۔ لیکن اُس سچی درگاہ میں ان کی عزت ہے۔ لوگوں کو ان کے نام تک بھول گئے لیکن جس کی خاطر انہوں نے سر قربان اُس کی گودی میں اب اُن کا

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سرہے ؞

پنجاب کی ساری زمین اور خاصکر امرت سر کا ضلع شہیدانِ خالصہ قوم کے خون سے رنگا ہوا ہے۔ یہ اُس خون کا اثر ہے کہ ہم جیتی جاگتی قوموں میں شمار ہوتے ہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ ایسے کارناموں کو سُننا اور اُن پر عمل کرنا تو درکنار۔ ایسے شہیدوں کے نام تک بھی ہم بھول گئے ہیں۔ خواب غفلت سے جگانے والے شہیدانِ قوم کے جیون چرتر اور اُن کی شہادت کے واقعات نتیجہ خیز سبق ہیں۔

آؤ۔ بھائیو۔ خواب غفلت سے جاگو اور ناہنجار عادتوں کو تلانجلی دیکر اپنے بزرگوں اور قوم کے شہیدوں کے واقعات کو پڑھو اور اُن کے نقش قدم پر چل کر ہر دو جہان کی سرخروئی حاصل کرو۔

جب تک زمین کو ہو قیام آسمان تلے
دیگ اور تیغ خالصہ کی تب تلک چلے

n Kosha

पुस्तकालय
गुरुकुल कांगड़ी

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

Kosha

ایک اونکار ست گور پرشاد

ٹریکٹ نمبر ۲۰

1269

1269 उर्दू संग्रह

पुस्तक का नाम: [illegible]

लेखक: सिख ट्रैक्ट सोसायटी लाहौर

प्रकाशन वर्ष: 1920

आगत संख्या: 1269

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

१५४१

فہرست مضامین

		صفحہ
۱	ضروری عرض	۲
۲	سکھی صدق	۳
۳	ہمالیہ کوہ کی چوٹیوں سے بلند تر ہے خیال تیرا	۴
۴	ماتا دھرت مہت	۴
۵	صاحبزادوں کا ظالم نواب کو جواب	۵
۶	بہ مثل کنول پانی ہیں مگر پانی سے باہر تھا	۶
۷	نت خالص سنگھے بھروسے خالصہ کی شان ہے	۸
۸	گورو گوبند سنگھ جی کا بھائی منی سنگھ کو اُپدیش	۱۰
۹	شہادت دھرم بیر مادرِ وطن کی فریاد	۱۲
۱۰	خوبصورت موت	۱۳
۱۱	دھرم کی آڑ میں بندوں کو نہ شکار کرے	۱۵
۱۲	ہماری حالت	۱۵

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ایک اونکار ست گور پرشاد

ضروری عرض

سکھ ٹریکٹ سوسائٹی لاہور کا مقصد صرف ست گورو نانک جی کے اکالی مذہب کا غیر پنجابی زبانوں میں ٹریکٹوں کے ذریعہ پرچار کرنا ہے۔ اور اس مقصد کو مدِ نظر رکھ کر یہ نظمیں آپ کے پیش کی جاتی ہیں۔ نظمیں اکثر چیتن جی کی ہیں جن کا کلام سکھ اخباروں کے ذریعہ شائع ہو کر مقبول عام ہو چکا ہے۔ ایک نظم "خالص" جی کی ہے۔ ہر ایک نظم میں خالصہ سپرٹ کی جھلک دکھائی پڑتی ہے۔ اور اس لحاظ سے سکھ خیالات کو اردو لباس پہنانے کی کامیاب کوشش کی گئی ہے۔

ایسے اصحاب کی اشد ضرورت ہے جو کہ سکھی خیالات کا بذریعہ اردو نظم و نثر کے پرچار کر سکیں۔ بڑی خوشی کی بات ہے کہ انگریزی دان اصحاب نے ٹریکٹ لکھ کر سوسائٹی کی حوصلہ افزائی کی ہے۔ لیکن باوجود کئی دفعہ عرض کرنے کے کوئی بھی خالصہ جی ایسے نہیں نکلے جو کہ سکھی خیالات کے متعلق اردو زبان میں کوئی ٹریکٹ لکھ کر دے سکیں۔

ان نظموں میں سے اکثر خالصہ اخبار لاہور میں شائع ہو چکی ہیں اور ہم سردار ہرچند سنگھ صاحب مالک اخبار کے مشکور ہیں جنہوں نے ان کو ٹریکٹ کی شکل میں دوبارہ شائع کرنے کی اجازت دی ہے

لاہور
۱۵ اکتوبر سنہ ۱۹۱۹ء

داس
سیکرٹری سکھ ٹریکٹ سوسائٹی لاہور

سِکھی صِدق

جنہیں ہے صدق سکھی میں وہ کب فریاد کرتے ہیں
مصیبت اور آفت میں گورو کو یاد کرتے ہیں

نگاہِ دنیوی دیکھے دھرم کو پھولتا پھلتا
بمثلِ تخم اپنے آپ کو برباد کرتے ہیں

حقیقت کے ہیں متوالے پئے امرت کے ہیں پیالے
عجیب المست ہیں کہ دوسروں کو شاد کرتے ہیں

مقدم پریم ہے یکساں کہ سمجھیں خلق میں خالق
پیاسے دشمنوں کی یدھ میں امداد کرتے ہیں

مبارک ہیں وہی بندے جو دنیا میں لگے دھندے
لڑائی میں تباہی میں گورو کو یاد کرتے ہیں

نہ بلڈنگ ہے نہ خیمہ نہ چپاتی نہ چبینہ ہے
اسی ویران حالت میں دل اپنا شاد کرتے ہیں

سہائی سب جگہ سب کو ملے ہے سادھ سنگت میں
انہیں کے ساتھ ہے ہر دم جو اسکو یاد کرتے ہیں

کیا قربان اپنا آپ حق پر حق پسندوں نے
شکل مشکلکشا کی دیکھنے کی یاد کرتے ہیں

وہی رہبر ہے بھولوں کا وہی حافظ ہے سنتوں کا
اسی کے حکم سے ہم زیبِ تن فولاد کرتے ہیں

نہیں دنیا میں ملتا کوئی ہم سا کِرت گھن یہ جیتن

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

جو رکھشک ہیں ہمارے ہم اُنہیں برباد کرتے ہیں

ہمالیہ کوہ کی چوٹیوں سے بلند تر ہے خیال تیرا
سُمیر پربت کی کندروں میں چمک رہا ہے جلال تیرا
جہان کو چھوڑ کر گئے جو گپھا میں تنہے پڑے ہوئے تھے
ہلا ہلا کر جگایا تُو نے یہ کام ہے بے مثال تیرا
محال سمجھے ہوئے تھے جنت جہاں میں رہتے ہوئے ملیگی
جھکا دیا سر اُنہوں نے اپنا جو دیکھ پایا کمال تیرا
عرب کے ذرے بتا رہے ہیں تیری حقیقت جتا رہے ہیں
کہ نور سے ہو گئے منور جنہوں نے دیکھا جمال تیرا
دِکھایا مُسلم کو راہِ صادق بتایا ہر سُو خدا ہے موجود
پھرایا چشم زدن میں کعبہ کمال ہے لازوال تیرا
پیار کا بیج بو گیا تو لڑی میں چیتن پرو گیا تو
زمین تیری زمان تیرا اکاش تیرا پتال تیرا

ماتا دھرت مہت

گئی ماتا دھرت یہ ایک دن دُکھڑا سُنانے کو
عرض کی جوڑ کر دونوں۔ میں آئی ہوں بُلانے کو
اگرچہ آپ نے باندھا ہُوا ہے تارِ اُلفت میں
اِسی سنتوش نے دھارن کیا سارے زمانے کو

دھرم میرا بھی ہے اِن کو کھلاؤں رات دِن لیکن
پتاجی ہو رہا جو کچھ ہے۔ آئی ہوں بتانے کو
دہر میں دہریہ پن کی سُریں ہیں جا بجا نکلیں
سُنا میں نے نہیں مُدت سے وحدت کے ترانے کو
یہہ پر اوپکار کو کہتے علامت ہیں جہالت کی
یہ سب پیدا ہوئے ہیں غرض ہی کا گیت گانے کو
بھلا اب اپنی چھاتی پر لٹاؤں کس طرح ان کو
یہ کافر ہو گئے تیار میرے بیچ کھانے کو
کیا تھا آپ نے وعدہ پڑینگے چرن سنتوں کے
یہ ظالم کس طرف سے آ گئے میرے دبانے کو
اگر یہ ٹھیک ہے کہ کرت گھن جیسے ہی مرتے ہیں
تو اے ست گور نہیں تیار میں پتھر اُٹھانے کو
دیا ہے آپ ہی بندھو سہاگ دین دُکھیا کے
کہا تھا آپ نے آڑے ہیں آؤ گے بچانے کو
کہا داتار نے ہو جائیگا تیرا بہت قائم
نہ گھبراؤ ابھی چیتن گورو نانک ہیں آنے کو

صاحبزادونکا ظالم نواب کو جواب

یہہ اجل سر پہ ہر اک شخص کے منڈلاتی ہے
ساری مخلوق غذا ہے یہ قضا کھاتی ہے
کوئی آگے کوئی پیچھے ہے رواں سارا جہاں

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آبِ دریا کی طرح خلق بھی جاتی ہے
ہمیں دُنیا کی کسی چیز سے اُلفت ہی نہیں
اہلِ دُنیا کو ہوس خاک کی تڑپاتی ہے
کیوں ڈراتے ہو عبث موت کی دھمکی دے کر
ہمیں اس خالق و مالک کی رضا بھاتی ہے
واں کیا جان بھی جاتی ہے تو جائے حق پر
یہ تو اِس قوم میں اِک رسم چلی آتی ہے
وہیں پر خُون شہیدوں کا بہا دیتی ہے
آتشِ ظلم و ستم قہر جہاں پاتی ہے
تیری تدبیر سے بنتا ہے مقدّر تیرا
تیری تقصیر ہی پیغامِ فنا لاتی ہے
پردۂ غیب سے ظاہر ہو حقیقت چیتن
ظالموں ستم شعاروں پہ غضب ڈھاتی ہے

یہ مثلِ کنول پانی میں مگر پانی سے باہر تھا

از چیتن

نحوست اور ظلمت کی گھٹا جب چھا گئی سر پر — تو تاریکی میں ہم چپکے پڑے دبکے رہے گھر پر
ریاضت اور وصلِ حق ہوئے موقوف جب زر پر — اُچھل کر خیر مقدم کو تباہی آ گئی در پر
بھلایا تت خالص کو پڑے پتھر مقدّر پہ
ہوا تقسیم ٹکڑوں میں گرا شیشہ جو پتھر پہ

ہوا ایسی چلی مُردہ ہوئے دل زندہ قالب ہیں ہوا وہ منقطع رشتہ جو تھا مطلوب طالب میں
روا مغلوب پہ پھیرا جو آیا طبع غالب میں لگا قصہ ختم ہونے پڑی جنبش جہان لب میں

ہزاروں دیکھ کر تلوار بے ایمان ہوتے تھے
بہت تھوڑے تھے جو کہ دھرم پر قربان ہوتے تھے

اضافہ ظلم کا لازم ہوا مذہبی اشاعت میں سبیلِ حق شناسی ہو گئی تبدیل وحشت میں
دھرم چھوڑو تو دُنیا میں پڑے تھے سخت آفت میں کٹھن تھا سانس لینا دم گھُٹا جاتا تھا وحشت میں

دُکھی ہو ایک دن آخر گورو دربار میں آئے
تقاضا تھا حقیقت کا سچی سرکار میں آئے

نگاہِ پاک نے دیکھا جسے مضطر نظر آیا سنی جب داستانِ رنج دل اپنا بھی بھر آیا
دھرم ہے جا رہے نہ خالی کوئی دروازے پہ آیا مہا پُرشوں کے جیون میں یہی ہے اکثر دکھ آیا

دُکھی تو غیر بھی ہے مستحق امداد عالی کا
یہاں تو باغ ہی اُجڑا چلا جاتا ہے مالی کا

یہ فرمایا کہ جب تک سانس تب تک آس ہوتی ہے مگر یہ زندگی زندہ دلوں کے پاس ہوتی ہے
عنایت ستگورو نے جن کو بخشی خاص ہوتی ہے اُنہیں کے پاس سچا سودا سچی راس ہوتی ہے

پیارا ہے وہی جو چمکتی تلوار میں آئے
سرِ تسلیم خم ہے جو مزاجِ یار میں آئے

اگرچہ بہت ہی ڈھونڈا نہ پایا ایک لاکھوں میں گو ظاہر تھا کہ سب میں ہے سمایا ایک لاکھوں میں
نکالا ڈھونڈ کر خالص جو پایا ایک لاکھوں میں سچا پایا خالصہ پورن قرار پایا ایک لاکھوں میں

سُنی جب گرج شیروں کی دہل کر اہلِ دل بھاگے
ہوئی محشر بپا ایسی کہ قبروں سے نکل بھاگے

کوئی جنڈی کا چیلا تھا کوئی مانے تھا پیروں کو سبھی پیٹے چلے جاتے تھے اُن ٹیڑھی لکیروں کو

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

بتایا تونے رہبر جبکہ تیغ و تبر و تیروں کو　　عمل کیسا تھا ہی اپنے کیا قائم نظیروں کو
زرہ بکتر کو جب پہنا ہوا اظہار شکتی کا
تو پُتلا تھا شجاعت کا تو تھا اوتار شکتی کا

بتایا تونے دولت کی نہیں حاجت فقیروں کو　　وہ کنکر ہی سمجھتے ہیں زمرد لعل و ہیروں کو
جلاتی ہے ہوس کی آگ ہر لمحہ امیروں کو　　جو دولت کے لئے ہیں بیچتے پھرتے ضمیروں کو
ندی میں پھینکنا کنگن اشارہ تھا اسیروں کو
نجات ابدی گر چاہو پرے پھینکو زنجیروں کو

تو گذرا اسطرح سے کر گیا روشن زمانے کو　　مشعل نور حقیقت تھا راہ صادق دکھلانے کو
تو رہبر بن کے آیا ہند کی بگڑی بنانے کو　　کیا قربان سب کچھ دین دکھیوں کے بچانے کو
امیری میں بھی تھا بیشک فقیری کا بھی ماہر تھا
بمثل کنول پانی میں مگر پانی سے باہر تھا

تت خالص کے بھرے سے خالصہ کی شان ہے

تو دیا یک کو سے لیکر ہے ریزہ سنگ میں　　شجر میں اور برگ میں، ہر پھول میں ہر رنگ میں
جوش میں تیری جھلک موجودگی اُمنگ میں　　منزل مقصود میں اور پہنچنے کے ڈھنگ میں
گو نظر آتا نہیں شامل صلح میں جنگ میں
بے نشاں تیرا نشاں پایا تو سادھو سنگ میں

ہو گیا جس دل میں انجھو وہیں پرکاش ہے　　تت کا پانا حقیقت میں اودیا ناش ہے
دھن ہے وہ آتما جو اس میں بھی نرانش ہے　　دھن ہے جسکو حقیقی جستجو تلاش ہے
رنج و غم مطلق نہیں گرچہ کلیجہ پاش ہے

گُھمے سے سرہر جیسے صد آفریں شاباش ہے

بیٹھکر سنت سنگ میں تیرے ہی گن گایا کریں — آپ سُن پایا کریں اوروں کو جتلایا کریں

شبد میں کھو جایا کریں۔ اور تت کو پایا کریں — عہد پر۔ ایمان پر۔ قربان ہو جایا کریں

اِس جہاں فانی میں یُوں ہم دِلکو بہلایا کریں

آبرو مٹنے سے پہلے آپ مِٹ جایا کریں

عنصروں کے جسم کو مٹی کی ڈھیری مان لیں — ساری حرکت ساری قدرت فقط تیری مان لیں

دین دُکھیوں کے لئے مرنا دلیری مان لیں — زندگی اور موت کو جوگی کی پھیری مان لیں

حکم کے باندھے چلے آئے حکم میں جائینگے

حکم میں لکھا ہُوا جو کچھ ہے سکھ دُکھ پائینگے

کیا کہیں کُچھ حکم کی نسبت کہا جاتا نہیں — کہنے سے باہر تھا وہ کتھن میں آتا نہیں

انت والا لاکھ ڈھونڈے انت کو پاتا نہیں — بات لمبی خورد مُنہ کہتے بھی شرماتا نہیں

نور کل موجود سب میں ہے نظر آتا نہیں

پریم پُورن کے بنا اس کو کوئی پاتا نہیں

حکم سے شکلیں بنیں اور حکم سے سانچے بنے — حکم سے ہی چاند سورج اور ستارے بنے

حکم سے پاتال پرتھوی مختلف کرتے بنے — حکم سے پہاڑیاں چٹان اور ذرّے بنے

حکم سے برہمانڈ سارا۔ حکم میں بگڑے بنے

حکم میں آئے کبھی ٹھیرے۔ کبھی چلتے بنے

حکم سے انسان اور حیوان سب پیدا ہوئے — حکم سے اُونچے چڑھے اور حکم سے نیچے گرے

حکم سے آواگون میں بھرمتے پھرتے رہے — حکم سے کوئی ہمیشہ کے لئے بخشے گئے

حکم سے باہر نہیں۔ سب کچھ ہے اندر حکم کے

حکم میں رہ کر کریں طے زندگی کے مرحلے

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

بو مُجھنا ہے حکم والے کا خودی کو چھوڑ دیں — سب جگہ بھرپور ہے خشکی تری کو چھوڑ دیں
کام ہو نشکام ہو۔ نیکی بدی کو چھوڑ دیں — دن کٹیں مقصود ہو سوکھی ہری کو چھوڑ دیں
بے غرض خدمت کریں کھوٹی کھری کو چھوڑ دیں
زیب تن فولاد ہو سیم و زری کو چھوڑ دیں

تت ہے اور ست ہے یعنی تیار تھ گیان ہے — "تت خالص کے بھروسے خالصہ کی شان ہے"
یہ شری گورمکھ واک ہے یہ دین ہے ایمان ہے — زندگی کی زندگی اور جان کی بھی جان ہے
مست اور بے خوف ہو یہ سنگھ کی پہچان ہے
جگت ہو بے خوف چیتن سب سے بڑھکر دان ہے

دسم بادشاہ گورو گوبند سنگھ جی مہاراج کا
بھائی منی سنگھ جی کو اُپدیش

جب پیارے منی سنگھ نے کھنڈے کا امرت چھکا
ہو گئی تسکیں دل میں پریم کا دورہ ہُوا
مُول منتر ایک ہے گورسکھ کو سمجھا دیا
ایک ہی اونکار نے سارا پسارا ہے کیا
ایک سُورج کی شعائیں جابجا پھیلی ہوئیں
جس طرف دیکھو فقط اِک نُور ہے جلوہ نُما
ست گورو نے کہہ دیا تحقیق سچّا نام ہے
لے لیا جس نے سہارا موت کے مُنہ سے بچا
ہو گئے لاکھوں کروڑوں ہی فنا ہو جائینگے
ایک لافانی ہمیشہ سے چلا آیا خدا

سب بدل جاتے ہیں لیکن وہ بدلتا ہی نہیں
ایک ہے غیر از تبدّل واہگورو پرماتما

پھول کو دیکھو ذرا پتے کو دیکھو غور سے
واہگورو تو دمن ہے نکلے یہی مُنہ سے صدا

مان لیگا مغز بھی اور دِل بھی کرلیگا یقین
ایک کرتا پُورکھ ہے جس نے دیا عالم بنا

غیر جب کوئی نہیں تو خوف پھر کس کا اُسے
ہر جگہ موجود ہے نِردَیر نِربھَو آتما

کال ہین کلا سنجگت اکال کہتے ہیں اُسے
یہ قضا کچھ بھی نہیں۔ جو کچھ بھی ہے اُسکی رضا

جنم مرن ہِین کہتے ہیں اُجونی بھی اُسے
ازلی و ابدی ہے جس کی ابتدا نہ انتہا

خُود بخود ظاہر ظہور از خُود اکالی نُور ہے
ہو گیا جس کو علم بننا بگڑنا نہ رہا۔

اے پیارے پریم سے خدمت کرو بھگتی کرو
پریت سے ہی سادھ سنگت کے کرو برتن صفا

دھرم کو پالن کرو دھارن سدا سنتوکھ کو
ہیں اُسی کے ہی بھروسے یہ کھڑے ارض وسما

جوگ کر پرماتما کے ساتھ ہے بہتر یہی
کوئی بھی تیرا نہیں اِسکے سوا ہے دُوسرا

صاف دل خانہ خُدا کہتے ہیں ہر مندر اسے

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پاک دل کرتے نہیں بابا کبھی جور و جفا
جو اُسے منظور ہے وُہ ہی ہمیں پروان ہے
وُہ جو کرتا ہے بھلا ہم بھی کریں ہوگا بھلا
نیک مقصد ہے یہی تحقیق منزل ہے یہی
بچھڑلے رستہ یہی جیبتن ہے اِس مقصود کا

شہادتِ دھرم بیر مادرِ وطن کی فریاد

مقدر تو گراتا ہی رہیگا پست حالوں کو
کبھی تو گردشِ دوران کریگا ٹھیک چالوں کو
عجب محرُوم قسمت ہوں نہ مرتی ہوں نہ جیتی ہوں
ہوئی در گور زندہ سوچتی مُردہ خیالوں کو
مصیبت اور آفت میں رہی مشغول ماتم میں
نہیں موقع مِلا دھونے کا خاک آلُودہ بالوں کو
میرے فتح سنگھ و زور آور دِئے دِیوار میں گڑوا
فلک کب تک چلائیگا میری چھاتی پہ بھالوں کو
گرا کوہِ ستم یہ ٹوٹ کر کیوں بے گناہوں پر
مٹایا کِس لئے سب سے محبت کرنے والوں کو
میرے نُورِ نظر گھر کے اُجالے راہ کی قندیل
نہیں معلوم کیوں بیٹھے ہیں اوڑھے خاکی شالوں کو
منع ہے سانس لینا دہر میں معصوم بچوں کو

جلایا بند بھٹی میں نرم رُوئی کے گالوں کو
بہت چھانی ہے مَیں نے خاک جنگل کی پہاڑوں کی
نہیں پایا کہیں بھی گوھر نایاب لعلوں کو
ہیں دوڑی دھوپ میں آئی ہُوا جوشِ جنوں غائب
گری گھائل یہاں پہ دیکھ لے پاؤں کے چھالوں کو
نہیں طاقت بیاں کی اور کیا آگے کہوں چینتن
پھری سرہند سرگردان روتی نونہالوں کو

خُوبصُورت مَوت

اہل دُنیا کی نظر میں موت دہشتناک ہے
جابر و جلاد ہے بے رحم ہے سفاک ہے
سارے عالم میں اسی قہر و قضا کی دھاک ہے
اجل کے ہاتھوں کروڑوں کا کلیجہ چاک ہے
دینداروں کے لئے یہ فعل عبرت ناک ہے
خاک میں ملنا اسے آخر یہ مشتِ خاک ہے

آج جو پیدا ہؤا ہے مر بھی جائے گا کبھی
اور جو مرجائیگا وُہ پھر بھی آئے گا کبھی
بیج بویا ہے اگر تو ثمر لائے گا کبھی
اپنے اعمالوں کا بدلہ آپ پائے گا کبھی

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

نہ ہمیشہ کے لئے اِس دارِ فانی میں رہے
یوں بدلنا رنگ دَورِ آسمانی میں رہے

وقت پر تبدیلیاں ہوتی رہیں گی بالضرور
رنج و غم ہوگا کبھی ہوگا خوشی سے پُرسرور
اِس جوانی کا بڑھاپا توڑ دیتا ہے غرور
بعدِ پیری مرگ ہی مشہور ہے نزدیک دُور
لازمی ہے بات جو اُس کا اندیشہ کیوں کریں
صدق پر قائم رہیں چاہے جئیں چاہے مریں

بُزدلوں کی موت سے ہوتا ہے قوموں کا زوال
جابجا ڈرپوک پن کا پھیل جاتا ہے خیال
یعنی وقتِ مرگ جن کے رُخ پہ ظاہر ہو ملال
اُن کی نسلوں کا زمانے میں بُرا ہوتا ہے حال
اہلِ دل کی موت سے پیدا ہوں دِل والے دلیر
ملک کی اور قوم کی تقدیر کو دیتے ہیں پھیر

دھرم کی آڑ میں بندوں کو نہ شکار کرے

صفائی لاکھ کرے غسل بار بار کرے
ہزار پُوجا کرے پاٹھ بھی ہزار کرے
ہزار عابد و زاہد پرہیز گار بنے
کروڑ صوفیوں میں آپ کو شمار کرے
یہ حیلہ سازیاں ہیں ساری لغو اور فضول
اگر نہ خلقِ خُدا سے بشر پیار کرے
وہ بارگاہِ الہی میں ہو سکیگا قبول
جو بیکسوں کے لئے مال و جان نثار کرے
اگر ہے مرنا تو آجائے پنتھ میں ورنہ
دھرم کی آڑ میں بندوں کو نہ شکار کرے

ہماری حالت

(از خالص)

دشمن رہے گا کب تک تو آسماں ہمارا
کب تک رہیگا جاری آہ و فغاں ہمارا
کیسے ضبط الم ہو شعلے بھڑک رہے ہیں
تن من جلا رہا ہے سوزِ نہاں ہمارا
قسمت کی گردشوں سے جائیں کہاں نکلکہ

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

چکر میں ہے فلک کے نام و نشاں ہمارا
دِل میں ہزار ارماں نِکلی نہ ایک حسرت
شادی نہیں تو کیوں ہو دل شادماں ہمارا
ہستی دکھا رہی ہے آثار نیستی کے
مٹنے کو تھا جہاں سے نام و نشاں ہمارا
اُلفت تمیز و راحت مفقود ہے شقاعت
دشوار ہو گیا ہے جینا یہاں ہمارا
کیوں اِنقلاب عالم مٹی اُڑا رہا ہے
رہنے بھی دے جہاں میں کچھ تو نشاں ہمارا
اس گردشِ فلک پر حق کی تمیز چھوڑی
نا مہرباں ہوا وہ مہربان ہمارا
آنکھیں لگی ہیں جس پر لیگا خبر ہماری
راحت نشاں ہمارا دین و ایمان ہمارا
قائم ہے جسکے دم سے خالص دھرم کی ہستی
اس کے ہی ہے سہارے عِلمی نشاں ہمارا
سب کا پتا ہے سنگور رکھیگا ہاتھ دے کر
کھولے گا راز خالص وہ راز داں ہمارا

पुस्तकालय
गुरुकुल कांगड़ी

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سکھ ٹریکٹ سوسائٹی لاہور

کا مُدعا غیر پنجابی زبانوں میں ستگورو نانک صاحب کے مقدس مشن کا پرچار کرنا ہے۔ یہ بیسواں ٹریکٹ آپ کی خدمت میں حاضر ہے۔ اٹھارہ ٹریکٹ انگریزی میں شائع ہو چکے ہیں جن کے لکھنے والے قوم کے لائق فائق ودوان مثلاً پروفیسر جودھ سنگھ ایم۔اے۔ پروفیسر تیجا سنگھ ایم۔اے سنت تیجا سنگھ ایم۔اے۔اے۔ایم۔ سردار سردول سنگھ کویشر بی۔اے۔ بھگت لکشمن سنگھ صاحب ایم۔آر۔اے ایس وغیرہ ہیں۔ ایک ٹریکٹ اُردو کا "پریم کی عظمت" از سردار بدھ سنگھ صاحب بی۔اے بی ٹی شائع ہو چکا ہے سوسائٹی آپ سے سرپرستی کی توقع رکھتی ہے۔

مکمل فہرست ٹریکٹ ہائے پتہ ذیل سے طلب فرمائیں

سکرٹری سکھ ٹریکٹ سوسائٹی۔ لاہور

CC-0 ... Singh Collection, Handwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

1270

تھیوزافیکل سوسائٹی

امرت کا گھونٹ

उर्दू संग्रह
1270
पुस्तक का नाम थ्योसॉफिकल सोसायटी
लेखक लाँछू राम अमृत साहब
प्रकाशन वर्ष 1894
आगत संख्या 1270

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

تھیوزافیکل سوسایٹی کے متعلق اطلاع عام

غرض تھیوزافیکل سوسایٹی کی قایم ہونیکی یہ ہے کہ (۱) قایم کیا جاوے ایک مرکز یونیورسل برادر ہُڈ انسانیت کا بلا لحاظ رنگ یا نسل یا استری یا پُرش کے یعنی ایک مرکز جسپر جمع ہو کر کُل انسان یہ سمجھین کہ ساری نوع انسان کے اصلی فائدے ایک ہین۔

(۲) تحقیقات کرنا۔ اور تحقیقات مین مدد کرنا۔ آریون اور دیگر مشرقی قومون کے علوم اور مذاہب اور فلسفون کی۔ اور اُن کی تحقیقات کے نتایج کو پھیلانا۔

(۳) قُدرت اور انسان کی مخفی قوتون کی تحقیقات کرنا اور اُن کے نتایج کو پھیلانا۔

یہ سوسائٹی کسیکے مذہب مین دخل نہین دیتی نہ کسی فرقہ کے عملی رسم و رواج سے کچھہ مطلب رکھتی ہے۔ صرف تحقیقات کرنا اور ہر ایک امر کی آزادانہ بحث کرنا اسکا کام ہے۔ رائے کی آزادی کا امر سوسائٹی کے ہر ایک ممبر کو اختیار ہے۔

اس سوسائٹی کے ممبرون کو کسی اُستاد یا گُرو کی کوئی خاص بات ماننی فرض نہین ہے۔ اِس کا مقولہ یہہ ہے کہ "سچ سے بڑا کوئی دھرم نہین ہے"

ہر ایک مذہب اور ہر ایک ملت کی آدمی اس سوسائٹی مین شامل ہین۔ اور ہر ایک مذہب اور ہر قسم کے علم کی تحقیقات کرتے ہین۔ اِس سوسائٹی نے بعد مُدت اُس فلسفہ کا ظہور کیا ہی جو مذہب اور دھرم کی علمی بُنیاد ثابت کرتا ہے۔ ہر ایک مرد یا عورت جو سوسائٹی کی غرض پورا کرنے مین کسی قسم کی مدد دینا چاہتا ہو اس کا ممبر ہو سکتا ہے۔ پریزیڈنٹ تھیوزافیکل سوسائٹی یا کسی برانچ سوسائٹی کی پریزیڈنٹ یا جنرل سکرٹری تھیوزافیکل سوسائٹی اڈیار مدراس کے پاس درخواست بھیجی جاتی ہے۔ اگر کوئی نابالغ ہو تو وہ باجازت اپنے ولی جایز کے ممبر ہو سکتا ہے۔ اور زیادہ حال دریافت سی معلوم ہو سکتا ہے۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta

مسز اینی بسینٹ کے لیکچر

تاریخ ۱۴ ر فروری ۱۸۹۴ء کو شام کی ریل مین مسز اینی بسینٹ و کونٹس واکٹمیسٹر و کرنل الکاٹ صاحب میرٹھ مین تشریف لائے - اور دو روز مقیم رہکر تیسرے روز بتاریخ ۱۷ ر فروری ۱۸۹۴ء انبالہ کو تشریف لیگئے - مسز بسینٹ کی فصاحت تقریر واقعی لاثانی ہے اسکی تعریف نہین ہوسکتی - اور اسپر لطف یہ کہ لیکچر مدلل اور صاف اور عام فہم اور پُر اثر - ہر ایک شخص کی زبان پر یہی ہے کہ ایسا لیکچر پہلے کبھی نہین سُنا - آپ نی میرٹھ مین دو لیکچر دئے - ایک بمقام ٹون ہال - مضمون تھیوسافی کرم اور پُنر جنم - دوسرا بمقام فریمیسن ہال - مضمون موت اور اُسکے پیچھے - افسوس ہے کہ میرٹھ مین کوئی تجربہ کار رپورٹر نہین ہے کہ جو لفظ بلفظ آپکی لاثانی تقریر کو حیطۂ تحریر مین لاتا - ہم صرف اِتنا ہی کرسکتے ہین کہ امرت کے گھونٹ کو ناظرین کے لیئے ایک خلاصہ اُن لیکچرون کا درج رسالہ کرین - اگرچہ وہ فصاحت و صفائی اور تاثیر پیدا کرنا تو ناممکن ہے - مگر خیر ہم اس اصول پر کام کرتے ہین کہ اگر کسی چیز کا پورا ہم نہ پہونچ سکے تو تھوڑا ہی سہی -

تھیوسافی - کرم - اور پُنر جنم

اِس مضمون کے سمجھنے کے لیے بہت غور کی ضرورت ہے - کرم اور پُنر جنم کے مسئلے بذاتہ قرین عقل ہین - تھیاسوفی صرف برہم ودیا کا نیا نام ہے - اور یہ دونون مسئلے اُسکے بڑے اہم خیالات ہین - طریقہ چال چلن اور راہ اخلاق کی یہ بُنیاد ہین -

پُنر جنم کے سمجھنے کے لیئے روح انسانی کی ترقی کی منزلین اور طینت انسانی کی افراد

पुस्तकालय
गुरुकुल कांगड़ी

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

تقسیم کا علم ضرور ہے - اور اوّل یہ سمجھنا چاہیئے کہ انسان کی آتما اور پرم آتما اصل مین ایک ہین یہ آتما ایک ہے - قابل تجزیہ نہین ہے - جیسے کہ ایک آفتاب کُل دُنیا کو روشن رکھتا ہے اسی طرح ایک آتما سب برہمانڈ کو حیطہ ظہور مین رکھتی ہے - جیسے شری کرشن نے سکھایا ہے "مین ہی ہر ایک جسم مین جاننے والا ہون" - گیان اور حیان کی شکتی کی جڑ اُسمین ہے وہ سب جگہ ہے - اِسی لئے یہ آتما سدا سے ہے اور سدا رہیگی - شری کرشن نے کہا ہے - "اے ارجن ایسا کبھی نہین تھا کہ مین نہون اور تو اور یہ راجا نہ تھے - اور نہ یہ کبھی ہوگا کہ ہم سب اس سے آگے نہون گے" - اور جس نے اس سب کو ویاپن کر رکھا ہے اُسکو اناشی جان - اس کبھی نہ بدلنے والے کا کبھی کوئی ناش نہین کر سکتا -

اس کا مطلب یہ ہی ہے کہ ہستی در اصل ایک ہی ہے - ایک ہی ہستی کر اننت مختلف ظہور ہین - ایک ہی آفتاب کی شعاعین مختلف دوربینون کے لنسون مین جمع ہو کر مختلف آفتاب کی صورتین پیدا کرتی ہین - اور اسی طرح مختلف آتشی شیشون مین ایک ہی آفتاب کے مختلف ظہور پیدا ہوتے ہین - لنس کے فرق سے سورج کی ظہورون مین فرق ہو جاتا ہے - اُس کا رنگ - اُس کی بڑائی چھٹائی اُس مین فرق ڈالتی ہے - اِسی طرح ایک آتما مختلف کوشون مین ظہور پکڑتی ہے - اور جو کوشون کے بیچ مین ہو کر باہر سے دیکھتا ہی اُسکو مثل آفتاب کے عکسون کے الگ الگ دکھائی دیتی ہے -

ایک آبادہی اس آتما کی من ہے - اور جب آتما کی شعاعین من کے ظہور مین جمع ہو کر عکس پذیر ہوتی ہین اُس وقت روح انسانی کے نام سے موسوم ہوتی ہین - ان دونون تعلقات کو خوب سمجھنا چاہیئے -

آتما من کے ساتھ ملکر روح انسانی ہوتی ہے - یہ تجربہ کی جمع کرنیوالی ہے - اور یہ ہی وہ تتو ہے جسکا پُنر جنم ہوتا ہے - یہ من ہی آتما کی شعاعون سے مکیف ہو کر دیہہ ترک کرنے کے بعد دیگرے تجربہ حاصل کرنے اور گیان بڑھانے کے لئے جاتا ہے -

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

یہ دو تنو ہوئے - تیسرا جسم ہے جسکو کشیتر کہتے ہین جس مین بیج بویا جاتا ہے اور فصل کاٹی جاتی ہے جس مین تجربہ حاصل ہوتا ہے -

اِس سہ گانہ تقسیم کا سمجھنا ضرور ہے - اور تقسیمون کا بھی ہونا اور اغراض کے واسطے ممکن ہے جیسے پرشن اُپ نشد مین پنجگانہ تقسیم ہے - اور منڈک کی روپک والی مین سات اگنیون کا ذکر ہے - مگر یہ سہ گانہ تقسیم اس غرض کے لئے کافی ہے - حکمائے عیسوی بھی - سپرٹ - سول اور جسم تینون تنو کا ذکر کرتے ہین - اگرچہ عام طور پر سپرٹ اور سول کے فرق کو کوئی نہین سمجھتا - اہم بات سمجھنے کی یہ ہے کہ چیتن - شکتی - کارن شریر - سوکشم شریر - اور ستھول شریر مین ظہور اور کام کر سکتی ہے - یہ سہ گانہ تقسیم راج یوگ کی ہے -

من جسم کو محدود کرتا ہے یہ خیال ہی کی قوت ہے جو صورتین پیدا کرتی ہے اور پرمانوؤن کو اُن کے گرد کھینچتی ہے - برہمانڈ پرمانوؤن کا بنا ہوا ہے - مگر یہ پرمانو وہ نہین ہین جیسے موڈرن سائنس مین سمجھے جاتے ہین - یہ پرمانو خود جاندار چیزین ہین - پرماتمک ہستی کی جو اننت شعاعین ہین اُن کا ہر ایک ذرہ جان سے بھرا ہوا ہے -

اِن پرمانوؤن کو صورت خیال کے نمونے کے موافق جسمانی صورت مین پر ان قائم رکھتا ہے - ایک ہستی کی شعاعین مختلف نمونون سے پرمانوؤن پر مشتمل ہوتی ہین اور ہر ایک روح انسانی اپنے موافق پرمانوؤن کو برہمانڈ مین سے جو پرمانوؤن سے بنا ہوا ہے کھینچ لیتی ہے - یہ موافقت ہر ایک روح کے خاص خاص طریقہ خیال کی وجہ سے ہوتی ہے - اِسی لئے جن روحون کے خیالات مین یکسانیت ہوتی ہے وہ ایک ہی قسم کے پرمانو کھینچتی ہین - ہر ایک روح اپنے خیال کی خصوصیت اپنے متعلق پرمانوؤن کو دیدیتی ہے - اور اُسی قسم کے خیالات کی روح اُن پرمانوؤن کو کھینچنے کے لئے اُسی قسم کی روحون کی طرف مائل ہوتی ہے - اِسی لئے ایک خاندان اور ایک نسل اور ایک قوم مین یکسانیت ظہور پذیر ہوتی ہے - خیال کیجیے کہ کوئی شخص ایک خاص طریقہ خیال پر چلتا ہے - جو خود غرض ہے یا پراولکاری

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پاک ہے یا ناپاک ۔ شریف ہے یا کمینہ ۔ سچا ہے یا جھوٹا ۔ یہ خیال اپنا نقش ستھول شریر پر جماتا ہے ۔ مگر یہی قوت سوکشم پرمانوؤن کو (عالم لطیف کے ذرّون کو) جو ستھول سے زیادہ قایم رہنے والے ہوتے ہین اپنے گرد کھینچ لیتی ہے ۔ اور اُس طرح صُور خیالیہ (مانسک ورنبان) بن جاتی ہین ۔ گویا قوتِ خیال ایک خاص قسم کا پہناوہ ۔ خاص قسم کا طریقہ اختیار کر لیتی ہے اور ایک خاص طبیعت آپکی بن جاتی ہے ۔

کہتے ہین کہ جب بچہ بڑہتا ہے جوان ہوتا ہے ۔ اور جوانی سے بوڑھا ہوتا ہے تو اُس کی عادت اور سبھاؤ پک جاتے ہین ۔ کیا مطلب ؟ ۔ مطلب یہ کہ اُسنے ایک خاص طریقہ خیال اختیار کیا ہے اور اُسی قسم کا خیال کرتے کرتے اب اُس کی طبیعت (من) ویسے ہی خیال کی پابند ہوگئی ۔ اب اس طریقہ کو بدلنا مشکل ہوگیا ۔ اب وہ عادتاً اُسی قسم کے کام کرنے لگا ۔

اگر یہ خیال خود غرضی کے تھے تو اُنھون نے خود غرضی کی عادت پیدا کردی اور آپ بے بلا خیال سبھاؤ سے ہی خود غرضی کے کام کرنے لگے ۔ اور نہ صرف یہ بلکہ عادت ایسا زور پکڑتی ہے کہ کسی فعل کی خود غرضی یا پراُپکاری پر کبھی خیال نہ ہونے ہی کی وجہ سے آپ کی قوتِ تمیز بھی زنگ آلود ہوکر خود غرضی اور پراُپکار مین تمیز کرنے کی قابلیت کھو دیتی ہے ۔ خود غرضی طبیعت کا ایسا جزو ہو جاتی ہے کہ اُس مین مقابلہ کے واسطے پراُپکار کے خیال کو جگہ کرنیکی بھی گنجایش نہین رہتی ۔

اسی طرح سے سُبھاؤ بن جاتا ہے ۔ اور یہ سُبھاؤ روح غیر فانی اپنے ساتھ لیجاتی ہے کیونکہ سُبھاؤ روح کا دھرم ہے اور روح ایک ہی رہتی ہے موت سے بدل نہین جاتی ہے ۔

یہ روح جو ایک خاص طرح کا سُبھاؤ لیکر مرتے وقت جسم سے نکل جاتی ہے ۔ ایک مدت تک سورگ مین گذار کر اُسی سُبھاؤ کو لیکر پھر پیدا ہوتی ہے ۔ اس سبھاؤ کا فرق بچون مین دیکھا جاتا ہے ۔ کوئی بچہ بالطبیعت بلا کسی قسم کے تعلیمی اثر کے غضبناک ہوتا ہے کوئی شانت سُبھاؤ ۔ کوئی ملنسار ہوتا ہے ۔ کوئی علیحدگی پسند ۔ کوئی ڈرپوک ہوتا ہے ۔ کوئی نڈر

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

पुस्तकालय
गुरुकुल कांगड़ी

12 70

کوئی بُرائی کی طرف مایل ہوتا ہے - کوئی نیکی کی طرف - اور اِسی طرح یہ سب اُسی بچّہ کا کرم ہے کیونکہ انسان جیسے خیال کرتا ہے ویسا ہی ہوجاتا ہے - فرض کرو کہ کسی کی خواہش ہمیشہ اُن چیزون مین ہوتی ہے جو اُس کی نہین ہوتی ہین - وہ ہمیشہ اُن چیزون کو لینا چھینتا رہتا ہے جن پر اُس کا کوئی حق نہین ہے - اُسکا سبھاؤ ایسا ہی ہوجاویگا جو عادتاً اُسکو ناحق کی طرف مایل کرے - انصاف پسند نہو اور بالطبیعت ظلم کرے - ایسا ہی ناحق پسند اور ظالم سُبھاؤ لیکر وہ پیدا ہوگا - اور کیا فعل کریگا ؟ - چورون کے فعل اُس کی طبیعت کا ضروری اثر ہون گے - کیونکہ عالم مین سراسر اُلوہیت ہے - اور قانون قانون ہے اُسکو کوئی بدل نہین سکتا جیسا کوئی بوئیگا ویسا کاٹیگا -

اگر ایسی حالت مین تُم یہہ کہو گے کہ ہماری کُچھہ ذمہ داری نہین ہے جیسے ہم پیدا ہوئے جیسا ہمارا سبھاؤ تھا ویسے کام مجبوراً ہم سے سرزد ہوئے - مگر تم بیشک ذمہ دار ہو - کیونکہ تمنے وہ خیال کئے تھے جنسے تمھارا خاص اِس قسم کا سُبھاؤ بنایا - ہر ایک جن اسباب کو وہ پیدا کردیتا ہے اُن کے نتیجہ کا ذمہ دار ہوتا ہے - جب ایک دفعہ مین کسی خیال مین جان ڈال دون تو وہ تو جیئے ہی گا اور جو کُچھہ اُس کی زندگی کے بالطبیعت فعل ہین وہ کرے ہی گا اسکو کون مار سکتا ہے - کون روک سکتا ہے - فرض کرو کہ ایک کوٹھی کی چھت پر ایک آدمی کھڑا ہوا ایک پتھر کو ہلا ہلا کر دیوار سے علیحدہ کردے اور وہ پتھر اُسکے ہاتھ سے چھوٹ کر نیچے کھڑے ہوئے کسی بیچارے آدمی کا سر پھوڑ کر اُسکو جان سے کھودے وہ چھت سے پتھر پھینکنے والا اس قتل کا ذمہ دار ہے وہ پتھر اُسکے ہاتھ سے چھوٹ گیا اور اب وہ اُسکو پکڑ نہین سکتا - روک نہین سکتا - اب وہ کتنا ہی کیون نہ پچھتاوے کتنا ہی کیون نہ چاہے کہ اُس پتھر کو پکڑلے - روک لے - مگر وہ کہین پکڑا جاتا ہے کہین رُکتا ہے - جو فعل اس شخص نے کیا وہ ضرور پورا ہوکر رہیگا اور وہ ضرور قاتل ہے - اس مین کوئی شک نہین - اِسی طرح کرم کا عملدرآمد ہوتا ہے - جب ایکدفعہ قوت خیال کا ظہور

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ہوگیا تو جو کچھہ اُسکا قدرتی انجام ہے وہ ہوکر رہیگا - خیال گُنہگار ہے جسم کا کیا قصور ہے - وہ تو صرف آلہ خیال ہے -

اور اب یہ ایک زیادہ دوررس مرکز نظر سے دیکھیے کہ یہ قانون ترقی انسانی کیسے کام کرتا ہے اگر آج ہم اپنے عمدہ سے عمدہ خیال کرتے ہین اور پاک سے پاک اور اعلیٰ سے اعلیٰ - تو ہم آیندہ زندگی مین ایک زیادہ اونچی حالت زندگی مین پیدا ہون گے - اچھی چیزین ہمارے لئے زیادہ آسان ہون گی - ہماری زندگی انسان کے بہترین کامون سے بھری ہوگی - اور ستیہ پرنام کے راستہ پر ہم زیادہ اوپر کو پہونچ جاوین گے - اور یہ ہی ستیہ پرنام یعنی روح انسانی کے قانون ترقی کا مطلب ہے کہ آتما رفتہ رفتہ کوشون سے باہر نکل جاوے معہ اُس تجربہ کے جو کوشون مین حاصل ہوا ہے - جبکہ جسم اور طبیعت صاف ہوگئی - قوت روح زیادہ مضبوط ہوگئی - ہر ایک دھوکا دور ہوگیا جبکہ حواس کو دھوکہ دینے کی قوت نہین رہی - اُن کے بل نکل گئے وہ صرف باہر کے عالم سے تعلق کے وسیلے رہ گئے -

اور اسکے بعد صفائی عقل کا کام چلا - کیونکہ اکثر عقل انسان کو گُمراہ کردیتی ہے - جیساکہ کوئی کھوٹے خراب شیشہ مین سے جوشق ہوکر نم نکلتی ہے وہ بہی ٹیڑھی بدنما ہوتی ہے - اسی طرح حواس عقل کو گُمراہ کردیتے ہین اور وہ روح کو دھوکا دیتی ہے - پس یہ عقل کی صفائی بڑا ضروری کام ہے - اور بہتر جنم کا بڑا مطلب ایک یہ بھی ہے کہ جنم جنمانتر کے تجربون کے بعد قدرت کے قانونون کو جہالت مین توڑ کر ٹکّرین کھانے کی وجہ سے علم حاصل ہو اور آیندہ کو قانون کے ساتھ ساتھ چلتے ہین کہ جنم جنمانتر مین مدد ملتی رہے -

یہی پچھلے جنمون کا تجربہ بطور کانشینس کے بُرائی سے روکنے مین مدد دیتا ہے - کیونکہ کانشینس کی آواز سوائے اِس کے اور کیا ہے کہ انسان کی آتما جو اِن جنمون کے اندر بیٹھی ہے پچھلے تجربہ کی وجہ سے جانتی ہے کہ فلان فلان قانون کے توڑنے کا نتیجہ تکلیف ہے اور جب انسان ان قانونون کے توڑنے کی طرف مائل ہوتا ہے تو وہ اندر سے مانع ہوتی ہے کہ یہہ

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کام بُرا ہے اسکو نہ کر - اگر تم اس ہلکی آواز کو سُنوگے تو یہ بڑہتی جاویگی - قُوت پکڑتی جاویگی اور تُم بچ جاؤگے - اگر نہ سُنا تو یہ آواز اور بہی ہلکی ہوجاویگی اور رفتہ رفتہ تُم کو بالکل بہی نہ سُنائی دیگی - اِسی طرح بار بار جنم لیکر روح انسانی ٹکّرین کھا کھا کر عقل سیکہتی ہے - اور گیان اور پاکی رفتہ رفتہ حاصل کرکے برہمانڈ کے مطلب کو پورا کرتی ہے - وہ مطلب یہہ ہے کہ روح انسانی پہر روح یزدانی سے جاملے -

اور اب یہ دیکھیئے کہ زندگی کے مسئلون پر یہ قانون کرم اور پُنر جنم کسقدر روشنی ڈالتا ہے - ایک بڑا بھاری مسئلہ زندگی انسانی تکلیف ہے - اِنسان پر کیون مُصیبت پڑتی ہے؟ کیون رنج ہوتا ہے ؟ - ان اَنگنت مُصیبتون اور شکیتون کا کیا نتیجہ ہوگا - کُچہہ بھلائی بہی ہوگی یا تکلیف ہی تکلیف ہے اور بس -

ہر ایک قانون ایک جُزو برہمانڈ کی اُلوہیت کا ہے - تکلیف سے انسان اُس قانون کی ہستی معلوم کرتا ہے - جہالت مین جب قانون کے خلاف کام ہوجاتا ہے تو اُسکا نتیجہ تکلیف ہوتا ہے - اور اس تکلیف سے گیان پیدا ہوتا ہے - بغیر اسکے روح بچّہ ہی رہیگی اور تجربہ اور قُوّت حاصل نہ کریگی -

اِن مُصیبتون سے علاوہ علم کے قوّت بھی حاصل ہوتی ہے - جسنے خود مُصیبت اُٹھائی ہے وہ جان گیا ہے کہ اپنی زندگی مین کہان غلطی کی ہے - اور وہ اِسی لئے دوسرون کو مدد دینے کے قابل ہوجاتا ہے - اُس کی عقل بڑھجاتی ہے - اور وہ ہمدردی سیکھ جاتا ہے ہر ایک اِنسان کا اُپکاری دُکھ سے بچانے والا اِس ہمدردی کو اسی لئے پہونچتا ہے کہ اُسنے اَورون سے زیادہ دُکھ سہے ہین - کوئی یہ سمجھے کہ اگر ہم قانون سے ایسے پابند ہین تو ہم مین قوت ہونے کا سوال ہی کیا ہے ؟ - ہمارا کُچھہ ٹھکانا نہین ہم تو بہت کمزور ہورہے کیونکہ جہان پابندی ہے وہان آزادی کہان - اور جہان آزادی نہین وہان قوت کہان تھوڑی دیر کے لئے ہمکو غور کرنا چاہئے کہ آیا اصلیت کیا ہے - ہم جانتے ہین کہ اسنھول

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

دُنیا مین سب جگہ قانون مُقررہ کے مُوافق عملدرآمد ہے - کوئی ظہور ایسا نہین ہے کہ جسکی بُنیاد
مین قانون نہو - کیا اس قانون کی واقفیت انسان کو زیادہ قُوّت بخشتی ہے یا کمزور کر دیتی
ہے - اِن قوانین کے علم کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ تُم جن نتایج کی خواہش رکھتے ہو وہ پیدا کر سکتے ہو -
مثلاً قوانین علم کیمیا پر غور کرو - اگر قانون کُچھہ نہوتا تو یہ کبھی معلوم نہوتا کہ کن کن چیزون کے
مِلانے سے کیا کیا چیز پیدا ہو سکتی ہے - لیکن اگر کوئی قانون ہے تو ہماری قوّت اور قُدرت
کی ترقّی بہر حال ہو سکتی ہے - کمزوری کا کیا ذکر ہے - موجودہ قوانین کو جان کر ہم جو نتیجہ چاہین
پیدا کر سکتے ہین - جو چیز چاہین بنا سکتے ہین - ورنہ ممکن ہو جاتا کہ ہم کسی خاص چیز کے بنانے
کے لئے کوئی دو چار چیزین مِلا دین اور اُس سے پیدا ہو جاوے کوئی الگل بچّو چیز جسکی ہم کو کبھی
خواہش نہ تھی - اِس سے صاف ظاہر ہے کہ قانون مُقرّرہ ہونے سے اِنسان کی قوت بڑہنے
کی اُمّید ہے نہ کہ کمزوری ہونے کی -

ایسا ہی حال قانون کرم کا ہے - اگر کرم کا قانون نہو تو انسان کا کُچھہ ٹھکانا ہی نہ ہے
چاہے جس فعل سے اُس پر مُصیبت آپڑے - اور اُسکے واسطے یہ مُمکن نہ ہے کہ مُصیبت سے
بچنے کی کوشش کر سکے - اگر قانون کوئی ہے تو اُسپر ہم مُنحصر رہ سکتے ہین - اور اُسکے بھروسہ پر
اچھے اچھے خیال پیدا کر کر اپنی آیندہ کی بھلائی کا بیج ڈال سکتے ہین - ایسا نہو تو بھلائی
کا نتیجہ بُرا ہونا ممکن ہے - یہ اور سمجھنا چاہئے کہ قانون کرم کے جاننے سے ایک اور بڑا بھاری
اخلاقی فائدہ ہے - کیونکہ جس طرح سے تُم مُصیبت بھُگتتے ہو وہ آیندہ کیواسطے ایک فعل
ہو جاتا ہے - اگر تُم قانون کرم جانتے ہو تو جو تکلیف اور رنج تُمکو پہونچیگا اُس کا ذمہ دار
تم اپنے ہی آپ کو سمجھو گے - جو تکلیف ہمکو پہونچتی ہے وہ ہمارے ہی پچھلے جنم کے کرموں کا
نتیجہ ہے جب ایسا خیال تُمہاری طبیعت مین زور پکڑے گا تو تم رنج پہنچانے والے دُکھ دینے
والے کو نفرت کی نگاہ سے نہ دیکھو گے - اُسکے اوپر غُصّہ نکرو گے - اُسکو تکلیف پہونچانیکی
کوشش نکرو گے بلکہ اُسکو بخشدو گے اور اُس سے محبت کا برتاؤ رکھو گے - اِسی طرح جبکہ تکلیف

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

رنج کا عوض محبت و عفو سے دو گے تو اچھے کرم کا بیج بوؤ گے۔

اور اگر تم قانون کے کرم کو نہین جانو گے تو اپنی تکلیف اور رنج کا ذمہ دار تکلیف دینے والے کو سمجھو گے اور اُس سے نفرت کرو گے۔ غُصہ کرو گے۔ بدلا لینے کی کوشش کرو گے۔ اور اُن خیالات کا نتیجہ پھر بُرا ہوگا۔ یہ پسند کرنا کہ مُصیبت کس طرح بھگتین تمھارے اختیار مین ہے۔ اور ٹھیک ہی طریقہ کے پسند کرنے مین قانون کرم کا علم انسان کو بہت ہی مدد دیتا ہے۔ اِس طرح سے بھی قوتِ روح بڑھتی ہے۔

اور اس قانون کرم کا اثر نہ صرف افراد انسانی پر ہوتا ہے بلکہ خاندانون اور قومون پر بھی ہوتا ہے۔ جب ارجن نے پوچھا شری کرشن سے کہ اے شری کرشن! جب کوئی ایشور کا اُپاسک یوگی۔ یوگ کی سُدھی کو پہونچے بنا ہی بیچ ہی مین مرجاتا ہے تو اُس کی کیا گتی ہوتی ہے۔ کہین اُس کا ناش تو نہین ہوتا؟ تو شری کرشن نے جواب دیا کہ اے ارجن! نہ یہان نہ وہان اُس کا کہین ناش نہین ہوتا۔ جو بھلائی کرتا ہے اُس کی کبھی دُرگتی نہین ہوتی۔ نیکی کرنے والون کے لوکون مین بہت مدتون تک رہکر وہ یوگ سے گرا ہوا دولتمندون اور پاک انسانون کے گھر پیدا ہوتا ہے۔ یا عقلمند یوگیون ہی کے گھر مین پیدا ہوتا ہے۔ اور وہان اپنے پہلے جنم کی عقل بہت آسانی سے پاکر پھر اُس سے آگے ترقی کی کوشش کرتا ہے۔ وہ پہلی کی پڑی ہوئی عادت اُسکو زبردستی اُس حالت پر پہونچا دیتی ہے۔ اور اخیر مین کوشش کرتا ہوا اسی طرح پرم گتی کو پہونچ جاتا ہے۔

اس مین خاندان کا ذکر ہے۔ اگر تمہارے خیالات عمدہ ہین۔ اگر تمہارے فعل روحانی ہین۔ اگر پراُپکار اور مُحبت کا تمہارے من مین ظہور ہے تو تمہارے گھر مین اچھی اچھی رُوحون کے ظہور کا مرکز ہوگا۔ جب ماباپ کی زندگیان اچھی ہون گی تو گھر بھی اونچائی کی حالت مین پہونچیگا۔ اور بچون مین اچھی اچھی روحین پیدا ہون گی جو علم اور عقل اور روحانی زندگی مین ترقی اور نام پیدا کرین گی اور خاندان کو شُہرت دین گی۔

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اور ایسے ہی قوم پر اثر پڑتا ہے - اگر قوم کے خیالات پاک ہین - زندگی روحانی کی طرف
مایل ہین - اگر بلا اپنے فائدہ کی غرض کے فرض سمجھکر کرم کئے جاتے ہین تو اُس قوم مین ایسی
ہی روحین پیدا ہون گی جو اُس قوم کو ترقی دین گی - اور نہین تو کمینی روحین پیدا ہونگی
جو قوم کا نام تک نہ رہنے دین گی - دیکھو تاریخ ملک روما - اہل روما ایک وہ مشہور قوم
تہی کہ جن کی فوجون نے سلطنت جمہوری اور بعد مین سلطنت شاہنشاہی دونون زمانون
مین دُنیا کے ہر ایک مُلک مین اپنا نشان جمایا - جن کی وہ قوت تہی کہ کسی شخص کے واسطے
روے زمین کے کسی مُلک مین اپنے آپ کو ملک روما کا باشندہ بتلا دینا اُسکے لئے سب طرح
کی حفاظت بہم پہونچانے کے لئے کافی تہا - اب یہ قوم کہان ہے؟ - اسکا نام ہی نام رہگیا
اور قوم روے زمین سے ناپید ہے - کیا باعث؟ - اُسکے باشندون کی کمینی زندگانی
کہ جو صرف مادّی خواہشون کے پورا کرنیکی طرف مایل تہی - اور جسکی کوشش صرف باہر کی دنیا
کی ترقی حاصل کرنی تہی -

اور اس بڑی قوم کی حالت کا مقابلہ کرو ہندوؤن کی قوم سے - اسکے بڑے اور مشہور
مہاتما کہ جن کی روحانی زندگی آج تک کُل عالم کے واسطے نمونہ ہے - اور جن کی زندگی اور
روحانی فلسفہ اور عقلی مذہب اور پاک خیال کل خواہشات نفسانی پر غالب تہے اُنہین کی
برکت سے اس ہندوستان مین پاک اور اعلیٰ اور بڑی روحین پیدا ہوتی تہین - اور اُنہین کے
نیک خیال کی برکت سے ہندوؤن کی قوم ابتک روے زمین پر قایم ہے - اور اگر ہندوستان
آج کل گرا ہوا ہے اور کمینہ ہے جیسا کہ وہ واقعی ہے تو اُس کا سبب یہ ہی ہے کہ ہندوؤن نے
روحانی زندگی کو چھوڑ دیا - اب ہندو اپنے رشیون اور اپنے فلسفہ کو بھول گئے - خواہشات
مادّی کے پورا کرنیکی طرف مایل ہوگئے - خود غرضی کے پھندے مین پھنس گئے - دہرم کو چھوڑ بیٹھے
روحانی زندگی سے قومین قایم رہتی آئی ہین اور ترقی کرتی ہین کیونکہ روح باقی ہے اور
مادّی زندگی سے ناش ہوجاتا ہے کیونکہ مادہ فانی ہے اور حادث ہے -

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اگر ہندوستان روما کے قدمون پر چلا تو ہندوستان بھی مر رہیگا - اے ہندؤن تمنے اپنے دھرم کو چھوڑکر مغرب کی مادّی زندگی کی طرف رغبت کی ہے - اور تم پر یہان تک اس زندگی کا اثر ہے کہ تم اپنی کتابون اور اپنے گرؤون کو چھوڑ بیٹھے - اور مغرب کو ہی آدمیون کی باتین تمھارے من کو بھاتی ہین - اِس لئے مین یہان آئی ہون کہ مین مغرب مین پیدا ہوئی ہون - میری ہی بات سُنکر تم اپنے دہرم کی طرف مائل ہو - میرے مغربی جسم مین ایک ہندو روح تم ہندؤن کے جسم مین ہندو روحون کو پُکارتی ہے کہ پہر روحانی زندگی اختیار کرو اور اپنے ملک اور قوم اور خاندانون کو ناش سے بچاؤ -

دوسرا لیکچر
موت اور اُسکے پیچھے

کہتے ہین کہ بہت سے پُرانے علوم اب کہو گئے ہین - یوروپ کی کتابون مین بھی ان بہت سے کھوئے ہوئے علمون اور ہُنرون کے پتے پائے جاتے ہین - کوئی کوئی ایسے کہوئی ہوئی علم آجکل پہر دریافت ہوجاتے ہین - ان کہوئے ہوئے علمون مین سے ایک علم روح کا تھا - یہ علم کسی زمانے مین بہت عام طور پر معلوم تھا اور اسپر بہت عمل ہوتا تھا - روح کی ہستی ایک امر ذاتی علم اور تجربہ کا تھا کیونکہ انسان حیطۂ حیات مین ہی جسم کو چہوڑ کر باہر جاسکتا ہے - اور زندگی روحانی بسر کرسکتا ہے اسلئے جسم صرف ایک کپڑے کی مانند سمجھا جاتا تھا اور پُرانے زمانون مین اسی طرح روح سے علیحدہ اُسکا ذکر ہوتا تھا - جسم کو مین کبھی نہین کہا جاتا تھا - بلکہ میرا بایہ - اس علم کا نتیجہ تھا کہ موت کا خطرہ کچھ بھی نہین رہتا تھا -

مگر جب سے یہ علم کہو گیا موت سے ڈرنے لگے اور خاصکر مغرب مین جہان یہ علم روح کبھی عام طور پر معلوم نہتھا - اور ہمیشہ صرف گنے چُنے ایسے چند لوگ رہے جنکو اس علم سے

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مَس رہا - اِسی لئے وباؤن کا یوروپ مین بہت ہی زیادہ ڈر رہتا ہے - اور ڈاکٹرون کی رائے ہے کہ زیادہ تر آدمی موت کے ڈر سے مرجاتے ہین نہ کہ واقعی بیماری سے - جیسے کہ عنقریب الہ آباد مین ہیضہ شروع ہو جاتے ہی ڈرنے والے اُدھر سے اپنے اپنے گھر چھوڑ کر بھاگنے لگے - مگر عام لوگون پر کچھہ اثر نہین ہوا -

دیکھا جاتا ہے کہ مشرقی قومون مین ایک عادت ہی ایسی ہوتی ہے کہ موت سے کچھہ نہین ڈرتین - یہ نتیجہ پُنر جنم کے آدہے سے علم کا ہے جو اُن کو وراثتاً پہونچ گیا ہے -

تھیوسافی مین پُرانا کھویا ہوا علم روح دوبارہ حیطۂ حیات مین لایا جاتا ہے - ہندوؤن کے شاسترون کا زیادہ ذکر اسلئے کیا جاتا ہے کہ ان شاسترون مین اگرچہ بہت اب ٹوٹے پھوٹے ہمکو ملتے ہین مگر پھر بھی اور سب مذہبی کتابون سے زیادہ اور مفصل علم روح موجود پایا جاتا ہے - لیکن اگرچہ اس تفصیل کے ساتھ نہین مگر بودھ - کرشچین - پارسی وغیرہ اور مذاہب مین بھی اس علم کا پتہ پایا جاتا ہے -

بودھ مذہب مین بھی ہم ذکر پاتے ہین کہ مرنے کے بعد روح کرمانوسار دُکھ سُکھ بھوگ کر پھر اسی زمین پر واپس آئیگی - پارسی بھی کہتے ہین کہ مرنے کے بعد ایک بیچ کا اندھیرا ہے جہان کچھہ نہین دکھائی دیتا - وہان روح کے اچھے یا بُرے کرم اُسکو ہدایت کرتے ہین اور بعد مین پھر آرام کی حالت ہوتی ہے -

اور ایسا ہی مذہب عیسوی مین ہے - پروٹسٹینٹ مذہب کا تو کچھہ ذکر نہین یہ تو ایک نیا مذہب ہے جو صرف تین صدیون سے پیدا ہوا ہے - اس مین تو کیا ذکر ہوتا - مگر رومن کیتھولک اور گریک چرچ مین ہم ذکر پاتے ہین - پرگیٹری کا جو کام لوک سے مُشابہ ہے اور موت اور عیسائیون کی بہشت کے بیچ مین ہے - اسلام مین جو فرقہ صوفیہ ہے وہ بھی ان قدیم سچی باتون کو مانتے ہین -

پس روح ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہیگی - اگر پیچھے کو دیکھو تو اور اگر آگے کو دیکھو تو کبھی

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ایسا نہین ہوا نہ ہوگا کہ روح نہو - روح فانی نہین ہے - روح کی بابت اور کوئی رائے قرین عقل نہین ہے - اور نہ کسی دوسرے مسئلہ کا فلسفانہ ثبوت دیا جا سکتا ہے -

اور روح انسانی اور روح عالم واقعی ایک ہی ہین جب تک کہ یہ یگانگت نہ مانی جاوے کوئی جانا ار مذہب ممکن نہین ہے - عیسائی روح کو خدا کی اولاد بتاتے ہین - ہندو بھی کہتے ہین کہ جیو اور برہم ایک ہی ہین - پارسی بھی یہ سکھلاتے ہین کہ آتما اور وہ پاک آگ ایک ہی ہین جو تمام برہمانڈ مین پھیلی ہوئی ہے سب ظہور جسکی روشنیان ہین - اِس آتما کی بات یہ سمجھنے کے قابل ہے اور آپکو خوب صاف طور پر سمجھنا چاہئے کہ یہ آتما ایک بڑی زیارت مین مشغول ہے - جسمون مین تجربہ حاصل کرنے کو آتی ہے - پھر اُس تجربہ کو یکجز و کرنیکے واسطے واپس جاتی ہے - اور پھر اور تجربہ حاصل کرنے کو جسم مین آتی ہے - اصلی زندگی روح کی جسم سے باہر ہے جسم مین نہین ہے - جسم مین تو روح صرف بطور ایک مُسافر کے خاص غرض سے آتی ہے اسلیئے کہا جاتا ہے کہ جسم مایا دی ہے - اس کی کوئی اصلی زندگی نہین ہے - اس کو اصلی سمجھنا دھوکہ ہے -

ہندو ان باتون کو اپنی ہی کتابون مین دیکھہ سکتے ہین - غور کرو اُس آتما پر جو منش کا اصلی تتو ہے - یہ آتما منش کا تتو اور برہمانڈ کی آتما یعنی برہم سچدانند ایک ہی ہین منشون کی آتما گویا سرو دیاپی برہم کے ذرّے ہین - یہ آتما تجربہ کے واسطے کو شون مین جاتی ہے اور برہمانڈ کے ظہور کا یہ ہی مطلب ہے -

آتما مثل ایک ہوا کے ہے جو خوشبودار پھولون کے ایک باغ پر ہوکر گذرتی ہے اور اس سفر کی وجہ سے خود خوشبودار ہو جاتی ہے - اسی طرح آتما اس برہمانڈ کے باغ مین ہوکر گُذرتی ہے - اور اسکے تجربہ کو گیان کی صورت مین مثل خوشبو کے لیجاتی ہے اور جہان سے آئی تہی اپنے چشمہ کو واپس جاتی ہے - ایسے ہی اندر ایک اور کو ساتھہ پرجاپتی کے پاس گیا کہ گیان سیکھے - اور جبکہ وہ تبیس برس برہم چریہ کر چکا تو اُسکو کچھہ بات بتائی گئی - اور اندر

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

خوش ہو کر چلا گیا - مگر جب دیکھا کہ یہ گیان ناکافی تھا تو پھر پرجاپتی کے پاس گیا - اسی طرح بار بار کچھ سیکھا اور جب اُسپر خوب غور کر کر من کا جزو کر لیا تو معلوم ہوا کہ اور گیان کی ضرورت ہے - چنانچہ پھر گیا - یہان تک کہ جب سو برس تک پرجاپتی کے پاس رہا تو پھر اُسکو برہم گیان بنایا گیا کہ جسم جسکے ذریعہ سے اِنسان رنج اور خوشی بھوگ کرتا ہے صرف آتما کی ٹھہرنے کی جگہ ہے - بذاتہ اس کی اصلی زندگی نہین ہے - اس شریر مین رہ کر طرح طرح کے آتما تجربے حاصل کرتی ہے -

پس آتما ہر جگہ کام کر رہی ہے - کتنے ہی مختلف ظہور کیون نہون حرکت دینے والا سب جگہ ایک ہی ہے - جیسے ایک کمرہ مین کئی کھڑکیان ہین - آفتاب کی روشنی اُس کمرہ کے باہر سب جگہ یکسان پھیل رہی ہے - مگر اُس کی شعاعین الگ الگ کھڑکیون مین سے ہوکر کمرہ کے اندر بیٹھنے والون کو مختلف روشنیان دکھائی دیتی ہین - ظاہر ہے کہ کوئی مختلف روشنیان نہین ہین - اگر باہر کھڑا ہو کر کوئی دیکھے تو اُس کو ایک ہی روشنی معلوم ہوگی علیحدگی کا خیال غلط ہے - اسی طرح آتما سرودیاپی ایک ہی ہے - مختلف ظہورون کے بیچ مین ہو کر جب اُس آتما کو دیکھا جاتا ہے تو مختلف آتما ئین معلوم ہوتی ہین - ان ظہورون کے پرے سے اگر دیکھا جاوے تو سب ایک ہی ہے - اِسی طرح مختلف آتماؤن کا خیال صرف ایک دھوکہ ہے -

پربرہم کے دو ظہور بدھی اور من ہین - اور جب آتما بدھی اور من مین ظہور کرتی ہے تو وہ برہمانڈ مین تجربہ حاصل کرنے کا کام کرتی ہے - بغیر بدھی اور من کے آتما کو کرتا نہین کہہ سکتے ہین - جب ان کوشون مین کام کرتی ہے اُس وقت کرتا اور گیاتا ہوتی ہے - کرتا ہو کتا جیو آتما ہے وہ آتمہ بدھی منس ہے نہ کہ کیول آتما -

یہ جیو آتما پران کے ذریعہ سے کام کرتی ہے - پران اس جیو آتما (وگیان) کی کریا شکتی کا نام ہے - یہ پران حواسون مین کام کرتا ہے - اُن کو جان دیتا ہے مگر خود اُن سے الگ

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

روح کی قوت ہے - پرم آتما اور جیو آتما مین یہ ہی فرق ہے - آب ہمنے اتنا سیکہا کہ یہ جیو آتما (آتمہ بُدھی منس) اپنی کریا شکتی سے جس کا نام پران ہے کرم کرتی ہے - اور اسی پران کے ذریعہ سے اِندریون کا کرم ہوتا ہے - پران اندریون سے الگ ہے - جیسے کہ اُپنشد مین پران اور اندریون کی آکھیایکا ہے - کہ آکاش - وائو - اگنی جل - پرتھوی مہابھوت اور بانی - من - اور چکشو اور شروتر گیان اندریان - اور کرم اندریان جسم کو قائم رکھتی ہین - یہ سب کہولکر کہنے لگین کہ ہم ہی اس جسم کو قایم رکھتے ہین - اُنسے پران نے کہا کہ تُم کھولو مت مین ہی پانچ طرح سے اپنا ظہور کرکے اس جسم کو قایم رکھتا ہون - اُن کو اعتبار نہ آیا اور اس تکرار کے فیصلہ کے لئے وہ پرجاپتی کے پاس گئین اور اُس سی پوچھا کہ ہم سب مین کون زیادہ قوی ہے ؟ - کون جسم کو دھارن کرتا ہے ؟ - اُسنے بہت عقلمندی سی کہا کہ تجربہ کرلو - اور اب دیکھا کہ بانی نے جسم کو چھوڑ دیا مگر جسم اُسکے چھوڑنے سے گرا نہین ویسے ہی قایم رہا - پھر قوتِ باصرہ نے چھوڑ دیا - مگر پھر بھی جسم گرا نہین ویسے ہی قایم رہا پھر قوتِ سامعہ نے جسم کو چھوڑ دیا مگر جسم ویسے ہی قایم رہا - اسی طرح سب اِندریون نے جسم کو چھوڑا مگر جسم قایم رہا - اب پران کی باری آئی - جب پران نے جسم کو چھوڑ دیا - تو آنکھ - وکان - اور سب شکتیان گیان - اِندریان - کرم اندریان - اُسکے ساتھ ہولین جیسے شہد کی مکھیون مین ایک راجا کے اُڑتے ہی سب مکھیان اُڑ جاتی ہین اور اُس کے بیٹھتے ہی سب بیٹھ جاتی ہین - پھر وانی اور من اور چکشو اور شروتر سب نے خوش ہوکر پران کی تعریف کی کہ یہہ ہی سب کا مالک ہے - اسی کے سب ظہور ہین - سورج - چاند - بادل - ہوا - اور سب چیزون - اور سب جسمون کی یہ ہی صورت قایم رکھتا ہے -

اس مضمون پر علم مغربی سائنس مین بھی کچھہ ملتا ہے - اور جو کچھہ سچ مغربی سائنس مین ملتا ہے اُسکی بھی قیمت ہے - کیونکہ اگرچہ ہماری مذہبی کتابون مین یہ سب علوم اور اور بہت کچھہ بھی موجود ہے - لیکن آج کل لوگ سائنس کی طرف زیادہ مائل

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مائل ہوتے ہین - اور ہم بہی سچ کے ثابت کرنے کے واسطے اس سائنس ہی جو کچہہ سہارا مل جاوے لینا مناسب سمجہتے ہین - جیسے کسی طاقت دار تندرست آدمی کی بوجہہ بیماری کی ٹانگین کمزور ہوجاوین اور اُس سے چلا نہ جاوے تو وہ اپنے ہاتھ مین ایک لکڑی لیتا ہے اور اُس کی سہارے سے چلکر اپنی طاقت بڑھاتا ہے - جبتک کہ پھر وہ مضبوط اور تندرست نہ ہوجاوے - اُس وقت پھر وہ لکڑی سے مدد نہین لیتا - اسی طرح ہم لوگ علم مذہب کے بھول جانے کی وجہ سے کمزور ہورہے ہین - اور ہماری طبیعتین اب اس لائق نہین ہین کہ یکایک مذہبی سچ کو سمجہہ سکین - اسلئے جبتک پھر ہماری قوت نہ بڑھ جاوے - جبتک ہم مضبوط اور تندرست نہو جاوین - جبتک مغربی سائنس کی لکڑی سی کام لینا ٹھیک ہے - سائنس کہتا ہے کہ جہان کہین کچہہ فعل ہوتا ہے - کچہہ جسم کا کام یا کوئی خیال کی حرکت ظہور پذیر ہوتی ہے - وہان بجلی کی لہرین ضرور ہوتی ہین - یہ بات اُنھون نے بجلی کی آلون سی ثابت کردی ہے -

دوسرے یہ کہ ہر ایک جسم ایک منفرد قوت کے ذریعہ سے کام کرتا ہے - جسکو وہ سپیفک انرجی کہتے ہین - یہ سپیفک انرجی زندگی کی وہ خاص قوت ہے - جسکے ذریعہ سی ہر ایک نوع اور اُس کی فرد بن ایک دوسرے سے علیحدہ قایم رہتی ہین - یہ وہ قوت ہے جس سے انرجی کا خاص خاص خطوط پر ظہور ہوتا ہے - اور طرح طرح کی نئی صورتون کے جسم بنتے ہین - یہ سپیفک انرجی کیا چیز ہے - موڈرن سائنس یہ نہین جانتا کہ یہ کیا چیز ہے - موڈرن سائنس اور قدیم علم مذہب مین یہ ہی فرق ہے کہ موڈرن سائنس صرف نتائج کو جانتا ہے اسباب سے کچہہ تعلق نہین رکہتا - اور موڈرن سائنس والے صاف طور پر اقرار بہی کرتے ہین کہ ہم صرف ہر ظہور کی بابت یہ تحقیقات کرتے ہین کہ یہہ کیونکر ہوتا ہے نہ یہ کہ کیون ہوتا ہے؟ قدیم علم مذہب نہ صرف نتائج بلکہ اسباب سے زیادہ تعلق رکہتا ہے اور اسباب کی تحقیقات کرتا ہے - سپیفک انرجی صرف پران کا ایک نیا نام ہے - اور بجلی (الکٹرسٹی) صرف

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پران کا ایک طرفی ظہور ہے - اس کے علاوہ موڈرن سائنس بھی کہتا ہے کہ فورس الکٹرسٹی
کے کام کرنے کے لئے ایتھر کی موجودگی ضرور ہے (ایتھر مادّہ کی ایک سوکشم صورت کا نام ہے)
پس اس غرض کے لئے کہ کوئی منفرد جسم سے تین چیزون کی ضرورت ہوئی - سپیسفک انرجی
الکٹرسٹی - اور جسم - ایتھر - یعنی پران - اور سوکشم شریر جسکے ذریعہ سے پران کام کرتا
ہے - اسکے بعد ستھول شریر آتا ہے - یہ روح کا مکان ہے جس مین وہ کچھہ دن رہتی ہے -
اسطرح روح اپنے واسطے جسم کو بناتی ہے - اب یہ دیکھنا چاہئے کہ موت کیا چیز ہے؟
موت کے وقت پران ستھول شریر سے نکل جاتا ہے - جسم کی مجموعی حالت جاتی رہتی ہے اور
جن چھوٹی چھوٹی جانون سے وہ بنا ہوا ہے وہ پران کی باندھ رکھنے والی شکتی کے اثر
سے الگ ہو کر سب طرف چلی جاتی ہے - جسم کوئی مرا نہین ہے بلکہ اُس مین پہلے سے زیادہ
جان اور حرکت موجود ہے - سائنس بھی کہتا ہے کہ ایسی کوئی چیز نہین ہے جس کو موت
کہہ سکین - دنیا مین صرف ایک وستو کی تبدیل حالت ہے - اور کچھہ نہین - جب پران
جسم مین سے نکلتا ہوتا ہے تو اندریون کی شکتیان کھنچ کر سوکشم شریر مین جمع ہو جاتی ہین
جو شخص اپنی توجہ کو خیال مین جما لیتے ہین - اُن کے ساتھ یہ اکثر ہوتا ہے - حکما لوگ جب کسی
فکر مین بہت ڈوبے ہوتے ہین تو اکثر دیکھا جاتا ہے کہ وہ آنکھون کے سامنے کی چیز دیکھتے نہین
ہین - آواز کو سُنتے نہین ہین - اگر کوئی اُن کے بدن پر ہاتھ رکھدے تو اُن کو معلوم
نہین ہوتا - پس موت مین یہ ہوتا ہے کہ جیوآتما پران کے ذریعہ سے اپنے آپ کو جسم
مین سے نکال لیتی ہے - اور اندریون کو اپنے ساتھ لیجاتی ہے - آدمی مرا نہین ہے وہ
تو جسم مین سے نکل کر چلا گیا - بعض آدمی اس سوکشم شریر کو مرتے وقت جسم مین سے نکلتا
ہوا اور اُس جسم کے پاس اُسی جسم کی صورت ظاہر کرتا ہوا دیکھہ سکتے ہین
چند روز تک روح اُس سوکشم شریر مین رہتی ہے پھر یہ سوکشم شریر بھی ٹوٹ جاتا ہے کیونکہ
جب آتما کی کریا شکتی یعنی پران اپنے ظہور کو چھوڑتا جاتا ہے تو وہ ایتھر جسکے ذریعہ اُس کا

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ظہور ہوا تھا - اُس سے علیحدہ ہوتی ہے - اور یہ بھی اُس ایتھرل یوڈی یعنی سوکشم شریر کا ٹوٹنا ہے -

جس وقت یہ سوکشم شریر ٹوٹتا ہے اُس وقت ایک اور جسم ظاہر ہوتا ہے - اس جسم کو کام روپ کہتے ہین - یہ وہ ہی جسم ہے جس مین کہ مذہب رومن کیتھولک کے موافق روح پرگیٹری مین رہتی ہے - یہ خواہشون کا جسم ہے اگر زندگی کی حالت مین انسان کے جذبے بہت بڑھے ہوئے اور طاقت دار تھے تو یہ جسم بھی بہت مضبوط اور طاقت دار ہوگا - بہت مدت تک قایم رہیگا - اور مضبوطی کے ساتھ جیو آتما کو پکڑے رہیگا - کیونکہ زندگی کی حالت مین روح بھوکی مری ہے - اور خواہشون نے خوب خوراک پائی ہے - روح بیچاری کمزور ہے - اور مضبوط حیوان جو اُس کا مالک رہا ہے اب اس کو چھوڑتا نہین ہے - روح کام لوک مین اُتنے ہی دن زیادہ رہتی ہے جتنا زیادہ مضبوط یہ کام روپ ہے - یہ حالت بہت تکلیف اور مُصیبت کی ہوتی ہے - روح کی آزادی غائب - خواہشین انتہا اور اُن کے پورے ہونیکی کوئی صورت اور موقعہ تک نہین جیساکہ زندگی کی حالت مین ہوتا ہے -

ہندؤن مین جو شرادہ کرم ہوتا ہے اور مذہب رومن کیتھولک مین جو روح کی آزادی کے واسطے دُعائین کی جاتی ہین اُن کی ضرورت یہان معلوم ہوتی ہے - شرادھ اس کام روپ کو جلد توڑ دیتا ہے اور روح کو مُصیبت سے نکالکر جلد آزاد کر دیتا ہے چونکہ پتیرون کے کام روپ اور اُن کے قریب رشتہ دارون مین بہت قریبی مقناطیسی تعلقات ہوتے ہین - اس لئے بوجہ اس کے کہ آسانی سے ایک قسم کی ہم آہنگی اور ہمدردی پیدا ہو جاتی ہے قریب کے رشتہ دار شرادھ کرنے کے واسطے مقرر کئے گئے ہین -

شرادہ کا اثر دو قوتون کی وجہ سے ہوتا ہے - ایک اُن چیزون کی قوتِ مقناطیسی جو شرادھ مین کام آتی ہین - ہر ایک چیز مین ایک مقناطیسی اثر ہوتا ہے جو جسم پر

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

خاص خاص صفائی کرنے والا اثر رکھتا ہے -

دوسرے منتر کا اثر - یہ منتر کا اثر آواز (स्वर) کی قوت پر منحصر ہے - آواز (स्वर) مین بہت عجیب مخفی قوتین ہین - یہ قدرت کے کم درجہ کے دیوتاؤن (عنصری شکتیون) کو جگا دیتی ہے - اُن کا خاص خاص سورون سے خاص خاص تعلق ہوتا ہے - اور اُس آواز کی تابعداری مین یہ قوتین کام روپ کو توڑ ڈالنے کا کام دیتی ہین - اور روح کو جلدی سے آزادی حاصل کرنے مین مدد دیتی ہین -

اور اس بات کے سمجھانے کے لئے مین اپنے مغربی علوم کی لنگڑون کی لکڑی پر سنبھال لون تو مناسب ہوگا - مغربی علم یہ بتاتا ہے کہ آواز ہر ایک جسم کو توڑ سکتی ہے - ہر ایک جسم کے لئے ایک محدود تعداد حرکت کی ہے - جبکہ آواز کے اُس خاص سور کا ظہور ہوتا ہے جس سے کوئی خاص چیز بنی ہوئی ہوتی ہے - تو اُس چیز کے پرمانو حرکت کرنے لگتے ہین یہان تک کہ حرکت کرتے کرتے ایک دوسرے سے علیحدہ ہو جاتے ہین اور وہ چیز ٹوٹ جاتی ہے -

یہ بات بہت تجربون سے ثابت ہو چکی ہے - ایک گلاس لو اور اُسکو پانی سے بھر کر رفتہ رفتہ اُسکے کنارون پر اُنگلی پھیرو اُس مین ایک آواز پیدا ہوگی - جب اس آواز مین تھوڑی دیر مین ایک خاص سور جو اُس پانی کا سور ہے پیدا ہونے لگیگا تو تم دیکھو گے کہ اُس گلاس کے پانی مین حرکت کی لہرین پیدا ہو گئیین -

اِسی اُصول پر پروفیسر ٹنڈل نے ایک تجربہ دکھایا تھا کہ ایک شیشے کی نلی ہاتھ مین لیکر آواز کا سور پیدا کیا - جس وقت اُس شیشہ کا سور ظاہر ہوا وہ نلی حرکت سی لہرانے لگی - اور تھوڑی دیر مین اُسی آواز کے زور سے ٹوٹ کر اُسکے پیرون مین گر پڑی -

جبکہ کولبروک ڈیل کا لوہے کا پل بن رہا تھا ایک سارنگیا آیا اور مزدورون سے بولا کہ مین سارنگی بجا بجا کر اس پل کو توڑ ڈال سکتا ہون - مزدور اُس سارنگئے پر حقارت

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سے بہت ہنسے اور کہا کہ جا خوب اپنی من مانی سارنگی بجانے - وہ سارنگیا سارنگی بجانے بیٹھ گیا اور جب اُس سارنگی مین سے لوہے کا سور نکلا تو اُس پُل مین حرکت پیدا ہوئی جون جون وہ شور قوت مین بڑھتا گیا وہ پُل زیادہ زیادہ ہلتا گیا - یہان تک کہ تھوڑی دیر مین ایسا ہلا کہ مزدور ڈرے اور تعجب مین آکر اُس سارنگئیے کو پکارا کہ ٹھہر ٹھہر کہین پُل ٹوٹ نہ جاوے -

جب کسی لوہے کے پُل پر نپے قدم سے چلنے والے سپاہی کبھی ہو کر گذرتے ہین تو اُن کو حکم دیدیا جاتا ہے کہ لائن توڑ دین - ایک دوسرے سے الگ ہو جائین اور نپے قدم سے نہ چلین - کیونکہ اگر سپاہیون کے نپے ہوئے قدمونکی آواز سے لوہے کا سور پیدا ہو جاوے تو پُل کے ٹوٹنے کا خطرہ ہوتا ہے - وہ لوگ تجربہ سے اس خطرہ کو جانتے ہین - اگرچہ اُن کو اس ظہور کی علمی تشریح معلوم نہ ہو - مانچسٹر کے قریب براؤٹن کا پُل صرف ساٹھ آدمیون کے نپے ہوے قدمون کی آواز سے ٹوٹ گیا تھا -

اسی طرح منتر کا اثر ہوتا ہے - مغربی علم مذہب ہنود کو قوت دیتا ہے - اب کسی ہندو کو اپنی پرانی رسمون سے شرمانا نہین چاہیئے -

فرض کرو کہ کچھہ عرصہ مین اُن خواہشون کی جنہون نے روح کو کام لوک مین دق کر رکھا ہے - قوت جاتی رہتی ہے - کیونکہ جب خواہش پوری نہین ہوتی تو خود بخود کمزور ہو جاتی ہے - بعد اسکے روح دیولوک مین چلی جاتی ہے - یہ دیولوک وہی ہے جسکو مذہب عیسوی وغیرہ مین فردوس اور جنت اور سورگ وغیرہ کے نام سے موسوم کرتے ہین - عیسائی کہتے ہین کہ مرنے کے بعد بہت سے مقامات ہین - ہندو کہتے ہین کہ بہت سی لوک ہین - کسی سطح کی یہان کی زندگی کے تابع اُس کی وہان کی زندگی ہوتی ہے - جیسے دیوتاؤن کو پوجوگے ویسے ہی لوکون کو پراپت ہوؤگے - جیسا کہ شری کرشن نے گیتا مین کہا ہے :-

" دیوتاؤن کو پوجنے والے دیوتاؤن کے پاس پہونچتے ہین - پتّرون کو پوجنے والے

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پتترون کے پاس جاتے ہین - بھوتون کے پوجنے والے بھوتون کے پاس جاتے ہین - اور میرے پوجنے والے میرے پاس جاتے ہین -

جیسی تُمہاری اُپاسنا ہے ویسے ہی تم ہو جاؤ گے - جسکا تُم دھیان رکھو گے اُسی کی اوستھا مین تم پہونچ جاؤ گے - کیونکہ دھیان ایک بڑا قوی خیال ہے - اور اس مین قوت پیدا کرنے نئی حالتون کی ہے - انسان اپنے دھیان کے بل سے اپنی دُنیا بناتا ہے - اسی لیئے اُپ نشدون مین لکھا ہے کہ برہم کا دھیان کرو - اور اسی لیے یہ سکھایا گیا ہے کہ ہر روز صُبح کو سندھیا کرو - جبتک کہ تارے ابھی آسمان مین ہین اُٹھ کر اس پاک برہم کا پوتر کرنے والا دھیان کرو کہ اُسی سے تمہاری زندگی تمہارا خیال نیک سانچے مین ڈھلے گا -

اِس دیولوک مین روح مُدّت تک رہتی ہے - اور یہان ہی اسپر اُس زندگی کا بڑا اہم اثر ہے - کیونکہ یہ دُنیا سببون کی دُنیا ہے اور سب عالم نتیجون کے عالم ہین - دیولوک کا زمانہ یہان کی روحانی زندگی کی مقدار پر منحصر ہے - جتنی زیادہ تمنے یہان روحانی زندگی بسر کری ہے - جتنا زیادہ تمہارا گیان اور دھیان ہے - اتنے ہی دن زیادہ تم دیولوک مین رہو گے - اور جتنی کم اُتنی ہی کم - بعد دیولوک پھر جنم ہوتا ہے کیونکہ کامنا کسی نہ کسی صورت مین تہوڑی بہت ہمیشہ موجود رہتی ہے - کسی کو دہن کی کامنا ہے - کسی کو راج کی - کسی کو مُحبت کی - اور اس زمین کی ان گنت چیزون کی اگر تُم دھیان نہین کرتے ہو - کچھہ ہی روح کی زندگی بسر نہین کرتے ہو - بالکل کامناؤن سے بھرے ہو تو کچھہ بھی دیولوک مین تم نہین رہو گے - مگر جب تک تھوڑی سی بھی کامنا باقی ہے - جبتک کہ زمین پر اُسکے سیکھنے کو کُچھہ بھی باقی نہین ہے جب تک کہ وہ صاف پاک مُستقل اور گیانی نہین ہوتا - ایسی کوئی قوت نہین ہے کہ اسکو زمین پر سے اور کہین لیجاوے - اسکا مقام زمین پر ہی ہے - جبتک اس مدرسہ کے سبق سیکھنے

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

صبر ہو۔ یہ بر اسکو مل گیا۔ پھر اُسنے تزنا چیکیتا اگنی کا جو سب انسانون کے دلون کے دل مین پوشیدہ رہتی ہے۔ بھید پوچھا۔ وہ بہی اُسکو بتا دیا گیا۔ اور پھر اُسنے کہا کہ اے جمراج مُجھکو برہم کا گیان بتا۔ کوئی کہتا ہے کہ آتما ناشمان ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ انیتہ ہے۔ سب کو اس کا خیال پیدا ہوتا ہے۔ مگر کسیکو ٹھیک حال معلوم نہین مجھکو یہ بتا۔ جمراج بولا کہ نچیکیتا یہ گیان بڑا مشکل ہے۔ دیوتا اور منش اسکو ڈھونڈھتے ہین مگر پاتے نہین تو اور کوئی بر مانگ اسکو جانیدے۔ نچکیتا نے کہا کہ جب یہ گیان بڑا مشکل ہے اور دیوتا اور منش اُسکو برابر ڈھونڈھتے ہین تو بھلا موت سے بہتر موت کا بھید بتانے والا اور کون ملیگا۔ مین تو یہی بر مانگتا ہون۔ اور پھر جمراج نے اُسکو بہت لالچ دی۔ اے نچکیتا یہ ہاتھی اور گھوڑے اور سونا اور چاندی لیلے۔ یہ اپسرا لیلے۔ یہ عیش و عشرت کے سامان موجود ہین یہ لیلے۔ راج لے دولت لے اور ان کو بھوگنے کے لئے بڑی عُمر لے سینکڑون برس جی۔ مگر موت کے مُنہہ سے وہ بھید نہ پوچھ جسکے جاننے سے منش موت ہی کے پھندے سے نکل جاتا ہے۔ مگر اُس لڑکے نے کچھ نمانا۔ دہن دولت راج پاٹ سب چھوڑا کسیکی کچھہ قدر نہین کی۔ سب کامناؤن کو تُچھہ سمجھکر آتما کے گیان کی طرف من کو لگایا۔ آخرکار موت کو جیت لیا۔ جمراج نے آتما کا گیان بتا دیا۔ کیونکہ اُسنے انیتہ وستوون کو چھوڑ دیا۔

اندریان اپنے وشیون کی طرف مائل ہوتی ہین مگر جیسا کہ کٹھوپ نشد مین ہے آتما کو رتھ کا مالک جان اور شریر کو رتھ جان۔ بُدھی کو اُس رتھ کا چلانے والا جان۔ اور من کو باگ اندریون کو گھوڑی بتاتے ہین۔ اور وشیون کو اُن کی چلنے کی سڑک کہتے ہین۔ آتما جب اندریون اور من کی ساتھ ملتی ہے تو اُسکو بھوگنے والا کہتے ہین۔

جو اگیانی بے تمیز ہین اور من کو قابو مین نہین رکہتے ہین اُن کی اندریان بے بس ہوجاتی ہین جیسے بیوقوف گاڑی چلانیوالا باگون کو ٹھیک طور پر نہ کھینچے رکھے اور شریر گھوڑی اُس کے

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

باقی ہین - تب تک اور کسی مدرسہ کے دروازے اُسکے لیئے نہین کھل سکتے -

مگر کیا پُنر جنم ہمیشہ ہی ہوتا رہتا ہے ؟ - کیا اس سے کبھی چھوٹ نہین ہے ؟ اس سے چھوٹنے کا راستہ ہے - مگر صرف ایک آتما کو ایکتا کا گیان ہونا چاہیئے - مگر کیول علم ہی کافی نہین ہے - اُپاسنا اور بھگتی بھی ہونی چاہیئے - اُپاسنا کہتے ہین - پرماتما سے ایک ہو جانے کی دُھن کو -

جیسے وہ ایک لڑکا تھا کہ جو باوجود اپنے باپ راجا کے جبر کے پرماتما کی شوق مین ایسا ڈوبا ہوا تھا کہ اگر استری سے محبت کرنی ہو تو ہری مین ہی استری کو دیکھتا تھا اگر پتا سے ماتا سے محبت ہو تو ہری مین ہی پتا ماتا کو دیکھتا تھا - اسی طرح جس جس قسم کی محبت اِنسان مین ہے اُسکو ذرا زیادہ پاک زیادہ اونچی اور زیادہ صاف کر کر پرماتما کی طرف لگاؤ - اور ہر ایک خواہش کا انجام اُسکو بتاؤ - یہہ ہی اُپاسنا ہے - اور یہ طریقہ موکش کا ہے - یہ گیان اور یہ اُپاسنا جب حاصل ہو سکتے ہین جب پرتھوی کی سب چیزون کی کامنائین رفتہ رفتہ جاتی رہتی ہین -

اُس کہانی کو سنو جو کئی دفعہ کہی جا چکی ہے مگر کتنی ہی دفعہ کیون نہ کہی جاوے پھر بھی سُننے کے لایق رہتی ہی ہے - گوتم نے یگ کیا - اُسکا ایک بیٹا تھا نچیکیتا اُسنے یہ خیال کیا کہ یگ مین جو دکشنا ہین گائین دی گئین ہین وہ ٹھیک نہین ہین - اُسنے اپنے باپ سے کہا اور باپ نے ناراض ہو کر یہ کہدیا کہ مین تجھکو یگ مین دان دیدون گا - بڑی خوشی کے ساتھ اپنے باپ کے یگ پورا کرنیکی خاطر وہ نچیکیتا جمراج کے گھر گیا - مگر جمراج اپنے گھر نہین تھا - اور اُسکو تین رات اُسکے گھر کے باہر انتظار کرنا پڑا جب تین رات پیچھے جمراج آیا اور برہمن مہمان بے آدبھگت دروازہ کے باہر کھڑا پایا تو اُسنے بہت افسوس کیا اور کہا کہ تین رات کے بدلے تو تین بر مانگ لے اول بر نچیکیتا نے یہ بر مانگا کہ میرا باپ گوتم میری طرف غصہ کا خیال نہ رکھے اور اُسکو

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

قابو سے نکل جاوین - مگر جو تمیز دار گاڑی والا ہے وہ باگون کو کھینچ لیتا ہے - اُسکے گھوڑے شایستہ ہوتے ہین اور قابو مین رہتے ہین - اسی طرح عقلمند من کو قابو مین رکھتے ہین اور اندریان قابو مین ہوتی ہین -

جو بُدھی اور من کو کام مین نہین لاتا ہمیشہ ناپاک خیال کرتا رہتا ہے وہ سنسار سے چھوٹتا نہین بار بار پیدا ہوتا ہے - مگر جو بُدھی اور من سے کام لیتا ہے اور سدا پاک خیال کرتا ہے وہ چھوٹ جاتا ہے اور پھر پیدا نہین ہوتا - جس منش کی بُدھی رتھ چلانیوالی ہے اور من باگ ہین وہ رستہ کے پار جاتا ہے اور وہ ہی وشنو کا پرم پد ہے - اندریون سے پرے ارتھ ہین اور ارتھ سے پرے من اور من سے پرے بُدھی ہے - بُدھی سے پرے آتما ہے جسکو مہت آتما کہتے ہین اس آتما سے پرے اویکت ہے اور اویکت سے پرے پُرش ہے - پُرش سے پرے اور کچھہ نہین ہین - وہ سب کا انت ہے وہ ہی سب مین پرے کی حالت ہے -

یہان جاکر کوئی واپس نہین آتا - یہ آتما سب مین چھپا ہوا موجود ہے اسپر پہونچنے کی پُنر جنم سے بچنے کے لئے کوشش کرنی چاہئے - اور وہ کوششین ہین کہ اندریون کو من مین روک لے اور من کو بُدھی مین - بُدھی کو مہت آتما مین روک لے اور اسکو سُکھہ آتما مین روک لے -

جب اس برہم کا گیان ہو جاتا ہے تو موت سے چھوٹ جاتا ہے -

اسلئے اُپاسنا کرو - اور اُپاسنا سے روح کو پوتر کرو - جب روح پوتر ہوگی جب تمکو گیان ہوگا اور تم جانوگے کہ گیان اور اُپاسنا ایک ہی ہین - فقط

کتبہ محمد محسن عفی عنہ کاتب مطبع ہذا

पुस्तकालय

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

पुस्तकालय गुरुकुल कांगड़ी

جوہر نباتات

(اب بالکل تیار ہے)

شایقین علم نباتات وفن باغبانی کو مژدہ ہو کہ اب رسالہ جوہر نباتات چھپکر تیار ہو گیا ہے اسمین ہر قسم کے درختون کے مفصل حالات معہ تصاویر - و باغ لگانے اور باغ کی حفاظت کرنے چمن اور رمنا وغیرہ تیار کرنے کے قواعد و تراکیب عجیبہ وغیرہ درج ہین - کوئی بات فروگذاشت نہین کی گئی ہے - بعد ملاحظہ اس کتاب کی آپ خود تعریف کرین گے - اسمین ہر درخت کا ہندوستانی وانگریزی نام - بلندی - پیدایش - ملک - موسم - شباہت - استعمال - پھل - پھول - رنگ اقسام وشناخت وغیرہ دیا ہے - مضامین اس کی قصہ کے طور پر ہین - اور نہایت معتبر بڑی بڑی انگریزی کتابون سے اخذ کیے گئے ہین - اس کتاب کو بہت سے عالم اور معزز صاحبان نے پسند فرمایا ہے - اس کی تقطیع معمولی - کاغذ عمدہ دبیز ولایتی - اور کتاب نہایت خوشخط وصاف الفخامت ۲۰۲ صفحہ معہ تصاویر ہے - قیمت صرف ایک روپیہ ہے - مضامین حسب ذیل ہین -

(۱) پھل کے بڑے درخت
(۲) پھل کے بیانے درخت
(۳) پھل کے چھوٹے درخت
(۴) پھول کے بڑے درخت
(۵) پھول کے بیانے درخت
(۶) پھول کی چھوٹے درخت
(۷) خوشبودار درخت
(۸) خوشنما بڑے درخت
(۹) خوشنما چھوٹے درخت
(۱۰) گھملے کے درخت
(۱۱) بیلدار درخت
(۱۲) کھجوردار درخت
(۱۳) درختان نادر
(۱۴) جنگلی درخت
(۱۵) متفرقات درخت مصالحہ وغیرہ
(۱۶) انتظام تراکیب باغبانی
(۱۷) نوٹ و منتخبات -

المشتہر مہتمم مطبع ودیا درپن میرٹھ شہر

چھ روپیہ کی گھڑی کا انعام

جو صاحب اخبار انیس ہند میرٹھ کے ۸ خریدار پیدا کر کے پورے سال کی قیمت مبلغ ۲۴ روپیہ پیشگی روانہ فرماینگے اُن کو ایک جیب گھڑی بنام سمپلیکس واچ قیمتی ۶ روپیہ نہایت صحیح وقت دینے والی مفت نذر کیجائیگی - المشتہر منیجر انیس ہند شہر میرٹھ

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

دستور العمل رسالہ ہذا

(۱) یہ رسالہ ماہواری ہے اور ہر ماہ کی اخیر تاریخ پر شایع ہوتا ہے (۲) قیمت رسالہ ہذا فی پرچہ صرف ۲ اور سالانہ صرف ۹ ؍ ہے - اور باہر والوں کے واسطے معہ محصولڈاک فی پرچہ ۱؍ اور سالانہ ۱۵ ؍ ہے - (۳) قیمت اس رسالہ کی پیشگی لیجاویگی - بدون وصول ہونے قیمت پیشگی کے یہ رسالہ کسیکے نام جاری نہیں کیا جاتا - (۴) درخواست طلبی نمونہ کے ساتھ قیمت امر ضرور ارسال کرنی چاہیے - (۵) قیمت بھیجنے والوں کیلئے سب سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ اول پرچہ یا اور کوئی پرچہ بذریعہ ویلیو پے ایبل پارسل جسپر کل جلد کی قیمت معہ محصولڈاک لیلی جاوے - طلب فرماویں یا بذریعہ منی آرڈر نقد دام بھیجکر منگاویں -

المشتھر ماسٹر امچندر مینجنگ سکرٹری تھیوزافیکل سوسائٹی میرٹھ

تقاضا

خریداران رسالہ ہذا کی خدمت میں گذارش ہے کہ حسب دفعہ ۳ دستور العمل مذکور قیمت رسالہ ہذا بابت سال ۱۸۹۳ء جلد عنایت فرمائیں - دو ماہ تک اسوجہ سے تقاضا نہیں کیا کہ خریدار صاحبان خود قیمت بھیجدینگے اور اکثر صاحبان نے ایسا کیا بھی مگر جن خریداران نے ابتک قیمت نہیں بھیجی اُن سے عرض ہے کہ جلد بھیجدیں تاکہ رسالہ کی روانگی - ورنہ آیندہ پرچہ بذریعہ ویلیو پے ایبل روانہ کیا جائیگا - جنکو انکار کرنا ہو وہ فوراً اسکو دیکھتے ہی انکار لکھکر بھیجیں - الملتمس ماسٹر امچندر مینجنگ سکرٹری تھیوزافیکل سوسائٹی میرٹھ

پستک گیان سروودے - یہ کتاب پنڈت رام پرشاد صاحب ایم اے نے زبان سنسکرت سے زبان اُردو ترجمہ کی ہے - گیان سرودے سے تین فائدے فرد فرد متصور ہیں اول صحت جسمانی - دوم غیب دانی - سوم سوکش - یہ کتاب واسطے فروخت کے موجود ہے قیمت معہ محصول ڈاک فی جلد ۴ ؍ ۔

کلید تھیوصوفی - یہ کتاب کی ٹو تھیوصوفی کا ترجمہ ہے - اُردو خوان کے علم تھیوصوفی سے واقف ہونے کے لئے اس سے بہتر کوئی کتاب نہیں ہے قیمت معہ محصولڈاک ۴ ؍ - **جیون مریادا** معہ محصول ڈاک ۱ ؍ - **رسالہ جات** ارت کا گھونٹ بابت سال ۱۸۹۲ء جلد مجلد معہ محصولڈاک ۱۵ ؍ - **خلاصہ تھیوصوفی** معہ محصول ۲ ؍ - رسالہ مسمریزم معہ محصول ۲ ؍ - **جنتری دوامی** ۲ ؍ - المشتھر ماسٹر امچندر مینجنگ سکرٹری

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مہربانی فرماکر کوئی صاحب بلا اجازت مصنف تصنیف طبع نہ فرمایئں

اوم

فغاں فریاد و نالہ ہے نہ کچھ شکوہ شکایت ہے
یہ الفاظ صداقت صرف اظہار حقیقت ہے

اظہار حقیقت

حصہ اوّل

چودہری مہارا...

حصہ اوّل جو اظہ...
پڑہتے ہی جس ک...
ہم سے کم رکھی ہ...
دوسرا حصہ بھی
جس کی رنگت

کرشنا پرنٹنگ...

1271
1271;U
1271;U
उर्दू संग्रह
पुस्तक का नाम इज़हार हकीकत
लेखक चौधरी महाराज सिंह
प्रकाशन वर्ष ...
आगत संख्या 1271
1271
पुस्तकालय
गुरुकुल कांगड़ी
CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

التماس

ناظرین! دنیا مثلِ حباب بے ثبات تبلائی جاتی ہے پھر اس میں انسانی زندگی کا تو وجود و قیام ہی کیا بقولیکہ سامان سو برس کے ہیں پل کی خبر نہیں۔ تاہم انسان کیلئے اشرف المخلوقات ہونیکی حیثیت سے کچھ نہ کچھ سامان زندگی اس عالم فانی میں چھوڑنا ضروری ہے۔ اپنا پیٹ تو حیوان بھی کسی نہ کسی طرح بھر ہی لیتے ہیں مگر مجھ جیسے مفلس و لاچار کو چاروں طرف نگاہ دوڑانے پر بھی کوئی سامان سوائے اپنی قسمت کی داستان کے ایسا نظر نہ آیا جسکو بقائے زندگی کے نام سے چھوڑ سکوں اسلئے اس بندۂ ناچیز نے یہ کتاب (اظہار حقیقت حصّہ اوّل) مرتب کر کے پیش خدمت کی جسمیں کچھ میری خوبیٔ قسمت کا راگ بھی ہے باقی وہ مجرّب نسخہ تحریر ہیں جن سے کیسا ہی مہلک مرض دور ہو کر مریض شفایاب ہو جائے۔ اور تندرست جنکے استعمال سے کبھی کسی مرض کا شکار نہ ہو۔ اس سرو شکتیمان پرماتما سے استدعا ہے کہ کتاب ہذا کا ہر لفظ و ہر شعر جناب والا کیلئے اکسیر کامل و باعث محظوظیت ثابت ہو کر موجب قدر دانی و حوصلہ افزائی بندۂ ناچیز ہو۔

راقم۔ مہاراج سنگھ

پتہ

نجیب آباد کے نزدیک ساہن پور ریاست ہے — جو راجہ رائے بھارت سنگھ کے زیر حکومت ہے
کنور شمشیر جنگ و تیر جنگ گرراج سنگھ جیسے — ہیں پسران سعادتمند جنکی کیا ہی قسمت ہے
خجل ہوتا ہے گردوں دیکھکر رونق ریاست کو — بہار عیش سے جو آج گلزار طلاوت ہے
اسی گلشن کا ہوں میں بھی شجر افتادگی بر سر — بصورت کھاد بھی خدمت میری جسکو نفرت ہے
کراتا تھا کبھی جو سیر اس گلشن کی پودوں کو — وہی اب خوبیٔ قسمت سے محروم زیارت ہے
بنایا وقت ناقص نے میرے کیا بدگماں انکو — کہ جنکی رحمت و بخشش کی اک عالم میں شہرت ہے
مرے دل سے وفاداری کا پر جذبہ نہیں جاتا — تصور میں وہی دل میں وہی تصویر دولت ہے
اضافہ ہو گیا کیا رسم الفت میں جدائی سے — اطاعت کی جگہ مہاراج جو حاصل عبادت ہے

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

استوتی

ایش تمہاری دیا ہے سب پر دیا کرتا تمہیں تو ہو ۔۔۔ لاج ہر ایک کی تم نے راکھی لاج رکھیا تمہیں تو ہو
رامچندر جی نے سیتا کو اگن بیچ ٹھلایا جب ۔۔۔ پتی ورتا کی اگن کنڈ میں جان بچیا تمہیں تو ہو
دوشاشن نے چیر بچیہ کھینچا جب دروپدی رانی کا ۔۔۔ چیر بڑھا اس چھترانی کی لاج رکھیا تمہیں تو ہو
پرہلاد بھگت کو ہرناکش دُشٹ دُکھ دیا کرتا ۔۔۔ ان سب کشٹوں کو ہر ہر کر آنند دلیا تمہیں تو ہو
راون سے پاپی بھی تم نے تار دیئے بھو ساگر سے ۔۔۔ مہاراج کی نیا کے بھی پار لنگھیا تمہیں تو ہو

غزل

جس نے چھب آپکی اے ایش نہاری ہوگی ۔۔۔ اوس کو دنیا کی کوئی چیز نہ پیاری ہوگی
پڑ گیا جس پہ ترے ابر کرم کا سایہ ۔۔۔ اس کی سرسبزی کو خوش باد بہاری ہوگی
چھوڑ گھر بار زر و مال زمانہ سب کچھ ۔۔۔ لین ہوں تجھ میں تو بس مکت ہماری ہوگی
من کا مندر تبھی کچھ فخر کے قابل ہوگا ۔۔۔ جب تصور میں بھی تصویر تمہاری ہوگی
کیا ہی خوش بخت ہیں وہ جو کہ تمہیں پاتے ہیں ۔۔۔ روح بھی ان کی تو جنت میں ہماری ہوگی
چھوڑی ہو نام ہی پر جس نے تمہاری کشتی ۔۔۔ پار سنسار کے ساگر سے اتاری ہوگی
نام سے پار جب ہو جاتی ہے نیا دہاراج ۔۔۔ ورش سے کیوں نہیں مقصود بر آری ہوگی

غزل

جو نکہ بھگت ایشور ہی سے سانجھی پریت کرتے ہیں ۔۔۔ وہ چھوڑ آوا گون سنسار کر ساگر سے ترتے ہیں
اونہی کی یاد سے اپنے چھڑا لیتے ہیں سنکٹ سب ۔۔۔ بنا لیتے ہیں دنیا دین کا گر سکھ کی بھرتے ہیں
بیاں ہو حال کس صورت سے انکی ناخدائی کا ۔۔۔ ہزاروں روز جن کے نام سے پاپی اترتے ہیں
مقدر پر نہ ہو کیوں فخر ان کے ملنے والوں کو ۔۔۔ کہ جن کا نام لینے سے ہی سب کا بیج سنورتی ہیں

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سنا ہے وہ سدا بھگتوں ہی کے قابو میں رہتے ہیں — تو پا سکتے ہیں کب مہاراج جو ان سے بچھڑتے ہیں

غزل

ایش بھگتی جا کے من بھا جات ہے — لین اسی میں رہتا وہ دن رات ہے
جو کسی نے آج تک پایا نہیں — موکش بھگتوں کو وہی پہنچات ہے
دھیان جن کا کر کے بیڑا پار ہو — ان کو دھیان ہو جائے تو کیا بات ہے
دید دیوی شاستر وید رشی منی — اس کی مہما کا ہر اک گن گات ہے
اپنے اپنے کرم کا ملتا ہے پھل — جیسا جو کرتا ہے ویسا پات ہے
جب کئے مہاراج من مانے کو کرم — اب ہے کرنے سے کیا یہہات ہے

غزل

ہر آتما میں جلوہ ہے پورا پورا تیرا — آنکھوں میں نور تیرا دل میں سرور تیرا
آفات و حسرت میں آلام دیکھتا ہیں — رہتا ہے پاس ہر دم گھر گو ہے دور تیرا
نہ بھید کسی مایا کا کیا اپار ہے لیلا — پائیگا پار کوئی کیا ذی شعور تیرا
رگ رگ میں رم رہا تو ہر کسی کے ہر دم — پھر بھی نہ پائے کوئی تو کیا قصور تیرا
مہاراج کی گذارش ہے دست بستہ تجھ سے — حاصل رہے ہمیشہ قرب و حضور تیرا

غزل

شکر تیرا کس زباں سے ہو ادا پرماتما — نعمتیں بخشیں ہمیں کیا بے بہا پرماتما
خاک کے پتلوں کو کیسی زندگی بخشی نفیس — دی سلاست کیا زباں کو واہ وا پرماتما
چاند سورج اور ستارے جو فلک پر ہیں عیاں — شان ہے کیسی عجائب دلکشا پرماتما
رات دن کیا ہی بنائے عیش دنیا کیلئے — جو ضروری تھے کئے ساماں عطا پرماتما
ہے انہیں کے آسرے مہاراج سا ناچیز بھی — اس کے اپرادھوں کو بھی کرنا چھما پرماتما

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

غزل

خزاں کر دیں بہاروں کو خزاں کو پر فضا کر دیں — سمندر کو سکھا دیں یا وہ جل تھل جا بجا کر دیں
وہ کر دیں بند گردش کو زمین و چاند سورج کی — ہیں مالک دین دنیا کو فنا کر دیں بقا کر دیں
گناہوں کی سزا دیں یا سبھی عفو کر ڈالیں — وہ ڈالیں روح تن میں یا وہی تن سے جدا کر دیں
نہ ہو رنجور دنیا کے مصائب سے دل غمگیں — پتہ کیا ہے کہ پل میں کاج کرتا کیا سے کیا کر دیں
یہ جن کی شان اعلیٰ کا اک ادنیٰ سا کرشمہ ہے — گدا کو شاہ کر دیں یا کہ شاہوں کو گدا کر دیں
ترا تن من سب ہے قرباں سدا بھگون بھگتی میں — تعجب کیا کہ وہ مہاراج تیرا بھی بھلا کر دیں

غزل

وہ کیا شے ہے بشر کو سب سے پہلے جس کی چاہت ہو — نہو جس کر دنیا کی کسی شے سے نہ فرحت ہو
سنو ہے تندرستی جس سے حاصل سچی راحت ہو — مگر قسمت سے ہی یہ راحت نصیبی جس کی قسمت ہو
نہ رہنے کی جگہ یا قرب میں اس کے غلاظت ہو — بدن کی خوب عمدہ صاف کپڑوں سے حفاظت ہو
غذا اچھی ہو لذیذ حاصل کہ جس سے دل کو طاقت ہو — جہاں تک ہو سکے آب و ہوا میں بھی نفاست ہو
تمہیں مہاراج ان دو چار باتوں میں مہارت ہو — نہ ہرگز تندرستی سے انہیں پیدا شکایت ہو

غزل

اگر تندرستی کی کچھ آرزو ہو — نفاست کی عادت صفائی کی خو ہو
بدن پر رہیں صاف اور ستھرے کپڑے — کشادہ ہو گھر جس میں مطلق نہ بو ہو
بچیں مکھی و موش و مچھر سے ہر دم — لیں آب و ہوا صاف کثرت کی خو ہو
غذا عمدہ دلخواہ کھائیں ہمیشہ — صحت دست بستہ کھڑی روبرو ہو
ہو تفریح بھی اک ضروری جز واسکا — کہ جو روح کی تازگی کی نمو ہو
ہو مضبوط رشتہ جو دل بیٹھنے کا — بڑی سے بڑا زخم دل کا رفو ہو

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ہوئے ذوق وحدت کی چھائی ہو مستی
اسی کا ہو جام اور اسی کا سبو ہو

مہاراج لازم ہے دنیا میں رہکر
کسی کا دل آزار ہرگز نہ تو ہو

غزل

برائی میں کسی کی تو اگر اپنا بھلا سمجھے
خیال خام ہے مطلق برا سمجھے برا سمجھے

ہیں دولت حسن و زر یا نو رمہاپرش اکدم کر
نہ ان پر فخر کچھ کیجیے نہ ان کو آشنا سمجھے

اگر کچھ چاہ ہے دنیا و دیں میں سرخروئی کی
تو سچائی و پرادپکار کو راہِ رسا سمجھے

زمانے کی بھلائی ہو اصولِ زندگی تیرا
اسی میں واہ وا جانے اسی میں مرحبا سمجھے

نحوست بھی سعادت ہو سدا بھگوان بھگتی سے
یہی قایل بھروسہ ہے اسی کا آسرا سمجھے

تجھے ہو جائے گر مہاراج اپنے نفس پر قابو
تو پھر بس منزل مقصود بیشک زیر پا سمجھے

غزل

بھلائی کر زمانے سے اسی کا پھل بھلا ہوگا
تری شہرت کا چرچا بھی جہاں میں جابجا ہوگا

شمع جب چین پروانہ جلا کر بھی نہیں آیا
گماں پھر دور کب ہونے کا ظلم ناروا ہوگا

نہ کر بیداد ناحق خوف کھا انجام سے لے سکے
ستم کر کے نہ دنیا میں کوئی پھولا پھلا ہوگا

ستانا بیکسوں کا یوں کہیں خالی بھی جاتا ہے
کسی دن ہاتھ میں انکے ترا دامن پھنسا ہوگا

فریب و مکر کام آوے نہ تب وقت ٹلا کا چارہ کچھ
کیا ہے نیک و بد جو پھل اسی کو بھوگنا ہوگا

ہوا من پاک عصیاں سے تو پھر مہاراج کیا خطرہ
نہ شمشیر بھی ہر دم اگر اپنا بھلا ہوگا

غزل

چار پیسہ جنہیں دنیا میں کماتے دیکھا
اور کفایت سے کچھ انہیں بچاتے دیکھا

ان کو افلاس کے پھندے میں نہ آتے دیکھا
نہ طبیعت پہ کبھی میل ہی لاتے دیکھا

مفت کا مال جہاں میں جنہیں پاتے دیکھا
ان کو آپے ہی میں ہم نے نہ سماتے دیکھا

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

رنگ رلیاں مزے دنرات اڑاتے دیکھا
دھرم کے نام سے منہ ان کو چراتے دیکھا

کچھ کما کر جنہیں گھر میں نہیں لاتے دیکھا
بھوک کے مارے انہیں شور مچاتے دیکھا

بیکسوں کو جنہیں دن رات ستاتے دیکھا
ہم نے ان کو بھی کبھی چین نہ پاتے دیکھا

ناک بھوں جن کو اچھوتوں سے چڑھاتے دیکھا
ان کو عیسائیوں سے ہاتھ ملاتے دیکھا

پیاز کے نام سے یاں جنکو چڑاتے دیکھا
دور ہوٹل میں اونہیں زور چلاتے دیکھا

بھائی بندوں کے جنہیں ساتھ نہ کھاتے دیکھا
ساتھ صاحب کے ٹفن ان کو اڑاتے دیکھا

سلک انگلش کا جنہیں سوٹ سلاتے دیکھا
آج کھدّر سے انہیں پریم جتاتے دیکھا

بر سرِ بام جنہیں چڑھتے چڑھاتے دیکھا
رفتہ رفتہ پھر اوسی زینہ پہ آتے دیکھا

زندگی جن کو بہت اونچی بناتے دیکھا
پھرتے در در انہیں پبلک کو مناتے دیکھا

...ک کر گھر جنہیں گوروں کو مناتی دیکھا
ٹائٹل صرف گورنمنٹ سے پاتے دیکھا

...تھا سماجوں میں جنہیں دھاک جماتی دیکھا
پیر ظاہر انہیں گھر اپنے جتاتے دیکھا

بھیس جوگی کا جنہیں ہم نے بناتے دیکھا
ان کو دنیا کے مزے خوب اڑاتے دیکھا

دھرم کی راہ پہ ہم نے جنہیں آتے دیکھا
دین و دنیا کا مزہ بس انہیں پاتے دیکھا

سامنا دیکھ کے ہر دم جنہیں جلتے دیکھا
ان کو ہمارا آج نہ ٹھوکر کبھی کھاتے دیکھا

بھجن

رنگ عالم ہے ہر دم نرالا
دیکھ دل گر نہ ہو دیکھا بھالا

اک زمانہ تھا کہ کیسی شان تھی شمشیر کی
خود نہ آپے میں سماتا بان تھی شمشیر کی

شان و شوکت ہر گھڑی مہمان تھی شمشیر کی
روح فنا ہوتی تھی استیان تھی شمشیر کی

رنگ عالم . . . .

رعب غالب تھا دہشت تھی اعلیٰ
پاس رکھنا بھی غرض مفہوم کسرِ شان تھا

کچھ دنوں پیچھے نہ وہ چاہت نہ اسکا مان تھا

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

من بھی بندوق اس پہ جان و دل قربان تھا
تھیں نئی دل میں تمنائیں نیا ارمان تھا
جیسے ہوئی دولہن سے حیا لا
رنگ عالم . . . .

دوش پر رکھا لگایا سینہ جس بندوق کو
چھوڑنے میں بھی نہیں تاخیر کچھ مخلوق کو
ہینڈ بگوں نے چھڑایا جس طرح صندوق کو
یوں طمنچہ نے چھڑایا اب اسی بندوق کو
حیف دنیا ترا نشہ ہو کالا
رنگ لاتی ہے ہردم نرالا

عالم طفلی میں لہو ولعب میں مسرور تھے
بالغ ہوتے ہی جوانی کے نشہ میں چور تھے
بے خبر تھے دین و دنیا ستی نہایت دور تھے
ضعف پیری آتے ہی سارے نشے کافور تھے
تب سنبھالی ہے نہا راج مالا
رنگ عالم . . .

بھجن

بھلی بھانتی سوچ وچار کر کرم جو تو کر پاوے
سن بھلے کرم کی راہ میں تجھے کبھی نہ بپتا آوے
کرم بڑا بلوان ہے کرنا اوسے بنائے
جس کا پھل ٹلتا نہیں کر کے لاکھ اپائے
کرتا ہی وہ کرم کیوں جن کو کر پچھتائے
بو کر پیڑ ببول کے آم کہاں سے کھائے
زنہار کرم کے سامنے نہیں کچھ بھی پار بساوے
بھلی بھانتی . . .

کرم ہی کارن پاپ کا کرم ہی کارن دھرم
کرم بڑھاوے مان بھی کرم دلاوے شرم
کرم ہی کا نگ جان ہو جان بچاوے کرم
سوچ سمجھ کر اس لئے کرنا چاہئے کرم
نہیں کرتا سوچ وچار جو سو انت کال پچھتاوے
بھلی بھانتی . . .

آئینہ سے صاف ہے سنگ کرم کی راہ
جو آیا اس راہ پر اس کا ہوا نباہ
لوبھی کامی کرودھی کا ہو کیوں کر نرباہ
اون کا تو پھل چھید میں ہے نت حال تباہ
سچ بول ویر ادبیکار کر جو جیون پھل پاوے
بھلی بھانتی . . .

راون کا جس دم بڑھا حد سوا اتیاچار
دیس دیس میں مچ گیا اک دم ہاہا کار

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

چھوڑا رام نے راج سکھ گیا تھا پراولیکار
فوراً لنکا میں پہونچ ڈالا راون مار

نبھی رام گن روز شب مہاراج زمانہ گذرے
بھلی بھانتی ...

شعر

کبھی بھولکر کسی سے بھی نہ ہو سلوک ایسا
کہ جو کوئی ہم سے کرتا ہمیں ناگوار ہوتا

غزل

تمنّا ہے مری ایشور مجھے وہ دل عنایت ہو
وطن کا درد ہو جسکو جسے شوق عبادت ہو

دیانت کا ہو گنجینہ سعادت جسکی دولت ہو
علم بردار ہمت اور دریائے سخاوت ہو

صداقت کا ہو مخزن مصدر خوبی لطافت ہو
مسرّت کا ہو مرکز اور مجموعہ حلاوت ہو

خدا ترسی سے پر ہو درد دل سننے کی عادت ہو
بھلے کا قوم کے خواہاں ہو بدخواہی سے نفرت ہو

اطاعت کام ہو جسکا جسے مشق ریاضت ہو
ہر آدم زاد سے مونس اور ہر اک سے الفت ہو

جراحت سے مری شمشیر قاتل کو جو راحت ہو
اسی سے سر کٹانے کی سدا مہاراج چاہت ہو

شعر

ظاہر میں ان کے حال کو سرسبز نہ جانو
پوشیدہ جگران کا ہے مانند حنا کے

غزل

جی حضور ولنسے زیادہ کوئی آزار نہیں
منہ لگانے کو نڈوس جانیں وہ مار نہیں

ٹیو گورجی سے بھرا کرتے ہیں آگے : سمجھے
یہ جتانے کو کہ ہم سے کوئی ہشیار نہیں

آگ پانی میں لگا بھی دیں بجھا بھی دیں غرض
سبز باغ ان کو دکھانا کوئی دشوار نہیں

کھیل ہے ان کو ہتھیلی پہ جمانا سرسوں
ان کی چالیں ہیں غضب قابل اظہار نہیں

جھونکدیتے ہیں وہ دھول آنکھوں میں ایسی معقول
اصلیت آئے نظر جس سے کہ زنہار نہیں

چوسے خون ہیں پھر جوکوں کی مانند وہ خوب
مست سرکار بھی جوکھوں سے خبردار نہیں

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

جن سے ہو ان کی غرض اون سے لپٹنا دیکھو — بے غرض ان کو پکارو بھی تو سنکار نہیں
کام آجائیں کسی کے بھی یہ ہے خام خیال — ان کے مطلب کے سوا ان کا کوئی یار نہیں
گر کچھ اپکار نہ غیروں کا کروگے مہاراج — ناؤ سنسار بھنور سے ہو کبھی پار نہیں

شعر

بد صحبت سے کچھ ہمیشہ جس کا ہے انجام برا — بدی کیئے بن بد کہلاوے بد اچھا بدنام برا

غزل

ہے صحبت بد۔ بد۔ یہ ٹھکانا نہیں اچھا — انساں کو غلط راہ پہ جانا نہیں اچھا
بے تال و سر جوں راگ کا گانا نہیں اچھا — کم ظرف کو یوں سر پہ چڑھانا نہیں اچھا
نادان سے الفت کا بڑھانا نہیں اچھا — حرص و ہوس کو دل میں بسانا نہیں اچھا
خم ٹھوک کے بیکسیں پہ بھی آنا نہیں اچھا — ناحق دبے کو اور دبانا نہیں اچھا
جو آسرے ہو اوس کا ستانا نہیں اچھا — معصوم پہ شمشیر چلانا نہیں اچھا
مہاراج دل کسی کا دکھانا نہیں اچھا — ہو جاتے ہیں بدنام زمانا نہیں اچھا

شعر

بھلی صحبت ہمیشہ بے ضرر ہے — کہ چمپک بن میں بھونرا بے خطر ہے
اچھوں کی سنگت بری بھول مت جانا بھجن — مت کھل سے کیجو پریت پڑے پچھتانا
اک موش اک دفعہ دریا میں بہہ آیا — جب اتفاق سے دیکھ ہنس نے پایا
بیہوش تڑپتا دیکھ ترس جت لایا — پنجوں سے جلد نکال پیٹھ بٹھلایا
کیا موش نے ہوتے ہی ہوش شروع یہ کھانا — اوچھوں کی ۔ ۔ ۔
پھر ہنس نے کی اک بار کاگ سی یاری — ہر کام کا اپنے کیا اوسے ادھیکاری
یہ کاگ نے کی اوس یار کی خاطرداری — پنجرے میں دیا پھنسوائی عمر کو ساری

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کیٹی سے رہو ہشیار نہ دھوکا کھانا — اوچھوں کی.....

یوں جگ میں درجنوں سی ہی موہ بڑھانا — دن رات سانپوں کو جیسا دودھ پلانا

تم ان سے کرو کتنا ہی پریم روز انا — جب ان کا موقعہ پڑے کاٹ تبھی کھانا

ان پر نہ کبھی وشواس بھول کر لانا — اوچھوں کی....

مہاراج چھوڑ دشکرم کرودھ اور موہا — ست سنگ پریم رس پیالہ دیتا تی سوہا

ہے دیش سیوا مشہور گورتی کھوہا — یوں ہی مانتا ہے سنسار سب سکا لوہا

یہی کرم ہے سب سے سرشیٹ اسی چت لانا — اوچھوں کی سنگت بری.....

قطعہ

کہیں دریا سے قطرہ اور کہیں قطرہ سے دریا کر — عجب راز حقیقت کو دیا ہے میرا خفا کر

تو ہی رکھشک تو ہی منصف تو ہی مہاراجا — ترے قربان پھر تو ہی اوسی انیر ہویدا کر

غزل

فطرت کا ہوا بازدں نے جلوہ دکھا دیا — ذرہ کو پھر قطرہ کو دریا بنا دیا

پہنچا دی کہاں رفعت کاشانہ خاکسا — شمس و قمر کا جس کے تلے سر جھکا دیا

کیا جانے کیا لگاؤ بچھا کر حقیر سے — سرکار کی طبیعت کو مکدر بنا دیا

آیا ذرا نہ رحم مرے حال زار پہ — کیا نرم دل کو سنگ سے بڑھکر بنا دیا

گو تجھ پہ بے خطا چلی شمشیر بے پناہ — مہاراج تو نے خوب کیا سر جھکا دیا

شعر

آگ لگتے ہی یکایک آشیانہ میں مرے — جن پہ تکیہ تھا وہی پتے ہوا دینے لگے

غزل

پھر گئی اپنے سے اپنوں کی نظر آپ سے آپ — اس کو کہتے ہیں مقدر کا ضرر آپ سے آپ

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

غیر پر ہوتے ہیں الطاف و کرم ان کے پر — میری قسمت کے لئے زخم ملگا آپ سے آپ
شوق زخموں پہ مرے ان کو نمک پاشی کا — تا کہ ہو جائیں ہرے بار دگر آپ سے آپ
لے کے مقراض نہ صیاد چمن تک پہنچا — گر پڑے کٹ کے قفس میں مرے پر آپ سے آپ
آرزو ان کی کے اشجار ثمر لائیں خوب — یوں برستے ہیں مرے دیدہ تر آپ سے آپ
بات ہی کیا رہی ہمارا آج وفاداری کی — اک اشارے پہ نہ ہٹ جائیں اگر آپ سے آپ

بھجن

وقت ناقص عجب رنگ لایا — جس نے دنیا کو مجھ سے پھرایا
گھر سے خوش ہو جو ہمیں پاس بلاتے تھے کبھی — شادیاں جن کی عنایت سے مناتے تھے کبھی
اپنی نزدیک سمجھ ہمکو بٹھاتے تھے کبھی — جن کے باعث نہ عدو آنکھ ملاتے تھے کبھی
اون سے مایوس کیسا بنایا — وقت ناقص ...
تنگ و لاچار عجب وقت ترے پھیر سے ہوں — مجھ سے وہ پھیر جدا ہیں یا جدا پھیر سے ہوں
سخت حیران و پریشان اس اندھیر سے ہوں — رحم کر اب تو میں بیتاب بہت دیر سے ہوں
تو نے کیا کچھ نہ میرا بنایا ہے — وقت ناقص ...
گھر چھٹا یار چھٹا اپنا پرایا چھوٹا — ہمنشیں چھٹ گئے سرکار کا سایا چھوٹا
آسرا لطف و کرم کا بھی خدایا چھوٹا — دھیان پر ان کے ہی دل کا نہ سمایا چھوٹا
جس نے بے کل ہے مجھکو بنایا — وقت ناقص عجب ...
آج ہمارا آج لئے سر پہ ہے، قاتل شمشیر — جو چلانے ہی کا مجھ پر نہ تھا قائل شمشیر
ذبح کرتی ہے مجھے کیوں گلے مل مل شمشیر — تیرا رخ ہے پھر رحم کے قابل شمشیر
جاں چلی تن سے دم لب پہ آیا — وقت ناقص ...

غزل

یہ وقت ناقص ہی کا نہ ہی کہ میں جو رنج و عذاب میں ہوں — طرح طرح کی مصیبتوں سے عجب حال خراب میں ہوں

کسی سے زر مال و دھن چھڑایا کسی سے پیارا وطن چھڑایا — کسی کی ہے روح سے تن چھڑایا اسی کے انقلاب میں ہوں

بُری طرح سے پکڑ رہا ہے جدھر تدھر سے جکڑ رہا ہے — ستا کے مجھکو اکڑ رہا ہے پھنسا میں کس پیچ و تاب میں ہوں

ہوں ملتجی اٹھے دست بستہ ہے میری حالت خراب خستہ — بتا دیں اب جلد اسکو رستہ کہ جسکی باعث عتاب میں ہوں

بہار کا آ گیا زمانہ خوشی کا ہر سمت ہے ترانہ — بتا ہیں یوں ہجر کا نشانہ رہوں گا کس حساب میں ہوں

کسی کو عیش و امن میسر کسی کو دنیا کا دھن میسر — مجھے یہ سوز و محن میسر جو سکی مہاراج داب میں ہوں

اشعار متفرق

ناتوانی رنج و غم صدمات ہجراں اور عذاب — کیوں ہوے ہیں آج میر گھر کو مہمان کثیر

ہوں بڑوں کے زیر سایہ سے گماں و سامان کثیر — اس لئے آئے ہوں شاید میرے گھر مہمان کثیر

غزل

نجارات و حوادث سے یہ دل گھبرایا جاتا ہے — جگر میں ہوک اٹھتی ہے کلیجہ منہ کو آتا ہے

ہوا ہے ناک میں دم بس لبوں پر آنیوالا ہے — بتا دو کچھ بھی چارہ نہیں بردھیان جاتا ہے

یہ کن کر ہوں کا پھل سرکار بندے کے مقابل ہے — دعائیں کر کے بھی جو آنکو اپنا نہ پاتا ہے

بتاؤ وقت ناقص ہی کا میں نے کیا بگاڑا ہے — جو پیچھے پڑ کے میرے اس قدر بیکل بناتا ہے

شمع جل جل کے محفل میں یہی عبرت دلاتی ہے — نہیں ہے چین اس کو بھی کسی کو جو ستاتا ہے

اوسے اختیار تھا وہ خود ستانا جتنا چاہے — مگر مہاراج سے سرکار کا دل کیوں بدلتا ہے

غزل

اے وقت تو نے ہمکو کیا کچھ نہیں دکھایا — مسرور بھی کیا دل رنجور بھی بنایا

خوش تھا جو تو تو اپنے دشمن بھی مہرباں تھے — اس دم بدی نے تیری کیا کچھ غضب ڈھایا

دنیا میں آج اپنا ہمدرد ہے نہ کوئی — جن کے رہے ہمیشہ پایا نہیں پرایا

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

جس جس سے کی بھلائی حاصل ہوئی برائی ۔۔۔ دم ناک میں ہے اپنا چاہے لبوں پہ آیا
قرباں تیرے پھر تو پہلے سے سوا خوش ہو ۔۔۔ کافی کیا پریشاں بے کل بہت بنایا
جب جان نہیں سکتے کیونکر کریں بیاں پھر ۔۔۔ کیا کیا ترے کرشمہ کیا کیا ہے تیری مایا
ناداں کو عقل کل دانا کو عجب ناداں ۔۔۔ مفلس کو تونگر اور شہ کو گدا بنایا
کیا عالی شان عمارت ویرانہ میں بنائیں ۔۔۔ محلوں کو پل میں تو نے ویرانہ کر دکھایا
صحرا میں کیا کھلائے خوش رنگ بیل بوٹے ۔۔۔ گلشن کا ناز نخرا سب دھول میں ملایا
پرتاپ و نل کو تو نے گھربار سب چھڑا کر ۔۔۔ پتوں کی روٹیاں دیں اور دھول پر سلایا
کابل کی سلطنت کا کیسا نظام بدلا ۔۔۔ کوئٹہ کا پل میں نقشہ کیسا بدل دکھایا
مہاراج تیرا بندہ بے دام ہی رہے گا ۔۔۔ نظر عتاب کر یا لطف و کرم کا سایا

غزل

کر خاک دیا سب کچھ جب تو نے جدھر دیکھا ۔۔۔ اے ساعت بد تیرا یہ ہم نے اثر دیکھا
انساں کی حقیقت ہی کیا تیرے مقابل ہو ۔۔۔ تھراتے ہوئے سورج گھبراتے قمر دیکھا
منہ موڑ لیا کیا الطاف و کرم چھوڑا ۔۔۔ اپنوں نے تجھے مجھ پر جب سخت نظر دیکھا
دل کس طرح بھولے گا اس ہجر کے صدمے کو ۔۔۔ جو اس نے دم رخصت سرکار ادھر دیکھا
تسکیں دل غمگیں سے کافور ہوئی ایسی ۔۔۔ فریاد کو جب اس نے مایوس اثر دیکھا
فرقت میں کسی صورت مہاراج نہ کل آئی ۔۔۔ آنسو بھی بہا دیکھے اور ضبط بھی کر دیکھا

شعر

قفس میں پھنس گئی بلبل اے صیاد کیا کیجے ۔۔۔ جہاں بے درد حاکم ہو وہاں فریاد کیا کیجے

غزل

وقت ناقص میری خاطر دشمن جاں ہو گیا ۔۔۔ جس سے میں حیران میرا دل پریشاں ہو گیا

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پھیری مجھ سے عنایت کی نظر سرکار نے | خشک کیا میرے لئے ہی ابر باراں ہوگیا
آنکھ دکھلانے لگے مجھکو سدا رو ہوکے | تیر قالیں بھی مجھے تیر نیستاں ہوگیا
فکر ناحق ہے دل غمگیں ذرا تسکین رکھ | بخت بد تیرا اگر اس دم نمایاں ہوگیا
چھپتے ہی دو روز مہ کے ہوتی ہے مشتاق خلق | ہوتی ہے قدر اس کی جو نظروں سے پنہاں ہوگیا
کوئی دم ہے وقت ناقص بھی مثال صبحدم | چاند سا خوش وقت جب مہاراج پنہاں ہوگیا

غزل

تیر غضب یہ کیسا چلایا ہے بے سبب | کیوں مورد عتاب بنایا ہے بے سبب
آنکھوں سے دیکھتا ہے نہ کانوں سے کچھ سنے | یہ کیا غبار دل میں سمایا ہے بے سبب
خانہ خراب کرے گا بیکس کو کس طرح | کیسا خلل دماغ میں آیا ہے بے سبب
سرکار کو بھی مجھ سے بنایا ہے بدگماں | فرقت کا داغ انکی لگایا ہے بے سبب
کیوں ساعت بد تو نے عجب پیچ و تاب سے | مہاراج کو نشانہ بنایا ہے بے سبب

غزل

آ پڑے جس پر بلائے درد دل | کیا ادہر چارہ سوائے درد دل
جب خود ہی اٹھا اٹھا پتہ دینے لگے | کس طرح کوئی چھپائے درد دل
پڑتا ہے رونا سبھی کے روبرو | تنگ کر کر جب رلائے درد دل
دیکھکر حالت مری بولے طبیب | ہو چکی ہے انتہائے درد دل
گر کہیں سایہ ملے سرکار کا | ہے گماں غالب کہ جائے درد دل
وقت ناقص کا گر جبتک ہے دور | نہ ملے سایہ نہ جائے درد دل
مان جا تو ہی ذرا تسکین رکھ | گر تجھے کچھ رحم آئے درد دل
دین و دنیا کی ہوس مجھ کو نہیں | جب سے ہوں میں مبتلائے درد دل

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ہے یہی دھن اور یہی ہے جستجو جس طرح پر چین پائے درد دل

کیا خبر ان کو کہ جو واقف نہیں کس طرح بے کل بتائے درد دل

درد دل مہاراج دشمن کے نہ ہو موت آجائے بجائے درد دل

دیگر

کس طرح کوئی مٹائے درد دل ہو نہ جبتک آشنائے درد دل

اک نہ اک ہر دل میں ہوتا ہے ضرور ہے زمانہ مبتلائے درد دل

جو مٹاتا ہو کسی کے درد کو خوب ہے وہ ہی غذائے درد دل

آدمی کے واسطے بھی ہے ضرور جب ہو الشیور مبتلائے درد دل

بس تبھی کچھ زندگی کا لطف ہے ہو جو پہلو میں دبائے درد دل

کسطرح ہو وہ کسی کا آشنا دل نہ ہو جس کا فدائے درد دل

غزل

کیوں باد بہاری تیرا دورہ ادھر نہیں افتادہ ہوں تو کیا میں چمن کا شجر نہیں

سرسبز بنا سکتی ہے تو جب جسے چاہے کس خشک شجر پر ترا ہوتا اثر نہیں

میری طرف سے رخ جو تو ہی پھیر نہ لیتی باد خزاں سے پاتا ذرا بھی ضرر نہیں

تجھ پر بھی اثر ساعت بد کا مری ہوا جسنے مرے حق میں کوئی چھوڑی کسر نہیں

شمشیر بے پناہ یوں اٹھائی ہے ہاتھ میں منظور جوں معصوم کی گردن پہ سر نہیں

بے کس کی نباہی کا تو ہے کسقدر خیال فریاد کا ہزار مگر کچھ اثر نہیں

مہاراج کس طرح سے وہ بیداد چھوڑ دے انجام سے بھی یاد سکے جسے کچھ خطر نہیں

غزل

صد مٹانے کی مرے دل سے نکالی نہ گئی آتش لفص بہ مٹی تجھے ڈالی نہ گئی

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ہاتھ کیا آیا ترے مجھ کو ستا کر ناحق
کیوں طبیعت سے تسلی ادا کی نہ گئی

بن گیا آگ بگولا مری دو اینٹوں سے
کیا ثمر دار ہے جب چوٹ سنبھالی نہ گئی

چین پل بھر بھی نہ شاید تجھے آئی ہو گی
جب تلک مجھ پہ چھری تیز چلائی نہ گئی

خوب معصوم پہ شمشیر چلائی تو نے
چشم پوشی سے مری بات نبھائی نہ گئی

کیا سنبھالا کسی کو وہ بگڑتے پاکر
جس سے خود اپنی طبیعت ہی سنبھالی نہ گئی

وقت نا [illegible] تو ہڑپتا ہی رہا خوب ستم
پر کبھی دل سے تری خام خیالی نہ گئی

شوق [illegible] کو ستانے کا ہی تیرا آج رہا
کسی مظلوم کے دل سے تو دعا لی نہ گئی

شعر

نہ تڑپنے کی اجازت ہے نہ فریاد کی ہے
گھٹ کے مر جاؤں یہ مرضی مرے صیاد کی ہے

غزل

وہ اسیر دام عتاب ہوں جو زبان تک نہ ہلا سکوں
گلہ شکوہ چیخ و پکار بھی غبار دل نہ مٹا سکوں

کیا آب و دانہ بھی بند اب یہ نظام خاص کچھ اس طرح
نہ بجھاؤں پیاس ہی اشک کی نہ ہی رنج و غم کو بھی کھا سکوں

پڑی ٹوٹ کوہ عظیم جب مرے سر پہ اس طرح بیکساں
دل بیقرار کو ایسے میں کہو کیسے صبر دلا سکوں

تیرا آج مقصد زندگی ہے ہزار بندہ کی بندگی
یہی جسم خاکی کا شرف ہو اور سر خدمتوں میں لگا سکوں

غزل

بو کو دیں گل چھوڑ اور شاخیں بھی ہلنا چھوڑ دیں
چھوڑ دے گردش زمیں کونپل نکلنا چھوڑ دیں

آسماں پر گرمیٔ رفتار سیارہ نہ ہو
موم کی چیزیں بھی گرمی سے پگھلنا چھوڑ دیں

اپنے نالوں کی روانی میں بھی آ جائے سکوں
برف کی چٹانیں بھی گرمی سے ڈھلنا چھوڑ دیں

چھوڑ دے مجنوں جنوں لیلیٰ رانجھا ہیر کا
شمع شورش اور پروانے بھی جلنا چھوڑ دیں

نہ رہے بھارت میں بھی بغض و حسد حرص و ہوس
ہے گماں شمشیر بھی گردن پہ چلنا چھوڑ دیں

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

شیر کی خونخوار خو بھی باز آئے خون سے
اپنے مغلوبوں کو غالب بھی کچلنا چھوڑ دیں

پر نہ ناقص وقت چھوڑیگا ستم ڈھانا کبھی
کس طرح مہاراج اس پر ہاتھ ملنا چھوڑ دیں

غزل

وقت ناقص ترے ہم مورد بیداد رہے
خوب خدمات سے مالک بھی جو ناشاد رہے

خوب جی بھر کے ستم ڈھا ترا دل شاد رہے
دل کی حسرت نہ ترے باقی افتاد رہے

شکوۂ جور زباں پر نہ کبھی لائیں گے
لاکھ مجبور ستانے سے بھی فریاد رہے

اپنے معصوم پہ جی بھر کے چلائے شمشیر
پھر کو باقی ہی نہ ارماں کوئی جلاد رہے

ہے یہی فخر مہاراج کو اے ناقص وقت
شوق تیرا ہی نہ باقی ستم ایجاد رہے

غزل

کم لاکھ اگر تیرا جوشش ستم نہ ہوگا
قربانیوں کا جذبہ اپنی بھی کم نہ ہوگا

بربادیوں سے میری دل شاد تو ہی کر لے
مجھکو تو اس خوشی میں بھی تیری غم نہ ہوگا

جو چاہے مرے اوپر بے داد و ستم کر تو
پر دل سے جوش الفت کچھ میرا کم نہ ہوگا

بے عذر ہوں جفا کر جی بھر کے وقت ناقص
پھر کس پہ ستم ہوگا جب اپنا دم نہ ہوگا

ہوتے رہے ہیں اب تک سب بیوسیلے مقصد پورے
مہاراج شوق یہ بھی کب تک ختم نہ ہوگا

غزل

کیا اوس کی جفاؤں کا ہو غم اور زیادہ
بیکس پہ جو کرتا ہے ستم اور زیادہ

ہم ہو کے وفادار وفا کس طرح چھوڑیں
پا کر کسی سے درد الم اور زیادہ

آفات و مصائب سبھی دنیا کیلئے ہیں
جو وقت بنا دیتا ہے کم اور زیادہ

جب وقت نے شمشیر کو ہم پر کیا سیدھا
مشتاق شہادت ہوئے ہم اور زیادہ

گردن ہے مہاراج جھکے بار گراں سے
ہووے جو نظر لطف و کرم اور زیادہ

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

غزل

کیا فکر مجھے گر اوسے ارماں بہت ہیں ۔ گھر اپنے وفاداری کے ساماں بہت ہیں
دعوت ہے اوسے حسرت دل خوب نکالی ۔ اک غم بھی سہی جب یہاں مہماں بہت ہیں
منظور اگر خون سے ہو پیاس بجھانی ۔ قربانیاں اپنی مجھے آسان بہت ہیں
سرکار کو پر مجھ سے نہ برگشتہ ہونا تو ۔ کس آنکھ سے دیکھوں گا وہ حیراں بہت ہیں
سرجا کے بھی جو سر سے اتر ہی نہیں سکتے ۔ وہ سر پہ مہاراج کے احسان بہت ہیں

شعر

خاکساروں سے ملا کرتے ہیں جھک کر سربلند ۔ آسماں پیش زمیں بہر تواضع خم ہوا

غزل

اے وقت تیری رحمت و بخشش کو کیا ہوا ۔ کیوں دیکھتا نہیں مری حالت کو کیا ہوا
کیا بے تکان اٹھائی ہے شمشیر ہاتھ میں ۔ اس وقت تیری ناز و نزاکت کو کیا ہوا
بے شرم سر پہ بیکسی و لاچار کے کیسی ۔ آتی ہے دوڑ دوڑ مصیبت کو کیا ہوا
بسمل سے تو ہلاک ہی کر دینا خوب ہے ۔ راحت اگر نہیں تو جراحت کو کیا ہوا
مہاراج کی جی توڑ وفاؤں پہ یہ غضب ۔ افسوس تیری رسم و مروت کو کیا ہوا

شعر

کیا خبر تھی انقلاب آسماں ہو جائیگا ۔ غنچوں کے کھلنے سے ناخوش باغباں ہو جائیگا

غزل

بے خطا ہی مجھ سے ہیں مالک مری روٹھی ہوئی ۔ ایسے بھی ہونگے کہیں تقدیر کی پھوٹی ہوئی
او سپہ دل قربان صدقے جان او ایمان نثار ۔ جوڑ دے اس دل کو پھر رشتہ کوئی ٹوٹی ہو
کیا خبر ان کو جنہوں نے یہ گھڑی دیکھی نہ ہو ۔ کیسے ہوتے ہیں کسی کی آسرے ٹوٹے ہوئے

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

غزل

عجب طبیعت پریشاں ہجر سے ہے اشکبار ہمیں
جو دن گذری تو مشکل رات کی ہے بیقرار ہمیں

رہا ہو جو جدا پہلو بہ پہلو چاند و سورج کے
گذر سکتی ہے اس کی کس طرح اختر شمار ہمیں

اگر ان کو خوشی ہی کچھ نہ تھی میری جدائی کی
مجھے ہی کیوں نہیں کہا تھا اپنی پیکار ہمیں

مٹا دونگا میں اپنے کو اگر اون کو یہی ضد ہے
مگر رہنا نہیں منظور ہرگز حال زار ہمیں

بہل سکتا نہیں مہاراج کا دل اور باتوں سے
مسرت ہے جیسے سرکار کی خدمتگزار ہمیں

(نوٹ) یہ دو مردود ناموں سے ہے۔

غزل

نہ ہو سیدھی نظر تو دل بھلا کیوں کر بہلجائے
سہارا ڈوبتے کو جب نہ ہو کیونکر سنبھلجائے

قرار آنے کی دل کیواسطے پھر کون صورت ہے
میں ہوں قربان جس پر گر وہی مجھ سے مچلجائے

زمانہ مجھ سے برگشتہ بنایا وقت ناقص نے
او سے منظور کب ہوگا مری حسرت نکلجائے

رہوں مرہون منت شفقت شمشیر کا دایم
مگر قسمت کہاں مہاراج انکا دل بہلجائے

غزل

خوشی ان کی اگر مختار ہو کر
بتائیں ہی ہمارا حال ابتر

تغیر اور تبدل وقت کا ہے
کبھی رغبت کبھی نفرت ہے دلبر

کسی کی عفو ہوں لاکھوں خطائیں
کسی سے بے خطا ہی دل مکدر

زیارت کو کبھی ان کی ترسنا
کبھی تھے دیکھنے جن کو برابر

اثر ہے وقت ناقص کا یہ مہاراج
گلہ شکوہ کسی سے کوئی مت کر

غزل

کہاں سے لائے گا کوئی بیاں میرا زباں میری
مری قسمت کہاں مجھ سے وہ سن لیں داستاں میری

اگر غم کی کہانی کو مری پتھر بھی سن پاتا
تو بنکر موم کرتا کچھ نہ کچھ دلجوئیاں میری

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

جدائی میں مجھے ان کی نہ چین آیا کسی پہلو ‏ بدلتے ہی بدلتے پس گئیں سب پسلیاں میری
انہی کی ہچکیوں نے نیل وہ ڈالے مری دل میں ‏ کہ جن کو گنتے گنتے تھک گئیں کل انگلیاں میری
نہ چھوڑوں گا یہیں پیچھا جیتے جی اور بعد مرنے کے ‏ بنیں گی ان کی دیوار دنگا چونا ہڈیاں میری
میری جب اس وفاداری سے ہیں وہ آج برگشتہ ‏ بنائیں گے نہ جانیں کیا اڑا کر دھجیاں میری

غزل

عجب لاچار ہوں کیا ہی بُری تقدیر رکھتا ہوں ‏ نکمے سے اپنے ساری ناحق تدبیر رکھتا ہوں
نکلنے کو ہزاروں حسرتیں دل سے ترستی ہیں ‏ در مقسوم پر وہ آہنی زنجیر رکھتا ہوں
کبھی دل شاد تھا جن کی زیارت اور عنایت سے ‏ جدائی میں انہی کی اب اسے دلگیر رکھتا ہوں
جو ہیں برگشتہ مجھ سے میں انہی کا ہو رہا ہوں پھر ‏ مجھے حق ہے کہ اپنا سر تہ شمشیر رکھتا ہوں
زیارت کا انہی کی پھر دل غمگیں میں جذبہ ہے ‏ تصور میں وہی دل میں وہی تصویر رکھتا ہوں
جواب نہ مہرباں ہیں یہ کبھی دن مہرباں ہونگے ‏ اگر نالوں میں اپنے میں کوئی تاثیر رکھتا ہوں
نہ یہ منظور تھا ہمارا آج وہ مجھ سے کبھی روٹھیں ‏ مگر قسمت ہی ہیں روٹھی ہوئی تقدیر رکھتا ہوں

قطعہ

بے اثر میری سیہ بختی کے آگے نور ہے ‏ ماہ پر اک خال رخسارہ شب دیجور ہے
قدر ہوتی ہے قریبی سگ کی تبھی از اقربا ‏ اقربا اپنوں سے حبیب ہمارا آج رہتا دور ہے

غزل

ترے معتوب کو جینے کا سہارا ہی نہیں ‏ ہے وہ لاچار کہ جس کا کوئی چارا ہی نہیں
واہ ری خوبی تقدیر ترا کیا کہنا ‏ تجھکو منظور ذرا رحم ہمارا ہی نہیں
جن کے سایہ میں ہوئے تھے مری اوقات بسر ‏ ان کو بھی لطف و کرم آج گوارا ہی نہیں
دور رہ کر بھی تو یہ یاد ستے انہی کا ہوگا ‏ پھر کیوں نزدیک بلانے کا اشارا ہی نہیں

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ادس سے یہ خفگی و برگشتگی مہاراج فضول — جس کا جز ان کے کوئی اور سہارا ہی نہیں

غزل

اے مری بھگون مرے ایشور مری پروردگار — رکھ سدا بھارت کا بیڑا جیسے پہلے تھا اگر سی پار
آب میں شمشیر کی اور تاب دل میں شیر کی — مثل ماہ عید افزونی رہے لیں وہ نہار
ہیں مرے سرکار عالی ہمت و عالی خیال — سرنگوں جن سے فلک اور پھر دمہ میں شرمسار
پیش آئیں ان کی پیشانی سے دلکو راحتیں — اور دست فیض سے حاصل ہو زرکو افتخار
جن کے سن کر نام ہی دشمن کے اڑ جاتے ہیں ہوش — تاب کیا پھر رکھ سکے دلمیں کوئی ان سے غبار
وہ کہاں اور میں کہاں واقعات درمیاں کہاں — جن کے باعث ہوں عتاب ناگہانی سے نزار
دل مرا اکدن زیارت سے ہر عالم شاد تھا — اور نگاہ مہر سے تھا ادج پہ اپنا وقار
آج کیسی بے گماں حائل ہوئیں مجبوریاں — دل زیارت کو ترستا ہے مگر مشکل ہے یار
پھر غضب جب شوق زیارت دل کو میرے دمبدم — آکے اکساتا ہے کچھ ایسا کہ جاتا ہے قرار
پس گئیں سب پسلیاں پہلو بدلنے میں میری — ہچکیوں نے نیل ڈالے دلمیں بیحد بیشمار
دیکھ کر یہ حالت نازک مری بولے طبیب — گرے سرکار کے قدموں میں پھر بے اضطرار
ہے یہی دار الشفا مہاراج تیری مرض کو — بے بسی اور بے کلی ہو جائیگی جس سے فرار

غزل

نغمہ زن ہیں بلبلیں یوں روز و شب تقاریسی — مل گیا جاگیر میں ان کو چمن سرکار سے
آرزو کس کو نہیں امید سے خالی ہے کون — دین و ایماں اور جان و مال کی مختار سے
وہ ہی جب چاہیں گے برلائینگے اس دل کی مراد — یہ وہ سودا ہی نہیں بکجائے جو بازار سے
جب پھرے جاتے ہیں لاکھوں کا نہ امید روز — ان کی نظر مہر دیا وبکار کے بھنڈار سے
بات پھر مشکل ہی کیا ہے جب ادھ نہیں منظور ہو — دیکھنا مہاراج کو خوشحال حال زار سے

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

غزل

یہ دل سرکار کے درشن سے جو آنند پاتا ہے
اوسے کرنیکا ظاہر کچھ طریقہ ہی نہ آتا ہے

گراں بار جدائی ہے نہ تیر پر ہی بازو میں
وہاں کس طور پہنچے اس لئے بس تلملاتا ہے

تمنا ہر گھڑی رہتی ہے انکی پاس جانے کی
سوا ان کے نہ کوئی اوسکو بھایا و نہ بھاتا ہے

جب ہو جاتا ہے کوشش سے رسائی کی ہراساں یہ
تصور ہی میں نقشہ ان کا تب خود کھینچ لاتا ہے

بھلا مہاراج ناقص وقت کی کیا ہاتھ آئیگا
مجھے بے کل جدائی سے جو وہ ان کی بناتا ہے

غزل

غیر اچھے ہوں مگر ہم سے نہیں اچھے ہیں
ہم برے لاکھ بھی غیروں سے کہیں اچھے ہیں

نہ تمنا ہمیں دولت کی نہ عزت کی طلب
ان کے سایہ میں بس ہم خاک نشیں اچھے ہیں

ان کے قدموں میں ہی آباد صبا رہنے دے
بدگماں ہیں وہ تو کیا ہم تو وہیں اچھے ہیں

زندگی اپنی ہے موقوف اسی پر مہاراج
اب بھی جانیں ہمیں غیروں سے ہمیں اچھے ہیں

غزل

اون سے ہو کر جدا ہم کدھر جائیں گے
بھیج دیں گے جدھر وہ ادھر جائیں گے

جن کا سایہ ہمیشہ سے ہمپر رہا
ان کو ناراض کر کے نہ گھر جائیں گے

دیکھ پائیں اگر ان کی چتون پہ بل
شرم سے بس وہیں ہم تو مر جائیں گے

ان کے دل کی خوشی کا اشارہ سمجھ
ہم خوشی سے خوشی انکی کر جائیں گے

جان مہاراج اک روز جانی ہی ہے
کام آئے کسی کے تو تر جائیں گے

شعر

راحت ہو جس کے وصل سے غم ہو بلا اسکے
کہلتا ہے کنول مہر سے سوکھے بلا اوسکے

غزل

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

جتنا ہی دور ان سے ہوا جا رہا ہوں میں | ادیار کے قریب تریں آ رہا ہوں میں

مجھکو تو شوق اور نہ خواہش نہ جستجو | لے جا رہے ہیں وہی چلا جا رہا ہوں میں

میری وفاؤں پر بھی وہ یوں بدگمان ہیں | کب کب کے گناہونکے یہ پھل پا رہا ہوں میں

خوش ہو جو جدا دل سے مجھے اپنے کردیا | ان کی خوشی میں انکی ہی گن گا رہا ہوں میں

کیوں پھیرتے ہیں نام سے میرے جناب منہ | نادم ہوں میں خود ہی خود ہی شرما رہا ہوں میں

میں ان ہی کا رہوں گا وہ راضی ہوں یا خفا | پر سن تو لیں ذرا کہ یہ کیا گا رہا ہوں میں

کیا وقت کی غوبی کہ سماعت نہیں ہوتی | مہاراج اک زمانہ سے چلا رہا ہوں میں

شعر

بے کار سخن بھی ہوا حال سقیم میں | قدر اس گہر کی ہوتی ہے گوش فہیم میں

غزل

بے کار زندگی ہی جو میں ان سے دور ہوں | فرقت کی آسیا میں پڑا چور چور ہوں

تسکین دل کے واسطے ہوں مورد عتاب | ورنہ تو التفات کے قابل ضرور ہوں

معلوم ہی نہ تھا کہ یہ کاشانہ چراغ | برق ستم گرائیگا کچھ اس سے دور ہوں

گو لاکھ داغ عصیاں سے دامن ہی پاک صاف | تاہم نگاہ عالی میں لایق قصور ہوں

بخشش ہی سے مہاراج کو مشکور بنا دیں | نزدیک تر جو ہمت عالی حضور ہوں

غزل

آپ کی رحمت کے آگے کب گنہگار ونہیں ہوں | سو خطا واروں میں ہوتے بیخطا وار ونہیں ہوں

پاک رکھتا ہوں اگر دامن بھی عصیاں سے ترار | بہ مقابل آپکے ہر دم خطا وار ونہیں ہوں

کیوں کرانے کا عفو مجھکو خطائیں ہو نہ حق | جب نمکخواروں میں اور فرمان بردار ونہیں ہوں

میں بجز سرکار اپنا حال دل کس سے کہوں | مفلس و مایوس بیکس تنگ لاچار ونہیں ہوں

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ان کی ہے نظر عنایت سے بچائی دور کب — دب چکا کتنا ہی گو افلاس و ادبار ہیں ہوں
اپنی خواہش ہے وہی مہاراج جو دائم رہی — منزل خدمات ہو میں تیز رفتار ہیں ہوں

غزل

ملتجی یوں ہی رہے ہم سایۂ سرکار کے — گل محافظ رہتے ہیں جس طور اپنے خار کے
روز و شب چوسیں ہوا ہیں بحر سے آب بحر — کم نہیں ہوتے مگر بھنڈار یرا و پکار کے
بوئے صندل رونق رخ میں کمی آتی نہیں — لپٹے رہنے سے اوہیں لاکھوں ہزاروں مار کے
پڑتے ہیں ڈھیلے ہمیشہ با ثمر اشجار پر — توڑتے ہیں پھل جھکا کر شاخ میوہ دار کے
پھر سمجھ ہی میں نہیں آتا کہ کیا نقصان ہے — ان کے قدموں میں پڑا رہنے سے اس لاچار کے
کامیاب ہوتا ہے انساں سخت ناکامی کے بعد — اس لئے مت بیٹھنا مہاراج ہمت ہار کے

غزل

ہوس زیارت کی جن کی ہم کو وہی جا بیٹے نال کیا ہے — نثار دل جاں فدا ہی اپنے تو پھر اوہیں دیکھ بھال کیا ہے
کیا وہی جو کرایا اب تک جب پھر کرائیں گے سو کریں گے — عدول حکمی کبھی ہو انکی بھلا ہماری مجال کیا ہے
رہی ہمیشہ رہیں گے دائم انہی کے ہم وہ رہیں کسی کے — پھر اپنا پورا سوال ہو نہیں دیر کیا ہے خیال کیا ہے
بھریں گے ابر کرم سے جنکے ہزاروں دریا ندی و نالے — مرا ہی جام مراد بھرنا پھر ان کی خاطر محال کیا ہے
بجھادیں مہاراج تشنگی وہ بنا کے پھر پینے کا را پینا — مری لئے اس سے زیادہ مشکل اور انکو اسا سوال کیا ہے

غزل

خادم کا تو شیوہ ہے خدمات سوا کرنا — مالک کی خوشی میں خوش ہر حال رہا کرنا
ہے فرض یہی خواہی آقا کی بہر صورت — خفگی میں بھی خوش رہ کر ہے دھرم وفا کرنا
قدموں میں جھکا ہر دم مالک کے ہو سر اپنا — منظور رہو انہیں رکھنا یا تن سے جدا کرنا
بے عذر رہی آئے گا مہاراج نظر ہر دم — تم اس سے حیا کرنا یا لطف سوا کرنا

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

غزل

یں آسرے ہوں ان کے کچھ کریں یا کرالیں
سرکار سے ہتوں گی شطرنج کی سی چالیں

سوتے ہیں جاگتے ہیں خفگی ہیں اور رضا ہیں
ان کا ہی ہو رہوں گا جب چاہیں آزمالیں

دیکھا نہ در کسی کا خواہش نہ دیکھنے کی
قربان ہوں اہی پر سو بار گر نکالیں

دل سے مجھے بھلا دیں یا اور کچھ سزا دیں
یں تابع ہی رہوں گا اپنی خوشی منالیں

جب تک کہ دم میں دم ہی انکا کا دم بھرونگا
خواہش یہی رہے گی نزدیک تر بلالیں

بے عذر ہوں تابع ہوں دم مار نہیں سکتا
جو تی مزاج چاہے اس کھال کی بنالیں

مہاراج بخت سویا ناقص ہوا کی رہ ہیں
سرکار کی خوشی ہے سونے دیں یا جگالیں

غزل

کیا تھوڑی زندگی پر غیروں کا بار لوں گا
کچھ مار لیا من کو کچھ اور مار لوں گا

ہو کر کے بے سہارے کچھ تو گذر چکی ہے
باقی بھی گر خوشی ہے ان کی گذار لوں گا

اغیار پر کرم ہوں انکے ہنسی خوشی سے
اپنی خوشی اسی میں میں کر شمار لوں گا

ہو میرے دل پہ یاس و حرماں کی سو چڑھائی
لیکن بلائیں ان کی میں بھی ہزار لوں گا

قائم مقام میرے مہاراج لاکھ ان کو
سرکار کہہ کے میں ہی کس کو پکار لوں گا

غزل

بتا دیں تو یہ پوچھنا چاہتا ہوں
نہ کچھ اور اس سے سوا چاہتا ہوں

بگڑنے کی خو کیوں ہے اس دل کو مجھ سے
شب و روز جس پر ہٹا چاہتا ہوں

وہ رکھتے ہیں کیوں مجھ سے دل میں کدورت
صفائی سے جن سے ملا چاہتا ہوں

نہیں دھن ہے کیوں میری بربادیوں کی
میں جن کا ہمیشہ بھلا چاہتا ہوں

نظر ان کی مہاراج کیوں پھر رہی ہے
فدا جن پہ تن من کیا چاہتا ہوں

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

غزل

...تک رہیں گے ایشور گردش میں دن ہمارے — ہم کب تلک رہیں گے سرکار بے سہارے
...یں نیک یا کہ بد ہم ہیں تو مگر تمہارے — پھر کیوں دکھا رہی ہو یوں ہمکو جا بتا رے
...بلے ہیں ہم تمہارے ہر دم خطا کریں گے — بھرنے پڑیں گے تمکو اعمال سب ہمارے
تم ناخدا ہو پھر بھی کشتی مری بھنور میں — یوں ڈگمگا رہی ہے کرتے نہیں کنارے
مشہور ہے تمہاری ہر دو جہاں میں بخشش — پاپی سے پاپی تم نے مہاراج جب تارے

مسدس

رہا کرتے تھے میرے سر پہ جو ظل ہما بنکر
وہ مجھ سے منحرف ہیں آج کیسے بدگماں بنکر

...ر تو نے وقت ناقص تیر کیا مجھ پر چلایا ہے — جدائی کا میری سرکار کو جو دھیان آیا ہے
...دو کا ذکر ہی کیا جب کہ اپنا بھی پرایا ہے — غم حرماں مرا ہر روز پہلے سے سوایا ہے

تجھے مجھ پر جفا کرنے کی کیا سوجھی تواں بن کر
مری خواہش بھی اب یہ ہی ہے تجھ سے ناتواں بن کر

...وفاؤں کا مرے دل میں ابھی سامان باقی ہے — مٹا دے ساعت بد جو ترا ارمان باقی ہے
نہ بھولوں گا مگر جبتک بھی تن میں جان باقی ہے — کہ جو سر پر مرے سرکار کا احسان باقی ہے

مری بگڑی بنائی تھی انہوں نے مہرباں بن کر
مراد گل سے دامن بھر دیا تھا باغباں بن کر

شرافت ان کی صورت کو ہمیشہ پیار کرتی ہے — شرافت کا زمانہ بھر میں جو اظہار کرتی ہے
زیارت سے وہ دل میرا ہی کیا سرشار کرتی ہے — شرافت بھی شرافت انکی کا اظہار کرتی ہے

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اور حسرت دل میں رکھتی ہے رہوں نت مہماں بن کر
نہیں ہے تمکنت کچھ بھی جسے عالی نشاں بن کر

مرے ایشور مجھے ایسی نظر تدبیر آ جائے — دل سرکار میں جس سے وہی الفت سما جائے
مروت پھر مری ان کو اگر پہلی سی بھا جائے — یہی بگڑی ہوئی تقدیر فوراً راست آ جائے

میں اہل بزم ہوں سرکار کا پھر بیکراں بنکر
ہو حاصل شرف در کا ان کے سنگ آستاں بنکر

جفاؤں سے تری اب وقت ناقص کیا بھرونگا میں — بہر صورت بہر حالت انہی کا دم بھرونگا میں
انہی کا تھا انہی کا ہوں انہی کا پھر رہونگا میں — اگر ناراض ہیں وہ ہی تو کیا جی کر کرونگا میں

انہیں لطف و کرم منظور ہو پھر سے اماں بنکر
رہے سرکار کا مہاراج دائم پاسباں بنکر

مہاراج کی دعا ہے دلشاد تا قیامت

گھنشام[۱] شیر[۲] بھارت[۳] شمشیر[۴] کرسلامت[۵]

غزل

ڈھی نیکلوں میں نہ اب آرام کرنا چاہیئے — خواب غفلت سے اٹھو کچھ کام کرنا چاہیئے
در ہندوستان کو اب دھن آزادی کی ہے — کاش امید میں اس کا بھی بھر نا چاہیئے
وڑ زنجیر غلامی اس کو آزادی دلا — پار اس سنسار ساگر سے اترنا چاہیئے
ہر خرو ہوتا ہے انساں آفتیں آنی کے بعد — مشکلوں سے اس لئے ہرگز نہ ڈرنا چاہیئے
ر تو ہر دم دباتے ہی رہیں گے آپ کو — مثل آئرلینڈ خود دیکھ ابھرنا چاہیئے
ان تو ہمارا آج اکدن آنکھ جاتی ہی ہے — پھر وطن اور قوم پہ ہی کیوں نہ مرنا چاہیئے

غزل

یش سیوا میں جو لوگ مر جائیں گے — وہ ہی سنسار ساگر سے تر جائینگے
س طرح ان کو مردہ سمجھے کوئی — جو امر نام دنیا میں کر جائیں گے
ن کو آزادی ملک کی ہے لگن — یہ نہ سمجھے کوئی اب کہ ڈر جائیں گے
سامنے آئے میدان گر موت کا — ہنستے ہنستے وہ اسمیں اتر جائیں گے
مرتے مرتے بھی اپنے خیالات کا — کوٹ کر جذبہ رندوں میں بھر جائینگے
سیدھے جنت میں پہنچیں گے مہاراج وہ — بے پرواہ پکار کا جو نمبر جائیں گے

غزل

جب تری رحمت قفس میں یاد کر لیتے ہیں ہم — دور ساری کلفت بیداد کر لیتے ہیں ہم
بچہ حرص و ہوس میں دیکھکر اس کو اسیر — ضبط دل ہی دل میں بس فریاد کر لیتے ہیں ہم
جب ترس آتا ہے حالت دیکھکر اسکی ہمیں — رو تمامی شکوہ صیاد کر لیتے ہیں ہم
دل بہلنے کی کوئی صورت نظر آئی نہ جب — بھولنے والے کو اپنے یاد کر لیتے ہیں ہم
مان لیتے ہیں قفس ہی کو چمن کا آشیاں — دل یونہی مہاراج اپنا شاد کر لیتے ہیں ہم

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کیرتن

اوم بھجو اوم بھجو اوم بھجو — یہی ورد زباں رہے شام و سبو
پڑا ویدک دھرم کا بھنور میں بیڑا — غوطہ کھانے کو ہی ہے رہا ڈگمگا
اس میں جھوٹ سمجھنا نہ ہرگز ذرا — جلدی آ کر کے اس کو کنارے لگا
اوس کے سچے کھویا دیانند تو — اوم بھجو . . .
اجڑتا چمن جا رہا چار سو ہے — نہ پہلی سی رنگت نہ پہلی سی بو ہے
کسی باغباں کی اوسے جستجو ہے — پر ایسا ہی ہو وہ بھی جیسا کہ تو ہے
بنا دے اوسے پھر سے جو ہو بہو — اوم بھجو . . .
ہو سرسبز پھر باغ ویدک دھرم — ہوں ہون یگیہ ہر سمت اور نت کرم
جس سے جی جاگ اوٹھے پھر سے پیارا دھرم — جس کا باقی ہے خالی بھرم ہی بھرم
... سے ہی ہمارا ج ہے آبرو — اوم بھجو . . .

تمام شد

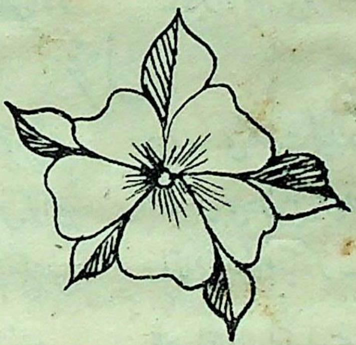

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

دنیا کے مزدور متحد ہو جاؤ

دہلی صوبہ کی

127.A

1272

پہلی مزدور کانفرنس

کی

استقبالیہ کمیٹی کے چیرمین

1272

उर्दू संग्रह

पुस्तक का नाम पहली मजदूर कान्फ्रेन्स [?]
सरदार [?] इकबाल सिंह का लेक्चर [?]

लेखक इकबाल सिंह [?]

प्रकाशन वर्ष 1936

आगत संख्या 1272

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

رفیقو!

دہلی کی پہلی صوبہ مزدور کانفرنس کی طرف سے آپ کا سواگت کرتے ہوئے مجھے جو فخر اور خوشی محسوس ہو رہی ہے اُسکو میرے ٹوٹے پھوٹے لفظ ظاہر نہیں کر سکتے میری خوشی اس وجہ سے اور بھی بڑھ جاتی ہے کہ اس کانفرنس کی معرفت دہلی صوبہ کے مزدور اتہاس میں پہلی بار مجموعی طور پر اپنا اگلا رخ طے کرنے کے لئے اکٹھے ہو رہے ہیں۔

سمسیائیں

دوستو! آج ہم یہاں جس لئے اکٹھا ہوئے ہیں وہ آپ کو معلوم ہے۔ پھر بھی میں اپنا یہ فرض سمجھتا ہوں کہ اپنی سمجھ کے مطابق آپ کو بتاؤں کہ ہماری سمسیائیں کیا ہیں؟ ہماری ضرورتیں کیا ہیں اور ان ضرورتوں کو پورا اور سوالوں کو حل کرنیکا طریقہ کیا ہے؟

آج ہمارے سامنے جو دقتیں ہیں۔ اُن کو ہم تین حصوں میں بانٹ سکتے ہیں (۱) مالکوں کے ذریعہ ہماری روزی پر حملہ (۲) دیش کی خراب سیاسی حالت اور (۳) دنیا میں دوسری زبردست جنگ کے بادل۔

احمد آباد۔ بمبئی۔ شولاپور۔ کانپور۔ کلکتہ اور خود آپ ہی کے یہاں کے مالک کٹوتی کر کے کس طرح ہمارے مُنہ کا لقمہ چھیننے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہ آپ سے چھپا نہیں۔ اپنے منافع کا گھاٹا کو پورا کرنے کے لئے مزدور کی روٹی چھیننے کا طریقہ ہمارے مالک ہمیشہ سے جانتے ہیں۔ جاڑے اور گرمی میں خون پسینہ ایک کر کے اپنے بیوی بچوں کا پیٹ پالنے کی کوشش کرنے والوں پر ہمارے مالک ہمیشہ ہی حملہ کرتے رہے ہیں۔

مزدور اور کسان رات دن محنت کرتے ہیں۔ پھر بھی پہننے کو کپڑا نہیں کھانے کو روٹی نہیں اور بیوی بچوں کی بیماری میں دوا تو دور کی بات۔ مرنے پر

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کفن تک بھی میسر نہیں ہوتا۔ کتنے خاندان ہیں جو شام کو پیٹ سے پتھر باندھکر سوتے ہیں اور صبح اُٹھکر پھر پیسے کی غلامی کرنے کے لئے مالکوں کے یہاں پہنچ جاتے ہیں۔ زندگی کا جھگڑا نہ جانے کس طرح چل رہا ہے۔ کتنے بچہ اپنی ماتاؤں کی چھاتیوں میں دودھ نہ ہونے کی وجہ سے یا بیماری کے شکار بن کر دُنیا کی روشنی دیکھے بغیر ہی یہاں سے کوچ کرجاتے ہیں۔ یہ تو مزدوروں کی حالت ہے لیکن اس پر بھی مالک نئی نئی کٹوتی کی کلھاڑی چلانے کی تیاری کررہے ہیں۔ ریلوے میں ابھی نئی تخفیف ہونے والی ہے۔ اور ہزاروں آدمی سڑکوں پر بھیک مانگنے والے بننے والے ہیں۔ دہلی میں ٹھیلہ ٹانگہ والوں اور دوسرے سامان اِدھر اُدھر لے جانیوالے مزدوروں کے ساتھ پولس اور محکمہ بیرحمی جو سلوک کرتا ہے اور نئی دہلی کے بنانے والے ہزاروں مزدوروں کی جھونپڑیاں اُٹھاکر پھینک دی گئیں۔ یہ آپ دیکھ چکے ہیں۔ اس لئے مجھے کچھ زیادہ کہنے کی ضرورت نہیں۔

سیاسی حالت

دوستو! اب کوئی بھی سمجھدار آدمی اس بات سے انکار نہ کریگا کہ ہماری لڑائی صرف روزمرّہ کی ہی لڑائی نہیں ہے۔ ہماری اس روزمرّہ کی لڑائی کا تعلق ملک کی آزادی کی لڑائی سے ہے۔ جب تک ملک پر امپیریلزم کا اقتدار رہیگا تب تک ہماری خستہ حالی دور نہ ہوگی تب تک ہماری روزی کی آزادی اور اقتصادی ترقی کا سوال بنا نہیں رہیگا۔ اسلئے ہم کو اپنا نصیب سُدھارنے کے لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ ہم اپنے ملک کی آزادی کا سوال حل کریں۔ ملک کی سیاسی حالت کیا ہے۔ اس پر ہمیں غور کرنا ہے۔ برٹش امپیریلزم ملک کی مرضی کے خلاف ایک نیا آئین ہمارے سر منڈھ رہا ہے اس آئین کی تعریف کے کتنے پل باندھے جارہے ہیں یہ آپ کو بتانے کی ضرورت نہیں وائسرائے اسکو جمہوریت کا نمونہ بتاتے ہیں تو مدبرین برطانیہ اُسے خود مختار حکومت کا ایک نیا تجربہ بتاتے ہوئے نہیں تھکتے۔

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ہمارے ملک میں ایسے لوگوں کی کمی نہیں ہے جو اُس آئین کو بُرا بتاتے ہوئے بھی اُسکی طرف کو کھنچے جا رہے ہیں۔ ملک کی آزادی کیساتھ غدّاری کر کے امپیریلزم کی دوستی کرنیکی تیاری کر رہے ہیں۔ در حقیقت نیا آئین ان تمام طبقوں کو اپنے پیچھے لینے کیلئے بنایا گیا ہے جو موجودہ ظالم سماج کو قائم رکھنا چاہتے ہیں۔ وہ ملک کے سرمایہ داروں اور دوسرے سرمایہ دار لوگوں کو ایک رشتہ میں باندھنے کے لئے امپیریلزم نے ایک چال چلی ہے۔ کسی بھی آئین کی سچائی جانچنے کا طریقہ یہ ہے کہ دیکھا جائے اُس سے عوام کو آزادی کس حد تک ملتی ہے۔ بیروزگاری اور غریبی اُس سے کس حد تک دور ہوتی ہے۔ نئے آئین سے کس قدر آزادی حاصل ہوگی۔ اسکا کچھ تجربہ ہمیں ہو گیا ہے۔ جہاں مزدوروں کی تنظیم ہے وہاں وہاں کے مزدور کارکنوں پر غیر قانونی حملے ہو رہے ہیں۔ اس امن کے زمانے میں بھی مزدور کارکنوں کے لئے امن نہیں۔ اُن کی گرفتاری نظربندی اور تلاشیاں برابر جاری ہیں۔ آپ کے دہلی میں کیا ہو رہا ہے؟ صوبہ سرحد میں لال کرتی دل کے لوگوں اور پنجابی کارکنوں کے ساتھ کیا سلوک ہو رہا ہے۔ کلکتہ، کانپور میں کس طرح ہمارے دوستوں کو پریشان کیا جا رہا ہے۔ یہ نمونہ ہے کہ نئے آئین میں ہم کو کسقدر آزادی ملے گی۔ اخبار والے ہماری ہمدردی میں لکھ نہیں سکتے۔ کوئی ہماری ہمدردی میں بول نہیں سکتا کیونکہ سب کی زبانوں پر قانونی تالے پڑے ہیں۔ غریبی اور بیروزگاری آپ سے چھپی نہیں۔ روپئے پیسے پر نیا آئین ہونے پر بھی پبلک کے کہے جانے والے نمائندوں کا اختیار نہ ہوگا۔ خزانہ کی کنجی برٹش امپیریلزم کے ہی پاس رہے گی۔ پھر یہ سوال بھی کس طرح حل ہوگا۔ یہ کسی کی بھی سمجھ میں نہیں آ سکتا۔

بات تو یہ ہے جیسا کہ میں نے اوپر بتایا ہے کہ "حقوق" ہمارے لئے حقوق نہیں ہیں۔ یہ ہے حقوق ہمارا گلا دبوچنے کے لئے ملک کے راجہ مہاراجاؤں، پونجی پتیوں، زمینداروں اور تعلقہ داروں کے حقوق۔

کہنے کا منشا ہے کہ برٹش حکومت جو آزادی بخش رہی ہے وہ آزادی نہیں ہمارے پیروں کے لئے زنجیر ہے۔ اور اسلئے ہمارا اُس سے کوئی واسطہ نہیں ہو سکتا۔

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پچھلے ۱۶ سال

ملک کے پچھلے ۱۶ سال کی تاریخ پر نظر ڈالنے سے پتہ چلیگا کہ ملک نے اپنی آزادی حاصل کرنے کے لئے کتنی قربانیاں کیں کتنی مصیبتیں اٹھائیں اور ظاہری طور پر سب بیکار رہا۔ سوال اٹھتا ہے کہ ایسا کیوں؟ اس سوال کا جواب معلوم کر کے ہی ہم کو اپنا اگلا قدم طے کرنا ہے۔

ملک کی مالی حالت خراب ہونے کی وجہ سے اور کچھ دوسرے ہندوستانی اور دیگر ملکی وجوہات سے ملک کی سیاسی تحریک انقلابی صورت اختیار کر گئی تھی۔ مگر عوام جس درجہ کے انقلاب پسند ہو گئے تھے لیڈر اُسی حد تک مادی خود غرض تھے۔ اس لئے آپ نے دیکھا کہ جب ہم زبردست تحریک پر ہوتے تھے تو لیڈروں نے ہمارے ساتھ دھوکا کیا۔ انھوں نے کبھی چوراچوری کا بہانہ کر کے بھی گاندھی ارون سمجھوتا کر کے کبھی بھارتیوں کو اہنسا منتر کو سمجھنے میں ایوگیہ کر کے دیش کے ساتھ مکاری کی۔ اس لئے ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنا کرانتی کاری نیتا ڈھونڈیں۔ ہمارا نیتا کیسا ہو یہ جاننا کٹھن نہیں کیونکہ ہمیں روزمرہ کی لڑائی میں ہڑتالوں میں ایسے لوگوں کا پتہ چل جاتا ہے انھیں کو ہم اپنا نمائندہ بنا سکتے ہیں۔ مزدوروں کی رہنمائی وہی کر سکتا ہے جو اُن کی ضرورتوں کا صحیح احساس کر سکے جس کا پرانے نظام میں کوئی سوارتھ نہ ہو۔ اندھی بھگتی اور پوجا کا زمانہ گیا۔ مزدوروں نے ٹھوکریں کھائی ہیں اور اب اُن کی آنکھیں کھلنی چاہیئے۔ گاندھی واد نے ملک کی کرانتی کاری شکتی کو تباہ کر دیا اور اب اُس سے خیر مقدم کرنا ہوگا۔

جنگ کے بادل

آج ہم یہاں دوسری خوفناک جنگ کے خطرے کے سایہ میں جمع ہوئے ہیں۔ ہمیں نہیں پتہ کہ کس وقت سنسار اور بھیتا کا گلا یہ راکشش پھر آکر دبوچ لے۔ گذشتہ مہا یدھ میں مختلف قوموں کے سرمایہ داروں نے اپنے اپنے یہاں کے مزدوروں کو کس طرح دھوکا دیکر زہریلی گیسوں کا شکار بنوایا تھا اور کس طرح بعد میں اس یدھ کے نتیجے لڑائی میں مارے جانے والوں کے بچے ہوئے رشتہ داروں کو

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

بُھگتنے پڑے تھے۔ یہ ایسی بات ہے جو آپ سب کے دماغ میں تازہ ہوگی۔ سرمایہ دار اپنے فائدہ کے لئے لڑتے ہیں اور مزدور کا گلا دیش بھگتی یا قوم پرستی کی افیون کھلا کر مروا دیا جاتا ہے۔

اسپین کے مزدوروں کو برباد کرنے کے لئے دُنیا بھر کے سرمایہ داروں نے جو کوششیں کیں وہ آپ سے چھپی نہیں ہیں جس طرح سرمایہ داروں کی جماعت میں ہر چار چھ سال کے بعد زبردست بھاری سنکٹ آتا ہے اُسی طرح کچھ عرصہ کے بعد لڑائیاں ہونا بھی ایک معمولی سی بات ہو گئی ہے۔ قوموں کے اندر جس طرح غریبی اور بے روزگاری کوئی نئی چیز نہیں رہ گئی ہے اُسی طرح بڑی بڑی جنگوں میں آدمیوں کا پاک خون بہایا جانا بھی کوئی بڑی بات نہیں سمجھی جاتی۔ آدمی کو توپوں کا چارہ بنانے میں کسی کو کوئی جھجھک نہیں معلوم ہوتی۔

نجات کا راستہ

سوال اُٹھتا ہے کہ کیا دُنیا کی اس غریبی بیروزگاری اور خون خرابی سے بچنے کا کوئی راستہ ہی نہیں ہے۔ کیا منشیہ جاتی سدا ان سنکٹوں ہی میں پھنسی رہے گی؟ کیا سدا ہی پونجی پتی مزدوروں کا اسی طرح گلا کاٹتے اور کٹواتے رہیں گے؟ جواب ملتا ہے نہیں۔ اِن سے بچنے کا اور منشیہ جاتی کو بچانے کا ایک بے جوڑ اُپائے ہے۔

بچوں کو اکال موت سے، جوانوں کو غریبی اور بیروزگاری سے، بچوں کو اور جوانوں کو خون خرابی سے بچانے کا راستہ ڈھونڈھ لیا گیا ہے۔ ہم نے سڑک پالی ہے اسمیں کانٹے ہیں یہ دوسری بات ہے۔ مگر یہ سڑک سیدھے ہمیں منزل مقصود پر پہونچا دے گی یہ طے ہے۔ اس پر چلنے سے ہمیں بہت سے لوگ روکیں گے۔ بہت سے ہمیں پاگل بھی کہہ سکتے ہیں۔ اور بہت سے ہمیں اپنا دُشمن بھی خیال کر سکتے ہیں۔ خود ہم اس راہ پر کہیں گرینگے کہیں بیٹھینگے کہیں اُٹھینگے مگر برابر چلتے جائیں گے اور وہاں پہنچ جائیں گے جہاں آدمی آدمی پر دیش دیش پر ظلم نہ کرتا ہوگا۔ جہاں غریبی، بیروزگاری اور بیماری نہ ہوگی جہاں کسی کے

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سوارتھ کا کوئی شکار نہیں ہوگا۔ جہاں سب بھائی بن کر رہیں گے۔

یہ راستہ سوشلزم کا ہے، یہ راستہ مارکس کا ہے۔ اس پر چلنے کے لئے آپ کو اپنی کمر کسنی ہوگی۔ آپ کو آپسی جھگڑے چھوڑ کر دشمن سے سامنا کرنے کی تیاری کرنی ہوگی۔ آپ کو اپنے اندر وہ شکتی پیدا کرنی ہوگی کہ جس کے سامنے اَتیاچاری کانپ اٹھیں گے۔ اور اتیاچاری لرزیں گے۔ آپ کو سب کچھ اپنے ہاتھ سے کرنا ہوگا۔ آپ کو اپنی تقدیر خود بنانی ہے۔

گاندھی کی چاندی کی لکڑی۔ مذہبی رہنماؤں کا مذہبی پرچار اور دوسری دنیا کی باتیں آپ کی سہایتا کریں گی۔ جب آپ کے بیوی بچے بھوکوں مرتے ہیں، جب آپ کے تن پر کپڑا بھی نہ ہو تب آپ سے دھرم اور مذہب کی باتیں کرنے والے ہاتھ پر ہاتھ رکھکر بیٹھنے کو کہنے والے تمہارے دوست نہیں دشمن ہیں۔ یہ اُن لوگوں کے ایجنٹ ہیں جن سے تم کو اپنے حقوق چھیننے ہیں۔ غریب آدمی کا نہ کوئی دیش ہے اور نہ مذہب۔ اگر دیسی حکومت ہونے سے کام چل جایا کرتا تو آج جاپان میں ۵۰ ہزار آدمی جیلوں میں پڑے نہ سڑتے۔ امریکہ میں لاکھوں آدمی بیکار نہ ہوتے۔ جرمنی میں ہڑتال کرنے والے باغی قرار نہ دئے جاتے۔ مزدور کا دیش دُنیا ہے۔ دنیا بھر کے مزدور اسکے اپنے بھائی ہیں۔

میں کہہ رہا تھا کہ غریبوں کا مذہب کوئی نہیں۔ مذہب کی بات کرنے والے ان کو لوٹنے میں کوئی دقیقہ نہیں اُٹھا رکھتے۔ ایک مسلمان سرمایہ دار یا مالک مِل مسلمان مزدور کے ساتھ کوئی رعایت نہیں کرتا۔ ہندو سرمایہ دار ہندو مزدور پر کوئی رعایت نہیں کرتا۔ اسلئے مذہب کی باتیں کرنے والے مکار ہیں۔ وہ ٹھگ ہیں۔ آپ کو دھوکے میں ڈال کر اپنا اُلّو سیدھا کرنا چاہتے ہیں۔

اب وقت آگیا ہے کہ آپ کو پہچاننا ہوگا کہ کون آپ کا دوست ہے اور کون آپکا دشمن۔ آپ اپنے تجربہ سے دیکھ چکے ہونگے کہ مالک اور مزدور کا فائدہ ایک نہیں ہے۔ جو بات مزدور کے نقصان کی ہے مالک کے فائدے کی ہے۔ مزدور کے فائدے سے مالک کا نقصان ہے۔ اس اٹل سچائی کی بنا پر ہی آجکل کا سماج اور شاسن بنا ہوا ہے۔ جبتک پرانا سماج قائم رہیگا تب تک

آپ کو شکھ نہیں۔ آپ کو چین نہیں۔ آپ کو ایسا سماج بنانا ہوگا جس
اور محکوم۔ ظالم و مظلوم مالک اور مزدور نہیں ہونگے اسمیں سبھی کا
والے ہونگے اور سبھی اُس کا پھل بھوگنے والے یہ تو ہمارا اُدیشیہ
اُس اُدیشیہ کو پورا کرنے کے راستہ میں جو روڑا اٹکاتا ہے یا جو
باتوں میں اُلجھا کر ہمیں مغالطہ میں ڈالنا چاہتا ہے وہ چاہے کتنا
آدمی کا دل کیوں نہ ہو ہمارا دشمن ہے۔ ہمارے اُس کے مفاد
نہیں

مجھے امید ہے کہ آپ مذکورہ بالا باتوں پر دھیان رکھتے ہو
سمجھیں گے کہ آپ کو اب کیا کرنا ہے۔ یاد رکھئے یہ وقت ہے جب
اپنے پیروں پر کھڑا ہونا ہے۔ نہیں تو ہاتھ ملتے رہ
میرا یقین ہے کہ دہلی صوبہ کی یہ پہلی مزدور کانفرنس دہلی ہی کی
دیش بھر کے اتہاس میں ایک زیادہ عرصہ تک یاد آنے والا
ان لفظوں کے ساتھ ایک بار میں پھر آپ کا سواگت کرتا ہوں
تقریر کو ختم کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ آپ غلطیوں کی پروا نہ کر
مجھ کو معاف کریں گے کیونکہ میں ایک مزدور ہوں۔

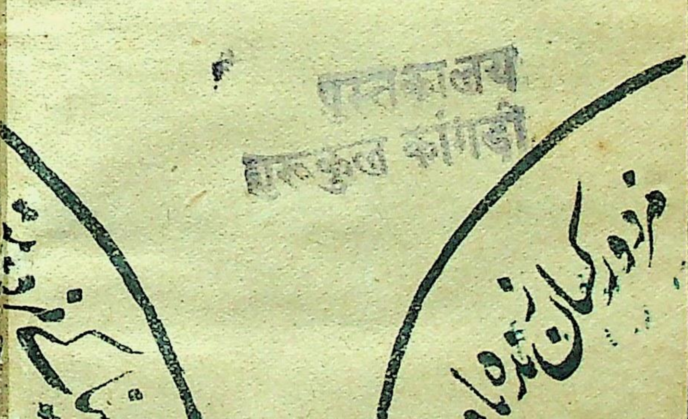

पुस्तकालय गुरुकुल कांगड़ी

(تجلی برقی پریس دہلی)

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

Entered in Database

Signature with Date

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha